UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222798

UNIVERSAL
LIBRARY

شاہد طرار

A TRANSLATION AND ADAPTATION FROM ENGLISH INTO URDU.

A FRENCH NOVEL

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

از

پنڈت دھرم نراین در صاحب متخلص بہ یار

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا اور شایع ہوا

دیباچہ

ناظرین والاتمکین ایک انگریزی مصنف اور انشاپرداز کا قول ہی کہ "ترجمہ ناممکن
سکا یہ ہی کہ اصل تحریر کی خوبی پورے طور پر ترجمہ مین کبھی نہین آسکتی ہی - بہرحال ترجمہ ناممک
...کل تو ضرور ہی - جس دقت اور جگرسوزی سے ایک زبان کے محاورات او
...زبان مین لائے جاتے ہین وہی لوگ جانتے ہین جنکو خود کام پڑا ہی اور ترجمہ...
محنت کی داد دے سکتے ہین - ادنی مشکلات جو پیش آتی ہین عرض کی جاتی
کا زبان انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیجیے - تو پہلی دقت یہ ہوتی ہی کہ اگر انگریزی نامون
...مہ مین قائم رکھیے تو ہم لوگ اہل ایشیا کے کان اُن اسماسے ایسے غیرمانوس ہین - کہ و
بھونڈے اور کریہ الصوت معلوم ہوتے ہین انگریزی سے اردو مین ترجمہ زیادہ تر اُن
...لیے کیا جاتا ہی کہ جو انگریزی سے ناواقف ہین پس اگر انکو اسمین لطف نہ آیا تو
...ترجمہ کی کہان حاصل ہوئی - گو انگریزی دان اصحاب بھی اگر اردو ترجمہ کو دیکھین
...سے خالی نہین -

... اصلی نامون کی جگہ اور نام ایشیائی ڈھنگ کے رکھے جاوین تو سرسری نظر سے
دیکھنے والے اعتراض کر بیٹھتے ہین کہ کتاب مین تو فرنگ کا ذکر ہی اور نام ایشیا کی ہین -
بیشک یہ بظاہر لغویت ہی -

واضح ہو کہ ترجمہ کے دو طور ہین - ایک طریقہ ہی جسے ترجمہ لفظی "لٹرل ٹرنسلیشن"
کہتے ہین دوسرا طریقہ ہی جسے ... کہتے ہین -

اسی آخر الذکر طریقہ کے اصول کو ... مدنظر رکھا گیا ہے۔ البتہ
شروع مین اول الذکر طریقہ یعنی ترجمہ ... ی کا بھی رنگ ایک حد تک ہے ...
کہ ناظرین دوسرے طریقہ کو جسکا آگے برتا وہی پسند کرینگے۔ بعض بعض جگہ تصرف
اس قصہ کو اردو مذاق کے موافق بنانے کے لیے عمل مین لایا گیا ہے۔ بہر حال مین نے
کوئی جدت نہین کی بلکہ جن ترجمہ کے استادکاملین کی تقلید کی ہے جو لوگ کہ اس زمانہ
کے زبان اردو مین اعلیٰ درجہ کے ترجمہ مثل " خدائی فوجدار " و " فیروز و گلنار "
دیکھ چکے ہین اسکی تائید کرینگے۔ آخری عرض یہ ہے کہ کوئی فعل انسان کا نہین جو نقص
سے خالی ہو۔ کوئی انسان نہین جو اس عیب سے پاک اور مبرا ہو۔ جو نقص اور برائیا
ناظرین اوراق ذیل مین پائین چشم پوشی فرمائین۔ جو قابل صحت و ترمیم سمجھین راقم کو مطلع
فرمائین۔ تاکہ آئندہ بشرط امکان انشاء اللہ درستی کیجاوے۔ زیادہ التماس دعاے خیر۔

دھرم نراین در

شاہد طرار

النوم اخت الموت

ہیگا کہ یہ اُلٹی مثل ہے - کیونکہ عام طور پر یہی خیال ہے کہ نیند سے زیادہ
ئی نہیں ہے نیند سے آرام ملتا ہے - نیند سے ساری تکان دور
ہے بیں ... ر تقویت پہونچتی ہے کہ جتنی غذا سے اُس
لیا لطف آتا ہے) -

میرا منشا صرف یہ ظاہر کرنے کا ہے کہ بہت سی باتیں جو بنفسہ جہ ... ہین
برتیے تو اُنسے بھی مضرت پہونچتی ہے - انسان کو ہمیشہ ...
تجاوز نہ کرے -

نی الحال مین اکھ ... ما
نتیجہ مین کسی کو بھی
مت سے لوگ ایسے ہی ہی
ہر شام ہی سے دراز ہو جاتے ہین -
سوئیے اور سویرے آٹھ بجے اُٹھے
تو اگر ساٹھ سال کی آپ کی عمر ہے
زمائیے - پھر بھی شاید پوری تسکین

جو تمام رات سویا ہی کرتا ہی - شاذ ہی کسی کو پورے آٹھ گھنٹے سونے کو ملتے ہون خیر شب بیدار بھی سہی فرض کیجیے آپ زندگی مین پندرہ برس بھی سویا کیے تو حضرت پندرہ برس کا زمانہ کچھ نہوا - پندرہ برس !!! معاذ اللہ ایک نہ دو - !

مانیٹن montain صاحب کی راے ہی کہ سونے سے قوت روحانی کو سخت نقصان پہونچتا ہی آپ جواب دینگے کہ سونا زندگی کے لیے ضرور ہی - مرد و عورت دونون کے لیے یکسان میرا تو یہ تجربہ ہی کہ عورتین جگنے سے سوتی ہوئی زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہین -

حقیقت یہ ہی کہ دنیا مین بہت سی چیزین عادت پر موقوف ہین اگر دن رات مین انسان چار گھنٹے سوئے تو اچھا خاصہ تندرست رہ سکتا ہی - اس سے زیادہ انسان کو جیتے جی مردہ بنا رہنا ضروری کیون ہی - اگر اسکے خلاف آپ کا معمول ہی تو سمجھیے کہ جسقدر آپ سوئینگے اُسی قدر آپ اُسکے عادی ہو جائینگے - جب کبھی آپ کو اُس قدر سونے کو وقت نہین ملے گا طبیعت بیچین رہے گی جسم مین خون کی حرکت و روانی مین کمی واقع ہوگی جسم کی چستی اور چالاکی مین فرق آئیگا - ذہن کند ہو جائیگا زیادہ نیند مین ایک اور خرابی ہی - انسان موٹا ہونے لگتا ہی - چربی جسم مین زیادہ پیدا ہوتی ہی - چربی کی زیادتی جسم مین انتہائی مضر ہی - کسی قسم کا اس سے نفع نہین ہی سوا اسکے کہ انسان اپنے تئین الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی سمجھے - دیکھ لیجیے جتنے توندیل ہین اُنپر بڑھاپا جلد آتا ہی بھلا بتائیے کہ کون آرزو رکھتا ہی کہ تو ند نکل آوے - بہت ہی کم لوگ ہونگے کہ جنکو یہ شوق ہوگا

کمساری رکھتے ہین کہ پیٹ نہ نکل آوے بہت تو عورتون کی

ہین کوئی پٹی باندھتا ہی - کوئی کچھ اور کرتا ہی بہت

تا تو یہ دھیان رکھتا کہ نیند غالب

انتظام ملک مین خلل نہو - آپ

ے کے معنی یہ تھوڑے ہی ہین کہ دنیا

ب کی تھی کہ اپنے پلنگ کے پاس

پند مٹھی مین لے کر سوتا تھا اور

النوم اخت الموت

جو سنیگا ضرور اسکو کہیگا کہ یہ اُلٹی مثل ہی۔ کیونکہ عام طور پر یہی خیال ہی کہ نیند سے زیادہ انسان کے لیے کوئی چیز فائدہ بخش نہین ہی۔ نیند سے آرام ملتا ہی۔ نیند سے ساری تکان دور ہو جاتی ہی۔ نیند سے اُسی قدر تقویت پہونچتی ہی کہ جتنی غذا سے (کسی دن بھوکے سو رہنا آتا ہی)

میرا منشا صرف یہ ظاہر کرنے کا ہی کہ بہت سی باتین جو بغیر ... رتے تو اُنسے بھی مضرت پہونچتی ہی۔ انسان کو ہمیشہ خیال ... لرے۔

مین ایک حساب آپ کے سامنے پیش کرتا ... یہ ... بی ضد نہین ہوسکتا۔ حساب لگائیے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہین کہ جو ... زیاد ... جو سر شام ہی ... دراز ہو جا ... اوسط ... آپ سوئے اور سویرے ... یعنی آٹھ ... نذر کیا۔ تو اگر ساٹھ سال کی آپ کی عمر ہی۔ تو اسمین سے ... فرمائیے۔ پھر بھی شاید پوری تسکین نہوئی ہوگی۔ آپ

جو تمام رات سویا ہی کرتا ہو۔ شاذ ہی کسی کو پورے آٹھ گھنٹے سونے کو ملتے ہون۔ خیر شب بیدار
بھی سہی فرض کیجیے آپ زندگی مین پندرہ برس بھی سویا کیے تو حضرت پندرہ برس کا زمانہ کچھ
پندرہ برس۔!!! معاذ اللہ۔ ایک نہ دو۔!

مانٹین Montaine صاحب کی راے ہو کہ سونے سے قوت روحانی کو سخت نقصان پہنچتا ہے
آپ جواب دینگے کہ سونا زندگی کے لیے ضرور ہو۔ مرد و عورت دونون کے لیے یکسان سیر ...
یہ تجربہ ہو کہ عورتین جگنے سے سوتی ہوئی زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہین ـــ

حقیقت یہ ہو کہ دنیا مین بہت سی چیزین عادت پر موقوف ہین اگر دن رات مین انسان
چار گھنٹے سوئے تو اچھا خاصہ تندرست رہ سکتا ہو۔ اس سے زیادہ انسان کو جیتے جی مردہ
بنا رہنا ضروری نہین ہو۔ اگر اسکے خلاف آپ کا معمول ہو تو سمجھیے کہ جسقدر آپ سوئینگے اُسی قدر
آپ اُسکے عادی ہو جائینگے جب کبھی آپ کو اُسی قدر سونے کو وقت نہین ملیگا طبیعت بیچین رہیگی
جسم مین خون کی حرکت و روانی مین کمی واقع ہو گی جسم کی چستی اور چالاکی مین فرق آئیگا۔ ذہن
... جائیگا زیادہ نیند مین ایک اور خرابی ہو۔ انسان موٹا ہونے لگتا ہے۔ چربی جسم مین
... تی ہو۔ چربی کی زیادتی جسم مین انتہا کی مضر ہو۔ کسی قسم کا اس سے نفع نہین ہو
... اپنے تئین الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی سمجھے۔ دیکھ لیجیے جتنے توندیل ہین
... بتا دیجیے کہ کون آرزو رکھتا ہو کہ توندیل آدمے۔ بہت ہی کم لوگ
... بہت سے لوگ ایسے ہین کہ جو بدن کو ہمیشہ کسار رکھتے ہین کہ جیت
... طرح سیکڑون فکرین اسی بات کی کرتے رہتے ہین۔ کوئی پیٹ
... سے تو مارے ڈر کے پیٹ بھر کھانا نہین کھاتے۔
... وکہ جب ... رکھتا کہ نیند غالب
... یادہ نہ ... مین خلل نہو۔ آپ
... آرام ... یہ تھوڑے ہی ہین کہ دنیا
... غرض سے اُس نے یہ ترکیب کی تھی کہ اپنے پلنگ کے
... تھا۔ اور ایک تانبے کا گینید مٹھی مین لیکر سوتا تھا اور

[illegible] اپر لٹکائے رکھتا تھا۔ جب نیند کا غلبہ ہوتا اور انگلیاں مٹھی کی کھل جاتی تھیں تو قدرتی طور پر وہ گیند مٹھی سے نکلکر اُس طشت پر گر پڑتا تھا اور آواز پیدا ہوتی تھی جس سے کہ وہ [illegible] اُٹھتا تھا۔

ہمیں بھی یہ اختیار ہے کہ سکندر اعظم کی طرح اپنا دستور رکھو۔ مگر ہر شخص سے یہ نہیں ہو سکتا ہے یہ سکندر ہی کا کام تھا۔

اگر انسان ہر وقت دل کو بہلائے رکھے تو کیا مجال نیند آوے۔ مگر یہ بھی سہل امر نہیں۔

ایک صاحب جنکا نام نامی حضرت بیگ تھا ایک موضع [illegible] میں رہتے تھے بلکہ یوں سمجھئے کہ وہاں کے رئیسوں میں تھے۔ انھیں بہت دیر تک سونے کی عادت تھی باوجودیکہ شادی بھی ہوگئی تھی مگر پھر بھی اتنا دن سوتے رہنے ہی کو جی چاہتا تھا شادی جب سے ہوئی گویا [illegible]

انکی بی بی اکثر ان سے کہا کرتی تھیں "اجی سنئے ہو میں تم سے کہتی ہوں تم اسقدر سوتے ہو یہ آخر کون عقل کی بات ہے۔ ابھی تو تمھاری چالیس سال ہی کی عمر ہے اور یہ حال ہے جب پچاس سال پر نوبت آئیگی تب کیا ہوگا۔ میں دیکھتی ہوں کہ ادھر تم نے تکیہ پر سر رکھا اور نیند آگئی۔ رات کو تو کبھی بھولے سے بھی تمھاری آنکھ تک نہیں کُھلتی۔ آدھا دن آجاتا ہے جب تم [illegible] ہوتے ہو آدمی کیا خاصے جنگلی ہو شادی کے وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ جنگلی سے میرا نکاح ہوتا ہے خیر میں تمھارے بھلے کو کہتی ہوں روز بروز تمھاری یہی [illegible] تھوڑے دن میں دیکھنا خاصے گنوار ہو جاؤگے"

[illegible] سے حد درجہ ناچار ہوئے تو ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے اور فرمایا کہ حضرت مجھے نیند بے انتہا آتی ہے اور اسی علت میں گھر کے لوگوں سے روز حجت رہتی ہے مجھے خود معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت اپنی روز بروز کند ہوتی چلی جاتی ہے اب بتائیے کہ یہ عادت کسطرح دور ہو سکتی ہے؟"

ڈاکٹر صاحب عجب بزرگ تھے۔ دن رات سگار پیا کرتے تھے [illegible] حضرت نے دل میں غور کیا ایک سگرٹ کا کاغذ لیکر سگرٹ بنائی [illegible] لگے دیکھوں جناب

آپ کو سگرٹ سے شوق ہی"

عشرت بیگ "پیتا تو ہون مگر حضرت سگرٹ سے تو اور نیند آنے لگتی ہو"

ڈاکٹر "یہ مشکل ہو۔ نہین تو مین صلاح دیتا کہ سگرٹ پیا کیجیے"

عشرت بیگ "خیر کچھ اور تدبیر بتائیے"

ڈاکٹر "ہلاس سونگھتے ہو"

عشرت بیگ "جی ہان۔ نہ معلوم کتنے قسم کے ہلاس سونگھ چکا ہون بکسون کا ایک ذخیرہ جمع ہ
اس سے بھی کچھ فائدہ نہین ہوتا"

ڈاکٹر۔ یہ اور بھی دقت ہو نہین تو پوری نیت کر لی تھی کہ اسی کا استعمال آپ کو شروع کراؤن۔

عشرت بیگ "خیر اور کچھ سوچیے۔

ڈاکٹر۔ تاش کھیلتے ہو

عشرت بیگ۔ تاش کے کھیل تو سب جانتا ہون مگر جی نہین لگتا ہاتھ مین تاش لیے اور نیند آنی شروع ہوگئی

ڈاکٹر۔ یا الٰہی نیند کیا ہی آفت ہو مین تو تاش کھیلنے کو آپ سے کہنے والا تھا خیر اب ایک سبیل
اور ہی۔ تمھین کوئی تفریح کی ترکیب سوچنی چاہیے کبھی پیرس بھی گئے ہو"

عشرت بیگ۔ ہان جناب دو دفع گیا ہون۔ مگر عرصہ ہوا اُس زمانہ مین تجارت کا کاروبار
وہی سے قبل کا ذکر ہو پیرس مین تو جناب کسی وقت خوب مزے ، مگر مدت
بھی۔

... پیرس تو اب پھر جائیے اور کچھ روز قیام کیجیے۔ اس سفر سے اور وہان کے قیام
... ہو کہ تمھاری طبیعت پھر چاق ہو جائیگی دل بھی بہلیگا مگر ایک بات کا خیال رکھو اکیلے جانا
ساتھ لیجانا۔

عشرت بیگ کو بھی یہ صلاح پسند آئی خوش خوش گھر آکر سفر کا سامان کرنے لگے
ڈاکٹر صاحب کی صلاح کا ذکر کیا اور روانہ ہوئے۔
بھی کچھ ایسا زیادہ اُنکی جدائی کے خیال سے روئین دھوئین نہین زمانہ سازی

ملک فرانس کا دار السلطنت ہو۔ اور لوگون کا خیال ہو کہ اس سے بڑھ کر کوئی خوشنما شہر تمام عالم مین نہین ہو۔

انھی حرکت ۱/ ۷ رکھتا تھا۔ جب نیند کا غلبہ ہوتا اور انگلیاں مٹھی
ر قدر ۔ ور پر ود۔ گیند مٹھی سے نکل کر اس طشت پر گر پڑتا تھا اور آواز پیدا ہو
بلکہ اٹھتا تھا۔

تمھیں بھی یہ اختیار ہے کہ سکندر اعظم کی طرح اپنا دستور رکھو۔ مگر ہر شخص سے یہ نہیں ہو سکتا
یہ سکندر ہی کا کام تھا۔

اگر انسان ہر وقت دل کو بہلائے رکھے تو کیا مجال نیند آوے۔ مگر یہ بھی سہل امر نہیں۔

آغاز قصہ۔ ایک صاحب جنکا نام نامی عشرت بیگ تھا ایک موضع ہے کرسی بزرگ انھیں رہتے
تھے بلکہ یوں سمجھیے کہ وہاں کے رئیسوں میں تھے۔ انھیں بہت دیر تک سونے کی عادت تھی باوجودیکہ
شادی بھی ہو گئی تھی۔ مگر پھر بھی انکا دل سوئے رہنے ہی کو چاہتا تھا شادی جب سے ہوئی گویا
پورے اطمینان سے نیند آنے لگی۔

انکی بی بی اکثر ا لہا کرتی تھیں "اجی سنتے ہو میں تم سے کہتی ہوں تم اس قدر سوتے کیوں ہو
آخر یہ کون عقل کی ہے۔ ابھی تو تمھاری چالیس سال ہی کی عمر ہے اور یہ حال ہے جب پچاس
سال پر نوبت آ ب کیا ہوگا۔ میں دیکھتی ہوں کہ ادھر تم نے تکیہ پر سر رکھا اور نیند آگئی
کو تو کبھی بھی تمھاری آنکھ تک نہیں کھلتی۔ آدھا دن آجاتا ہے جب تم کہیں
خاصے پلنگ پڑھو۔ شادی کے وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ آدمی نہیں
برا انکا نا ہے خیر میں تمھارے لیے کہتی ہوں روز بروز تمھاری توند نکلتی آتی
ہیں دیکھنا کسی مختار ام ہو جاؤ گے"۔

بے حد درجہ ناچار ہوے تو ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے اور فرمایا کہ حضرت مجھے
آتی ہے اور اسی علت میں گھر کے لوگوں سے رنجش رہتی ہے مجھے خود
کہ طبیعت اپنی روز بروز کند ہوتی چلی جاتی ہے اب بتائیے کہ یہ عادت کسطرح
ہے؟۔

صاحب عجب بزرگ تھے۔ دن رات سگرٹ پیا کرتے تھے۔ ذرا دیر حضرت نے انھیں
سگرٹ کا کاغذ لیکر سگرٹ بنائی وہ منھ میں
جناب

شوق ہے"

پیتا تو ہون مگر حضرت سگرٹ سے تو اور نیند آنے لگتی ہے"

کل ہے۔ نہین تو مین صلاح دیتا کہ سگرٹ پیا کیجیے"

عشرت بیگ "خیر کچھ اور تدبیر بتائیے"

ڈاکٹر "ہلاس سونگھتے ہو"

عشرت بیگ "جی ہان۔ نہ معلوم کتنے قسم کے ہلاس سونگھ چکا ہون کبھو ان کا
ہو گیا ہے اس سے بھی کچھ فائدہ نہین ہوتا"

ڈاکٹر "یہ اور بھی دقت ہے نہین تو پوری نیت کر لی تھی کہ اسی کا استعمال آپ
عشرت بیگ۔ خیر اور کچھ سوچیے۔

ڈاکٹر۔ تاش کھیلتے ہو"

عشرت بیگ۔ تاش کے کھیل تو سب جانتا ہون مگر جی نہین لگتا یا تم مین تماشے

ڈاکٹر۔ یا الٰہی عجیب نیند کیا ہے آفت ہے مین تو تاش کھیلنے کو آپ سے
اور ہے۔ نہین کوئی تفریح کی ترکیب سوچنی چاہیے کبھی پیرس بھی

عشرت بیگ۔ ہان جناب دو دفعہ گیا ہون۔ مگر عرصہ ہوا
کرتا تھا۔ شادی سے قبل کا ذکر ہے پیرس مین تو جناب کسی وقت کیا
ہوئی اسکو بھی۔

ڈاکٹر۔ خیر تو اب پھر جائیے اور کچھ روز قیام کیجیے۔ اس سفر سے اور وہان کے قیام سے بغیر
کہ تمھاری طبیعت پھر چاق ہو جائے گی دل بھی بہلے گا مگر ایک بات کا خیال رکھو اکیلے جانا بی بی
کو نہ کہین ساتھ لے جانا۔

میان عشرت بیگ کو بھی یہ صلاح پسند آئی خوش خوش گھر آکر سفر کا سامان کرنے لگے بی بی سے
ڈاکٹر صاحب کی صلاح کا ذکر کیا اور روانہ ہوئے۔

بی بی بھی کچھ ایسا زیادہ انکی جدائی کے خیال سے روئین دھوئین نہین زمانہ سازی

پیرس۔ شہر پیرس ملک فرانس کا دارالسلطنت ہے۔ اور لوگون کا خیال ہے کہ اس سے بڑھکر کوئی خوشنما شہر تمام عالم مین نہین ہے

اور بات ہے بھلا ایسے کاہل الوجود خاوندوں کی کون بی بی پرواہ کرتی ہے۔

باب دوم

ادھر سے ساقی و مطرب بھی ہوگئے یکجا	ادھر وہ یار اُدھر ناچ راگ بھی ٹھہرا
عجب بہار کی ایک انجمن ہوئی برپا	وہ دھوم دھام رہی صبح تک اہاہا

مرمت

[illegible] اس سال کارنول* کا تہوار میں افسوس ہے کہ تھوڑے ہی دن تک [illegible] راے سے ہمین اتفاق نہین ہے جو لوگ اکثر کہا کرتے ہین کہ اب [illegible] متروک ہوتا جاتا ہے۔ لوگ اس تہوار کی رسوم کو چھوڑتے چلے ہین۔ [illegible] نہ وہ لوگ جو سواریون مین ان دنون سیر کو نکلتے ہین اور نہ وہ جو پیادہ چلتے ہین اسکے [illegible] پہنتے ہین۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اچھا ہوا یہ رسم اُٹھتی جاتی ہے۔ وہ رسم بھی تھوڑے دنون [illegible] برچہ بالکل جاتا رہیگا اولاً ہم یہ نہین سمجھتے کہ لوگ ایسی بات کو کیونکر برا سمجھتے ہین کہ جس سے طبیعت بہلتی ہے اور عوام کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جن لوگون کی طبیعت ایسے تماشہ دیکھکر خوش نہین ہوتی سمجھ لینا چاہیے کہ انکے دماغ مین سنک ضرور ہے۔

مین ایک سادہ مزاج آدمی ہون۔ مگر سچ کہتا ہون کہ دس برس اُدھر جب اس تہوار کے [illegible] تین گاڑیان ایک سے ایک ملی ہوئی جنمین میلے والے طرح طرح کے سوانگ [illegible] جنمین سوار بازار مین نکلتے تھے تو اس مفت کے تماشہ کو دیکھکر اوسنے اور اعلی [illegible] ہوتا تھا۔

[illegible] ہر شخص مین تو اتنی استطاعت نہین ہے کہ ناچ گھر یا تھیٹر مین جاوے پس غرباء [illegible] تہا دلچسپی کے باعث ہوتے ہین۔ تہوارون مین بی بی کو ساتھ لیا اور میلہ دکھ[illegible] ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمین کوئی بدلے ہوئے بھیس مین پہچانے نہین پس

---

*کارنول — ایک تہوار ہے عیسائیون کا۔ اُن ملکون مین فرنگستان کے جہان رومن کیتھلک فرقہ کے [illegible] خصوص ملک اطالیہ و ملک فرانس مین یہ تہوار بڑی دھوم سے مانا جاتا ہے۔ یہ اہل ہنود کی ہولی کے تہوار سے [illegible] اُسی قسم کی تفریح کے سامان اُن مین بھی پیدا کیے جاتے ہین۔

شناسا مل بھی جاے تو انسان کبھی نہ ظاہر کرے کہ پہچان لیا۔

پس حضرات خدا کے لیے تماشوں کے بند کرنے کی نہ فکر کیجیے۔ انھیں براے خدا اسی طرح ہونے دیجیے۔ آپ کی ایسی تہذیب کو خدا غارت کرے جسکی بدولت ہنسی خوشی کے سامان بند ہو جائین اور انسان ہر وقت بقراط بنا بیٹھا رہے۔

یاد رکھیے جب تک دنیا قائم ہے یہ میلے ٹھیلے بنے رہینگے آپ کوشش کیا کیجیے ارے میان۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہین

ماسوا اسکے جو لوگ عیش پسند ہین انکے لیے روز ہی دن عید رات شب برات
بنے رہتے ہین اگر چاہتے رہتے ہین۔ اسکی تفصیل یہ ہے…

ناولوں کے زمانہ مین بڑی دلچسپی رہتی ہے مگر ان کو اسکی پرواہ ہوتی ہے جیسے تو دنیا مین روز رہتے ہین مگر ناول مین یہ سب باتین زیادہ ہوتی ہین ہم اس ناول مین روزمرہ کے حالات لکھنا چاہتے ہین۔ کسی اہم تاریخی واقعہ کا ذکر مقصود نہین ہے۔

میان عشرت بیگ صاحب جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے چالیس برس کے تھے۔ اس سن مین انسان پورا جوان ہوتا ہے۔ کم از کم اس عمر مین تو انسان جوانی کا دل رکھتا ہو مگر ان حضرت نے اسوقت تک اسکا کچھ ثبوت نہین دیا تھا۔

حقہ پیتے تھے۔ ہلاس سونگھتے تھے۔ جوا کھیلتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ سب گُن انمین تھے مگر بیسود ان اشغال سے اصلی حظ کہان۔ یہ آپ سن ہی چکے ہین کہ سوتے اسقدر تھے کہ بی بی بھی یہ دیکھ کر حیران رہ…

تھے حسن پرست۔ قد آور عورت دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے۔ انکا خیال تھا نادیدہ ہی کہی جا سکتی ہے جو پورے قد کی ہو۔ یہ نہین کہ ٹھنگی ایسا قد اور دھرے الکل لقات نہو۔ بہر حال اپنے سے دُگنی قد کی عورت کے ہمیشہ دلدادہ رہے۔ بی بی سے بیٹھ کر باتین کرتی تھی کہ تم نے قد بالکل نہین پایا نہ کچھ ہاتھ پیر ہی تمھارے زبردست ہین" وہ کہا کرتی تھین "یہی وجہ … نیند آتی ہے وہ خود ماشاء اللہ

نہ لمبے چوڑے آدمی ہی تھے اور نہ کچھ جثہ کے قوی تھے میانہ قد تھے اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیر تھے مگر مشیخت اس حد کی تھی کہ تو با وہ اپنے تئین یوسف ثانی سمجھتے تھے۔ گر بیٹا کل آیا تھا اس سے ذرا فکرمند رہتے تھے یہی وجہ پیرس جانے کی ہوئی۔ ڈاکٹر کی بھی رائے تھی کہ تنہا جائین بس انکا ارادہ مصمم ہو گیا کہ تنہا جانا ہی ٹھیک ہو جہان چاہینگے جائینگے جو چاہینگے کرینگے۔

اول فرانس اور پھر پیرس دار السلطنت فرانس اور وہان فقط دل بہلانے کی نیت سے انسان جاوے۔ اسکے لیے کونسا سامان دنیا مین ہی جو وہان موجود نہین۔ پیرس مین ہر طبقہ کے [illegible] تند [illegible] عیش پسند ہین۔ ایک سے ایک طرحدار معشوق۔ پیرس کی معمولی عورتین ہی [illegible] عالم ہین کہ جس عشرت وہان اسقدر بڑھا ہوا ہو کہ باعصمت عورتین ذرا تلاش سے ملتی ہین جو لوگ واقفکار نہین ہین انکو یقین نہین آتا۔ لوگ سمجھتے ہین کہ اب بہت ہی مگر حضرت پیرس مین ایسے امور کا انسداد مشکل ہو۔ پیرس کی عورتین [illegible] بدل دین ممکن نہین۔

پیرس کی مالکین کا ستے دالیان۔ درزنین۔ سلائی کر [illegible] ل کل پیشہ ور عورتین انمین کتنی باعصمت ہین معدودے چند۔

انکا گروہ خاص ایسے پیشہ کی عورتون سے علیحدہ ہو [illegible] عورتون سے جو تھیٹرون مین تماشہ گاہ کے قریب بیٹھتی ہین تاکہ اچھی طرح [illegible] جو مردون کو علانیہ گھورتی ہین۔ دکانون کی ملازمہ عورتین اپنے علا [illegible] زیادہ تر کم بضاعت لوگون سے [illegible] رسم ہوتی ہو۔

شریف عورتون کا جرگہ بالکل [illegible] ن سے جدا رہتا ہو۔ وہ کبھی تنہا نہین نکلتین [illegible] باپ یا بھائیون کے ساتھ نکلتی ہو۔

پیرس مین بازاری اور [illegible] در حقیقت انمین تھوڑا ہی سا فرق ہو۔

پیرس کی معمولی عورتیں [illegible] بازکر لی ہین نہایت آزادی سے تماشوں مین پھرتی ہین [illegible] تین مین علانیہ ہنسی مذاق کرتی ہین۔ لوگون سے گھر [illegible] باتین کرتی ہین کہ انسان کا غصہ کوسون بھاگتا ہو

اور آدمی کتنا ہی اپنے تئین بنانا چاہے مگر اُنکی صحبت مین ذرا مستعلیق بنا رہنا مشکل ہو
آپ کا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہو کہ آپ کو ہنسی مذاق سے نفرت کسی کو ہنستا دیکھکر آپ کی طبیعت
پریشان ہوتی ہو تو آپ حاشا پیرس نہ جائیگا۔

عشرت بیگ۔ عین کارنول کے دنون مین پیرس پہونچے۔ اور پہلے بال کے جلسہ مین شریک
ہوئے۔ جو تسخر والون نے کیا تھا انکا پیرس آنے کا مطلب بغرض تفریح طبع تھا ایسی جگہ سے
بڑھکر کہان تفریح ممکن تھی یہان طرح طرح کی حسین عورتین جمع ہوتی ہین صرف اسی غرض سے
کہ لطف اُٹھائین اور اورون کو محظوظ کرین انکی بھی نیت تھی کہ یہان کوئی معشوق دلارام
ڈھونڈھین اور مزہ کرین۔ مین پلا مین اور دیر تک جگنے کی عادت ڈالین۔

بلکہ معمول انکا دس بجے سو جانے کا تھا۔ وقت معینہ پر نیند آنا شروع ہوئی۔ کبھی جی چاہا
اٹھ بیٹھکر تماشہ اہن کبھی دل مین آیا سو بھی رہو۔ مگر جب نظر پیٹ پر پڑی تو ہوش آیا۔ کہ فربہی کے
علاج کو پیرس آئے ہین فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے کپڑہ پہننا شروع کیا اور سوچتے جاتے تھے کہ
خوب ناچینگے کودینگے۔ ناچ کو دو شوقیہ نہ تھا۔ صرف اس غرض سے کہ پیٹ نہ بڑھنے پاوے اور
بڑھاپا جلدی سے نہ آجاوے۔

آخر بال کے کمرے مین جا پہونچے اور وہان سے رینگتے رینگتے خاص اُس جگہ جہان عورت
اور مرد حلقہ باندھکر ناچ رہے تھے آگئے۔ اِن ناچ کے جلسون مین سیکڑون طرح کے موقع
انسان کو ملتے ہین۔ انسان قریب سے حسین عورتون کو گھور سکتا ہو۔ برابر شانہ سے شانہ ملاکر کھڑا
ہو سکتا ہو۔ اُنسے گفتگو کر سکتا ہو اگر عورت کا خاوند سامنے موجود نہو تو بلا تکلف ہاتھ مین ہاتھ دے سکتا ہو۔
کونسی بات ہو جو نہین ہو سکتی۔ عشرت بیگ نے کئی حسین عورتین مختلف اوضاع کے لباس پہنے
دیکھین۔ بعض عورتین مردانہ لباس مین تھین۔ اصل مدعا اُنکا اپنے جسم کی ساخت کو پورے طور پر
ظاہر کرنے کا تھا۔ یہ حسین حد سے بڑھ جاتی ہین۔ انھین یہ نہین معلوم کہ مرد کا دل زیادہ بیپردگی
سے خوش نہین ہوتا ہو۔ پردہ تو حسن کو اور زیادہ چمکا دیتا ہو۔

عشرت بیگ نے اُس مجمع مین سے ایک حسین عورت
پہنے ہوئے تھی۔ اور زیادہ ارتباط بڑھانے کو حضرت

اپنے تئین کس آفت مین ڈالتے ہین۔ دیہات کے ناچ اور شہر والیون کے ناچ کو یکسان سمجھے یہ معلوم نہین تھا کہ شہر والیان پھر کی کیطرح ناچتی ہین۔ معلوم ہوتا ہے اُڑ رہی ہین۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ادھر باجہ بجا اور عورت مرد ناچنے لگے۔ بلکہ یون کہیے کہ اُڑنے لگے بس وہمان بندھتا ہے کہ انسان دنگ ہو جاتا ہے۔ آپس مین ٹکر بھی خوب چلتی ہے۔ اگر انسان سلامتی چاہے تو کبھی ناچ مین نہ شریک ہو۔

عشرت بیگ کب ماننے والے تھے ناچنا شروع کیا مگر اپنے ساتھی کو سنبھال نہ سکے دھم سے گر پڑے۔ گرے تو فقط خود ہی نہین بلکہ اپنے معشوق کو بھی لیکر خیر وہ تو فوراً جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اپنے ہنسکر بولی "میان تمھین ناچنا اچھا نہین آتا بیکار عورتون کے ساتھ مت ناچا کرو" یہ کہکر اُس نے ایک اور جوان کا ہاتھ پکڑا اور پھر ناچ مین مشغول ہوگئی عشرت بیگ گرے تو اب دہین بیٹھے ہوئے ہین۔ فوراً اُٹھ کھڑا ہونا ذرا خلاف شان سمجھے حتی کہ سیکڑون ناچنے والون کی لاتین انپر پڑین۔ اُٹھے تو معلوم ہوا کہ گھوم گئی ٹخنا کھسک گیا۔

لنگڑاتے لنگڑاتے ہوٹل مین پہونچے۔ پلنگ پر دراز ہو کر سوچنے لگے "تفریح اچھی حاصل ہوئی" اُسوقت چندان معلوم نہوا۔ مگر دراصل انھین چوٹ بہت آئی تھی۔ اسپر بھی چند دنون کے بعد پھر ناچ کا شوق چرایا۔ ایک بہت ہی عالیشان ناچ گھر مین پہونچے۔ یہان انتہا درجہ کی حسین اور طرحدار عورتین آیا کرتی تھین۔ وہ صورت دار اور اعلیٰ درجہ کی پوشاکین پہنے ہوئے عورتین دیکھین کہ منہ مین پانی بھر آیا سمجھے کہ یہ بڑے رتبہ کی عورتین ہین بھلا یہ اُسطرح دھما چوکڑی مچائینگی۔ یہان متانت کے ساتھ کل باتین ہوتی ہونگی۔ اور انسان اس قسم کا ناچ ہی کیون ناچے سیدھی طرح کسی حسین عورت کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر ذرا چہلقدمی کرینگے۔ یہ سوچکر ساتھی کی تلاش مین ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ اتنے مین ایک حسین عورت نظر پڑی اور اُس نے بھی ایسی چتونون سے انکی طرف آنکھ بھر کے دیکھا کہ دل انکا ہاتھ سے جاتا رہا۔ پھر ناچنے کو جی چاہا خیریت سے یہ حسین ایک مشہور رقاصہ تھی جس نے نامی اُستاد ریگو ٹاش سے ناچنے کی تعلیم پائی تھی تمام پیرس مین اسکے ناچ کی دھوم تھی۔ اسپر خوبصورت اس درجہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام اعضا سانچے مین ڈھلے ہین۔ ناچتی اسطرح تھی کہ ہزارون آدمی دور سے تماشہ دیکھتے تھے۔

کہان وہ حسینہ اور کہان میان عشرت بیگ جنھین معمولی سیدھا سادہ ناچ بھی نہین آتا تھا ایک ذرا دیر ناچے ہونگے کہ اُسکی لات اس زور سے اِنکے منھ مین لگی کہ حواس غائب ہو گئے۔ لوگ جو ادھر اُدھر کھڑے تھے قہقہہ مار کر ہنسنے لگے۔ لوگون کے لیے مذاق تھا انکی جان پر آبنی تھی۔ ناک مین اس درجہ چوٹ لگی کہ دل ہی دل مین کوس رہے تھے۔ انکو اداس دیکھکر وہ ظالم بولی "حضرت آپ بڑے سیدھے معلوم ہوتے ہین۔ آپ کو یہ نہین معلوم کہ وہ وقت آگیا تھا جس وقت کہ مین ہمیشہ ٹانگو نکو اچھالتی ہون اگر نہین معلوم تھا تو ناچنا کیا ضرور تھا۔ البتہ لات میری ذرہ کڑی پڑتی ہی" عشرت بیگ کی ناک سے بوجہ چوٹ کے خون جاری ہو گیا تھا چپکے سے ناچ کے کمرے سے نکل آئے۔ گھر آکر سوچے کہ آج تو کل سے بھی زیادہ دُرگت ہوئی۔ تھوڑے دنون کے بعد جب ناک اچھی ہو چلی تو پھر خیال آیا کہ سیر کو چلین مگر خود نہ ناچینگے چاہے جو ہو۔ ایک اور جلسہ پہونچے۔

یہان ایک سانولے رنگ کی انتہا کی حسین اور نوخیز عورت نظر پڑی۔ اکیلی کھڑی تھی۔ حضرت جا ڈٹے اور جام شراب نذر کیا۔ وہ پیتے ہوے ذرہ جھجکائی اور کہنے لگی "آپ کی عنایت کی مشکور ہوئی" مین خوشی سے پیتی مگر ہنومان پرشاد سے ڈرتی ہون۔

عشرت بیگ ۔ کیا خوب! یہ ہین کون میان ہنومان۔

حسینہ ۔ میرے دوست ہین اور کون ہین۔ کپڑے کی دکان ہی۔ بڑے اچھے آدمی ہین۔ ذرہ پیتے زیادہ ہین۔ مین اُنھین کے ساتھ یہان آئی ہون۔ میرے ساتھ ناچنے کو تھے مگر ابھی نہین معلوم کہان چلے گئے۔ اور مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔ مین اُن سے بہت راضی ہون۔

عشرت بیگ ۔ وہ تمھین اکیلا چھوڑ کے چلے گئے تم بھی اب انکا دھیان نہ کرو۔ اٹھو ذرہ ٹہلین یہ شراب تو ختم کرو۔ ایسے مجمع مین تمھین اکیلا نہ بیٹھنا چاہیے۔

حسینہ ۔ یہی مین بھی سوچتی ہون۔ اکیلے طبیعت گھبرا گئی۔ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ مجھے اکیلا چھوڑ کے کیون چلے گئے۔ مجھ سے کہنے لگے باجے کے پاس ٹھہرو مین ابھی آتا ہون ایک گھنٹہ ہو گیا ابھی تک پتہ نہین ہی۔

عشرت بیگ - تمہین بھول گئے معلوم ہوتا ہی -
حسینہ - بھولنے والے نہین ہین کچھ کھانے پینے کی چیز لے رہے ہونگے -
عشرت بیگ - تو تمہین بھی ساتھ لیجاتے یہ کونسی انسانیت ہی - اب تمہین بھی اختیار ہی کہ جس سے چاہو جی بہلاؤ -
حسینہ - اور کیا! جب اُنھین میری فکر نہین - تو مجھے کیا - ابتدا اُنھون ہی نے کی پھر کیا تھا عشرت بیگ نے فوراً اپنے ہاتھ اُس نازنین کے ہاتھوں مین ڈال دیے اور اُسے وہان لیچلے جہان شراب بکتی تھی اپنے ہاتھ سے جام بھرا اور اُس حسینہ کو دیا - جام پکڑ اسنے کہا "چلو اب ہم تم ناچین بغیر اسکے لطف نہین"۔
میان عشرت بیگ کے کان کھڑے ہوے - مثل ہی مارگزیدہ از ریسمان مے ترسد - انھین پہلی دو دفعہ ناچنے کا لطف خوب یاد تھا سمجھے کہ آزمودہ را آزمودن خطاست انھون نے ٹالنا شروع کیا "ابھی جلدی کیا ہی - ساری رات پڑی ہی" "تھوڑی اور پیو"۔
اتنے مین ایک موٹا سنڈ مسنڈ آدمی جسکی صورت سے وحشت ٹپکتی تھی کمرے مین آیا ان دونون کو یکجا دیکھتے ہی اُسکا چہرہ سُرخ ہو گیا - جھپٹ کر ایک ہاتھ تو اُسنے میز پر زور سے مارا اور دوسرے ہاتھ سے شیشہ کے جام سارے زمین پر پٹک دیے - وہ اُس حسینہ سے یون ہم کلام ہوا -
مرد - کیون خانم یہ ہتکنڈے! ناچ گھر تو ہم تمکو لائے اور یہان تم نے انھین ڈھونڈھ نکالا کیون ری بدذات - نکل ابھی یہان سے -
حسینہ زار زار رونے لگی "تم تو نشہ مین چور ہو مین نے ایسا کون گناہ کیا ہی ایک تو اکیلا چھوڑ کے چلے گئے اب اُلٹے مجھی پر خفا ہوتے ہو - مین تمہاری رفاقت سے درگذری عشرت بیگ کو بھی جوش آگیا وہ پیالہ جو اُس مخمور آدمی نے نیچے پھینک دیا تھا اٹھا کر تاک کے مارا تو ساری ناک اسکی لہولہان ہو گئی "کیون بچہ اور بولوگے" یہ گستاخی بڑے افراسیاب بن کے آئے تھے -
بھلا شرابی کب چپکا رہتا - عشرت بیگ کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور وہ زور سے گدے

مارنے شروع کیے کہ عشرت بیگ چاروں شانے چت بالکل بے بس ہوگئے مگر وہ چھاتی پر چڑھا رہا اتنے مین پولیس آگئی لوگون نے بیچ بچاؤ کردیا - شرابی اور اسکی آشنا کو تو لوگون نے نکال دیا - عشرت بیگ کو ٹوٹے گلاسون کی قیمت دینا پڑی شیشے کی کرچین تمام منھ مین چبھ گئین - بہزار خرابی کرایہ کی گاڑی مین سوار ہو کر گھر پہونچے - توبہ کی کہ اب مدت العمر ناچ گھر مین قدم نہین رکھینگے -

باب سوم

دارد آن شوخ جہان دیدہ ہر فن ماہر
ہر نفسے را بدلے ہمچو فلک در خاطر

شوخ پرفن

آٹھ دن تک میان عشرت بیگ چارپائی سے اٹھنے کے قابل نہین ہوے وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل مین ناکہ کے پاس رہتے تھے - اکیلے پڑے پڑے تھک جاتے تھے تو کھڑکی کے قریب ٹہلتے ہوے سڑک کی سیر کیا کرتے تھے - چونکہ یہ ہوٹل کے اوپر کی منزل مین رہتے تھے اور سامنے کا مکان ایک منزلہ تھا اس وجہ سے سامنے والے مکان مین پوری نظر تھی - اسمین ایک عورت رہتی تھی -

ایک روز یہ کمرے مین ٹہل رہے تھے سر مین پٹیان بندھی ہوئی تھین اور دل ہی دل مین سوچ رہے تھے " اتنے دن بمبئی آئے ہوے مگر کوئی دل بستگی کی صورت نہین ہوئی - فکر یہ کی تھی کہ ناچ گھر دن مین جی بہلے گا مگر ایسے اتفاق پیش آئے کہ لینے کے دینے پڑ گئے مگر جب سے چوٹ لگی نیند اب کم آتی ہے - ہماری حماقت تھی کیا ناچ گھرون ہی مین تفریح ممکن ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دنیا بھر مین جس چیز کو ڈھونڈھیے اور نہین ملتی - ملتا ہوتا ہے تو بے ملے ڈلے مل رہتی ہے - ع - یار در خانہ و من گرد جہان مے گردم + تمام شہر مین معشوق کی تلاش مین پھرے مفت مین جوتین کھائین - اور دیکھیے کیسا اچھا معشوق سامنے والے مکان مین موجود ہے - اب اس سے اچھا کہان معشوق ہوگا جسم دیکھیے معلوم ہوتا ہے سانچے مین ڈھلا ہوا

بچہ جو رہی - واللہ جس طرح ہم نے اسکو دیکھا کسی نے نہین دیکھا ہوگا کیونکہ وجہ یہ ہی کہ گھر مین بالکل بے تکلف بیٹھی ہوئی ہی - بالکل اصلی حالت دیکھ لیجیے بھلا کون ہو جو اسکو دیکھ کر شیدا نہ ہو جاتا ہوگا -

عشرت بیگ نے کھڑکی کے پٹ کھول دیے گو سردی تھی اور ٹھٹھر رہے تھے مگر کھڑکی کے پاس جاکر اُس سامنے والے مکان مین نظر دوڑانے لگے - سامنے کی گو کھڑکی بند تھی مگر شیشون سے نظر تھی اور وہ جوان لڑکی جو اُسمین رہتی تھی اُسوقت ایک چھوٹے شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی ٹوپی پہن رہی تھی شیشہ کھڑکی کی بیچ کی ٹیری مین آویزان تھا

عشرت بیگ اُسکی صورت دیکھ کر عش عش کر رہے تھے - کیا چہرہ پایا ہی کیا بڑی بڑی ہرن کی سی آنکھین ہین - کیسی اچھی ستوان ناک ہی منھ کیسا اچھا ہی - واللہ پوری غنچہ دہن اور پستہ لب ہی - در دندان تو دیکھیے سبحان اللہ وہ دیکھیے ہنس رہی ہی کیسا ہنس مکھ چہرہ ہی - اور پھر لنبا ڈیل ہی - ہمین تو دراز قد عورت اچھی معلوم ہوتی ہی - وہ دیکھو کمرہ مین ٹہلنے لگی پوشاک کتنی سادہ ہی - سفید کمیز جسپت بدن سے سٹا ہوا اور سایہ کتنا خوش قطع ہی - بھئی اس سے ملاقات کسی طرح پیدا کرنی چاہیے - اُسنے ہمین گھورتے ہوے دیکھ بھی لیا - مگر کچھ خفگی کے آثار چہرہ سے نہین معلوم ہوتے بلکہ خوشی معلوم ہوتی ہی - معلوم ہوتا ہی کہ وہ بھی خود چاہتی ہی کہ ربط وضبط شروع ہو - وضع سے درزن معلوم ہوتی ہی ذرا طبیعت درست ہو تو اسکا حال دریافت کرین چوکیدار سے سب حال معلوم ہو جائے گا - ان لوگون سے حال پوچھنے کی ترکیب ہمین معلوم ہی -

جب تک یہ پورے تندرست ہون انکو دن کاٹنے مشکل ہو گئے - ہر وقت کھڑکی سے اُس عورت کے گھر مین جھانکا کرتے تھے خواب و خور حرام ہو گیا - زیادہ نیند کا پورا علاج ہو گیا سوچے یہان تو نیند مطلق نہین آتی - بی بی موجود ہوتین تو اُنھین کمال حیرت ہوتی کہین جب گھر جاتے ہین گے تو پھر وہی غلبہ نیند کا ہونے لگے -

کچھ عرصہ مین زخم بھر چلے اور پٹیان انھون نے اُکھاڑ کے پھینک دین - یہ کمرہ سے نکلے اور چوکیدار کی کوٹھری مین پہونچے -

پیری مین فائدہ ہی کہ ہر چیز کو بڑھا کر بولتے ہین - چوکیدار کو جب پکارینگے جمعدار کہکے پکارینگے - دوکان کو کارخانہ کہینگے - شراب کی دوکان کوٹھی کہلائیگی - علی ہذا القیاس - اس مکان مین مرد چوکیدار نہ تھا ایک عورت پہرہ دیتی تھی عشرت بیگ نے ایک چونی اُس عورت کو نذر کی اور بہت خندہ روئی سے اُس سے مخاطب ہوے - اُسنے اپنا اخبار جو پڑھ رہی تھی کنارے رکھدیا اور گویا اس بات کی منتظر ہی تھی کہ کوئی اُس سے استفسار کرے اور وہ یون سب حال بتانے لگی -

دو میان اُس سامنے والے مکان مین ایک لڑکی رہتی ہی - لطف النسا نام ہی لوگ لطیفن کہکے پکارتے ہین - کاڑھتی ہی بڑی کاریگر ہی - ایسا اچھا کاڑھتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ پریون کے ہاتھ کا کام ہی - کوئی بیس برس کا سن ہوگا - تھوڑے دن سے شہر مین آکر رہی ہی دیہات کی ہی - بھوگانون ایک قصبہ ہی وہان کی رہنے والی ہی - بڑا اچھا مزاج ہی ہر ایک سے اچھی طرح ملتی ہی مگر ہی چلن کی اچھی بدی چھو نہین گئی ہی میان ایسی جگہ مین کچھ کہا سنی نہین کرسکتی اگر مجھے اُلٹا ڈانٹنے لگے کہ واہ خانم بوا ایسی باتین بکھانی ہو تو عزت گئی یا رہی ذرا سے مین آدمی کی آبرو جاتی رہتی ہی - ایسی بات آدمی کیون کرے کہ ذلیل ہو - مین نے کسی کو اُسکے پاس آتے جاتے نہین دیکھا اب کیا معلوم کہ اُس سے کسی سے راہ و رسم ہی کہ نہین - مین اُسکے ساتھ ساتھ تھوڑے پھرتی ہون - ابھی تک تو کوئی بات اُس سے ایسی نہین ہوئی کہ کوئی حرف رکھ سکے - کہین میلہ تماشے مین بھی اُسے کبھی نہین دیکھا - دل کیون نہین چاہتا ہی کئی دفعہ مجھی سے کہہ چکی ہی "خانم بوا زندگی کا لطف پیسے والے کو ہی" - ہمین بھی خدا چھپر پھاڑ کے کہین سے دیتا تو ہم بھی ارمان نکالتے مگر میان غریبی ہی مین بیچاری ہنسی خوشی سے زندگی بسر کرتی ہی - تمام دن ہنستے کھیلتے کاٹ دیتی ہی جانو ہزارون کی آمدنی ہی - جو حال میان معلوم تھا تم سے کہہ دیا آگے اُسکا دین ایمان جانے -

عشرت بیگ اپنے دل مین کہنے لگے - معلوم ہوتا ہی کہ دولت کی خواہش ہی مگر نگاہ اونچی ہی کیون نہ بی کڑھائی کرتی ہی -

چوکیدارن - حضور - ہان -
عشرت بیگ - کیا کاڑھتی ہی -
چوکیدارن - کیون آپ کیا کیجیے گا -
عشرت بیگ - میرا مطلب ہی کہ کونسی چیز پر کڑھائی کرتی ہی -
چوکیدارن - رومال - چادر جو چیز ہو -
عشرت بیگ - تو ہم بھی کہین کہ ہماری بھی کوئی چیز کاڑھ دو -
چوکیدارن - ہان اسمین کوئی ہرج نہین -
عشرت بیگ - تو ہم ذرا لطیفن کے یہان جاتے ہین -
چوکیدارن - آپ کی کھڑکی کے سامنے دروازہ ہی -
عشرت بیگ - ہمین معلوم ہی -

ہان مگر وہان پر کئی دروازے ہین - جس دروازے کے اوپر دانت کا بُرش ستلی مین بندھا ہوا لٹک رہا ہی اُسمین وہ رہتی ہی -

"سمجھ گئے" -

زینہ پر چڑھتے چڑھتے عشرت بیگ سوچے - یا الٰہی کونسی چیز کڑھاوین بیل کڑھاوین یا بوٹے - گلے کے رومال کڑھاوین - مگر اب کون گلے مین رومال باندھتا ہی - جو پہنے دیکھیے گا ہنسے گا مگر پہننے کے لیے تھوڑے کڑھوائینگے پوچھے گی تو کہدینگے ہمارے یہان کرسی مین اسکا رواج باقی ہی - اجی اُسکو اپنی کڑھائی سے مطلب ہی کہ تمام دنیا کے جھگڑے بکھیڑون سے -

جب تیسری منزل پر پہونچے تو بہت سے دروازے نظر پڑے ایک دروازہ پر ایک بُرش لٹکا ہوا تھا بس اُسی کے سامنے جو گھنٹی تھی اُنھون نے بجائی -

دروازہ خود لطیفن نے کھولا - جب اُسنے حضرت کو دیکھا تو ذرا مسکرائی - ایک سفید چست جاکٹ پہنے ہوے تھی اور کنا دیز کا سایہ - اُسکے بدن پر یہ پوشاک خوب سجتی تھی جامہ زیب انسان جو پہنے اچھا معلوم ہوتا ہی - عشرت بیگ نے سوال کیا - آپ کا نام

بی لطف النسا ہیرنہ ہو اور آپ کاڑھتی ہین -
لطیفن - ”جی ! ارشاد !
عشرت بیگ - ”بی لطیفن“ لاحول ولا قوۃ لطف النسا صاحب میرا مطلب - ابی غرض یہ کہ - لوگ - توبہ توبہ -
لطیفن - خیر گھر کے اندر آجائیے - مین دروازے کے اوپر کھڑے کھڑے گفتگو نہین کرتی
میاں عشرت بیگ توبہ چاہتے ہی تھے - گھر مین جسے پہلے کھڑکی سے جھانکا کرتے تھے داخل ہوئے - گھر مین آرایش کا سامان تو معمولی تھا مگر ہر چیز پاک وصاف - فرش اُجلا اور ایک پلنگ بھی لگا ہوا تھا سفید چادر پڑی ہوئی غرض کہ ہر چیز سے نفاست پائی جاتی تھی -
روایت ہے کہ ایک بڑے نامی مقرر آدمی سے کسی نے پوچھا خوش تقریری کی کیا شناخت ہے - جواب دیا تلفظ - ایک بادشاہ سے کسی نے سوال کیا کہ کون شے ہے کہ جس سے دشمن کے شہر پر قبضہ ہو سکتا ہے - جواب دیا زر - ایک حکیم سے کسی نے پوچھا - عورت کے لیے سب سے بہتر کون زیور ہے - جواب دیا - حیا -
سچ ہے حیا سے بڑھکر عورت کے لیے کوئی زیور نہین مگر سچی حیا اور غیرت ہو -
وہ جوان عورت ایک کرسی عشرت بیگ کے لیے لے آئی اور بالکل بے تکلف بغیر کسی قسم کی ہچکچاہٹ کے اُنکے سامنے بیٹھ گئی -
اب اِنکے حواس باختہ تھے - سب سٹی پٹی بھول گئے - اور اُسنے اپنے بشرے سے ظاہر کیا کہ منتظر اس بات کی کہ وہ اپنا مطلب بیان کرین - اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ انکی بدحواسی بھی پوشیدہ نہ تھی -
عشرت بیگ - بی بی ایک کام کے لیے تمھارے پاس آئے ہین -
لطیفن - خیر کیا کام ہے فرمائیے -
عشرت بیگ - ہان بات یہ ہے کہ ہم نے سُنا تم کاڑھتی ہو -
لطیفن - یہ ٹھیک ہے - آپ کیا کڑھوانا چاہتے ہین -

عشرت بیگ - تمہین معلوم ہی پیری مین لوگ کڑھے ہوے رومال گلے مین باندھتے ہین -
لطیفن - نہین جناب شہر مین تو یہ رواج نہین ہی -
عشرت بیگ - دوپٹہ اگر کڑھا ہوا گلے مین ڈالے -
لطیفن - بالکل متروک -
عشرت بیگ - اچھا اگر دستی رومال کڑھے ہوے ہون تو کیا قباحت ہی -
لطیفن - عورتون کے لیے تو کوئی ہرج نہین - مین کاڑھتی بھی ہون اچھے اچھے وضع کے
پھول رومالون پر بنائے جاتے ہین مگر عورتون کے لیے یہ مخصوص ہی -
اجی واہ کرسی مین (معاف کیجیے گا بندہ کا غریب خانہ اُسی موضع مین ہی) - تو
بی کرسی مین تو ہم نے بڑے بڑے سن آدمیون کو کڑھے ہوے رومال پہنے دیکھا آپ
ہمارے دستے رومال کاڑھ دیجیے جو ہنسے گا ہم کو ہنس لے گا -
عشرت بیگ یہ باتین تو کرتے جاتے تھے مگر لطیفن کے تمام جسم کا جائزہ لے رہے تھے
دل مین کہتے تھے خیر رومال تو یہان کڑھ سکین یا نہین سلسلہ تو شروع ہوا -
تھوڑی دیر کے بعد لطیفن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنسنے لگی انکے رہے سہے ہوش اور
بھی غائب ہوے -
عشرت بیگ - آج تو آپ بڑی خوش معلوم ہوتی ہین -
لطیفن - مین ہمیشہ ہی خوش رہتی ہون -
عشرت بیگ - خیر یہ بتایے کہ اسوقت آپ کیا ہنسین -
لطیفن - اسوقت تو آپ کی باتون پر ہنسی آ گی -
عشرت بیگ - خیر شکر ہی کہ مجھ سے آپ کا دل تو خوش ہوا - الحمدللہ آپ مجھے اپنے دل
مین احمق سمجھتی ہونگی کیون ہی نہ ؟ -
لطیفن - احمق تو مین نہین کہہ سکتی - مگر یہ رومال اوڑھال کا آپ کا حیلہ تھا -
عشرت بیگ - حیلہ ؟ توبہ توبہ رومال کی تو ہمین اشد ضرورت ہی سچ کہتے ہین
لطیفن - خیر یہ طعنہ کسی اور کو دو - تم کسی حیلہ سے یہان آنا چاہتے تھے - اور سب باتین

عشرت بیگ - یہ آپ کو کیسے خیال پیدا ہوا -

لطیفن - وہ آپ مجھے ایسا انجان جانتے ہین، مین آپ سے واقف ہون -

عشرت بیگ - مجھسے -

لطیفن - جی آپ سے یہان سامنے والے ہوٹل مین آپ رہتے ہین اور دن بھر مجھکو گھورا کرتے ہین -

عشرت بیگ - ارے! اور تم بھی اس بات کو دیکھا کرتی تھین -؟

عشرت بیگ خفیف بھی ہوے مگر ذرا تن بھی گئے - وجہ یہ کہ سمجھے اسکا بھی کچھ دل آیا ہی ورنہ یہ بیوجہ کیون دیکھتی رہتی - اسکی بلاسے ہم گھورا کرتے -

لطیفن - جی مین بہت غور سے آپ کے حرکات دیکھتی رہتی تھی - انسان دیکھتا نہین تو کیا آنکھین بند کر لیتا ہی - کل ہی تم نے اس سردی مین دیر تک کھڑکی کھلی رکھی - ناک تمھاری سردی مین نیلی پڑ گئی - میرا جی چاہا تمھارا ذرا منھ چڑھاؤن -

عشرت بیگ بہت شرمندہ ہوے -

لطیفن - مین نے تمھین ذلیل اس جہت سے نہین کیا کہ تمھارے سر مین پٹیان بندھی تھین علیل معلوم ہوتے تھے بیمار آدمی کو آزردہ نہین کرنا چاہیے کہو اب تو مزاج درست ہی -؟

عشرت بیگ - ایک شخص سے مدت سے چشمک چلی آتی تھی ایک روز ہمارے اسکے تلوار چل گئی - ہمین بھی ایک آدھ زخم آگیا -

لطیفن - تو یہ تلوار کے زخم تھے؟ اگر آپ خفا نہ ہون تو پوچھون کہ کیون تلوار چلی - کیا باعث ہوا -

عشرت بیگ - اجی بعضی بات کہنے کی نہین ہوتی - ایک رئیس زادی ہین ان سے ہم سے محبت ہی - بس ایک شخص نے انسے بے ادبی کی ہم نے اسکے کان گرما دیے وہ مقابلے پر آمادہ ہوا - تلوار چل گئی وہ اپنے کردار کو پہونچا اور ہمارے بھی زخم لگے -

لطیفن - تو کہیے کسی معشوق کے پیچھے یہ آپ کی گت ہوئی معلوم ہوتا ہی مین آپ بڑے عاشق تن - کیون نہین - تب ہی مجھپر بھی نظر عنایت ہی - خیر آج آپ نے کیسے تکلیف کی -

عشرت بیگ - آپ نے تو بی بی سب قبول لیا - اب میرے منھ سے کیون بار بار کہلاتی ہو
تم پر جان جاتی ہی - ہمین اپنے غلامون مین سمجھو - اسی لیے آئے ہین -

لطیفن - اتنے سویرے - کیا اسی دُھن مین رہتے ہو - مجھ سے ملاقات کر کے تمھین کیا حاصل ہوگا
کیا تمھارا مطلب ہی کہ مین تمھاری آشنا ہو کے رہون -

عشرت بیگ - نہین یہ تو مین نے نہین کہا -

لطیفن - نہین - مگر شاید تمھارا یہ خیال ہو - عموماً مرد یہی خیال کرتے ہین - جہان کہین کسی
عورت پر ریجھے اور سمجھے کہ یہ ہتے چڑھ جائے گی مگر یہ سمجھ رکھیے کہ یہ آپ کا خیال خام ہی -
اپنا وقت نہ ضائع کیجیے -

عشرت بیگ - بی تمھاری صحبت کیا کم ہی - وقت ضائع کرنا نہین بلکہ کارت لگانا ہی -

لطیفن - یہ آپ کا حسن ظن ہی - مگر انسان انھین لوگون سے ملتا ہی کہ جنکے حالات سے
واقف ہوتا ہی - مین تو آپ کی نسبت کچھ بھی نہین جانتی -

عشرت بیگ - سچ ہی ہر شخص کو یہی واجب ہی - لیجیے سنیے مین امریکا کا باشندہ ہون
مین تاجر تھا مگر اب مین نے کاروبار چھوڑ دیا ہی - میرے پاس کافی سرمایہ ہی - چین سے
زندگی بسر کرتا ہون - اکیلا تن ہی نہ بی بی نہ بچہ -

لطیفن - اسم مبارک -

عشرت بیگ - مجھے عشرت بیگ کہتے ہین -

لطیفن - مسلمانون کا سا نام ہی - امریکا والون کے نام تو انگریزون کے سے ہوتے ہین -

عشرت بیگ - اصل مین بنگالی ہون بنگال مین عرصہ تک وہان بود و باش رہی اسلیے پوری واقفیت میرے
حالات سے ہو گئی - اب مجھے اجازت دیجیے کہ کبھی کبھی حاضر ہوا کرون اور نیاز حاصل کرون

لطیفن - مجھے اب کوئی عذر نہین ہی - مگر یہ یاد رکھیے کہ آپ نے کوئی حال غلط تو مجھ سے
نہین ظاہر کیا ہی - کیونکہ یہ یاد رکھیے کہ مجھے جھوٹ سے نفرت ہی -

عشرت بیگ - اب آپ کو اختیار ہی مین نے اپنا سب حال آپ سے مفصلاً کہہ دیا اب
آپ کو یقین آئے یا نہ آئے - اب آپ مجھے بھی اپنے حسب و نسب سے اطلاع دیجیے -

لطیفن - مجھ غریب کا حسب و نسب ہی کیا ہی - نام لطف النسا ہی - کاڑھنے کا کام کرتی ہون بھوگانون ایک قصبہ ہی وہان کی رہنے والی ہون - غریب آدمیون کی بیٹی ہون ہم تین بہنین ہین - مین سب سے چھوٹی ہون - پہلے میری دو بڑی بہنین شہر مین آئین اس غرض سے کہ یہان محنت مشقت سے کچھ روپیہ پیدا کرین تاکہ ہمارے مان باپ سُکھ سے رہین - مگر اُنھین کامیابی نہ ہوئی اخیر کو بیچاری دونون بہنین پھر گھر کو واپس چلی گئین -

عشرت بیگ - اب تمھاری باری ہی؟ - مجھے تعجب ہی کہ تمھارے مان باپ نے کیسے اکیلا آنے دیا اُنھین ضرور اندیشہ ہوا ہوگا کہ جب تمھاری بہنون کو کامیابی نہین ہوئی تو تمھارے لیے کونسا اُنسے بہتر موقع ہی -

لطیفن - سچ ہی مگر میرا یہی آنے کو بڑا دل چاہتا تھا - مین نے پکا ارادہ کر لیا - اور جب مین کسی بات کا پکا ارادہ کر لیتی ہون تو ختم کرکے چھوڑتی ہون -

عشرت بیگ - دل کی مضبوط ہو معلوم ہوتا ہی -

لطیفن - ہون تو ضرور -

عشرت بیگ - یہ پیرس تمھین پسند آیا کہ نہین -

لطیفن - یون اچھا ہی - مگر ایسا اچھا بھی کیا ہی - یہ درست ہی کہ یہان دل بہلانے کے بہت طریقے ہین - تھیٹر ہین - ناچ گھر ہین - سیر و تماشے کی بہت جگہین ہین روپیہ والون کے لیے سب کچھ ہی - مگر جسکو دن بھر اپنے کمرے مین رہنا پڑے اور شام کو یا تو سلائی کرے یا بہت جی اُکتائے تو کتابین پڑھے اُسکے لیے جیسا پیرس ویسا بھوگانون -

عشرت بیگ - سچ ہی - مگر تم بھی کیون نہین اُن سیر و تماشون سے حظ اُٹھاتی ہو جنکو تمھارا دل چاہتا ہو -

لطیفن - بھلا عورت ذات اکیلی تماشہ اور تھیٹرون مین کیسے جا سکتی ہی -

عشرت بیگ - بیشک نہین مگر کیا کسی نے کبھی تمھین اپنے ساتھ لے جانے کی خواہش نہین ظاہر کی -

لطیفن - کی بھی تو کیا ہر شخص کے مین ساتھ ہو لیتی - ہان اگر ایسا کرتی اور ہر اجنبی سے

اخلاص جڑتی رہتی - کیونکہ یہان تو اکثر جان نہ پہچان - خالہ جی سلام کا دستور ہے - اکثر راہ چلتے مرد ساتھ لگ جاتے ہین اور عشق ظاہر کرنا شروع کرتے ہین - معلوم ہوتا ہی کہ راہ چلتے چلتے یہ عشق کی بیماری انھین پیدا ہو گئی - ایسا کرتی تو سیکڑون دفعہ میلہ تماشون مین ہو آتی مگر مجھے یہ پسند نہین -

عشرت بیگ دل مین یہ سوچ کر نہایت خوش ہوے کہ اب شکار مار لیا ہی - عورت ہی سمجھدار ہر ایک لونڈے کے ہاتھ نہین آتی ہی - پختہ مغز مرد چاہتی ہی ہمارا ایسا -

لطیفن نے کام شروع کر دیا تھا اور صرف نچلا دھڑ اپنے مہمان کا دیکھ سکتی تھی -

عشرت بیگ اُسکا کام دیکھکر کہنے لگے - بی بی تم تو غضب کے پھول بناتی ہو -

لطیفن - آپ بھی جانتے ہین اس کام کو -

عشرت بیگ - ہان ہماری بی بی - تو باہ - بہن ہین - وہ بھی خوب کاڑھتی ہین

لطیفن - کہان ہین امریکا مین -

عشرت بیگ - ہان ہین امریکا مین رہتی ہین -

لطیفن - تو مین اچھا کاڑھتی ہون تو کیا کرامات کرتی ہون - بھوگانون کے کاڑھنے کا کام تو دور دور مشہور ہی -

عشرت بیگ تو تم بھوگانون سے آئی ہو -

لطیفن - اُسی کے قریب ایک مزرعہ ہی - اب فرمائیے - رومال کڑھوائیے گا -

عشرت بیگ ہنسنے لگے - اب تو بی بی تم نے اصل مطلب دریافت کر لیا کاڑھنا کیسا - اصل مطلب تو یہ ہی کہ کبھی کبھی ہمین اپنے پاس آنے دو تمھاری صحبت مین جی بہلے گا اور یہ بھی اجازت دو کہ کبھی کبھی تمھین اپنے ساتھ تھیٹر وغیرہ لے جایا کرون

لطیفن نے غور سے عشرت بیگ کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ نے ٹھیک ٹھیک حال اپنا مجھسے بتایا ہی دیکھیے پھر کوئی اسمین فرق نہ نکلے - آپ کے بی بی تو نہین ہین ؟ -

عشرت بیگ نے بلا پس و پیش کہا نہین بی جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ -

لطیفن - تو تم اس حالت مین میرے پاس آ سکتے ہو - تمھارے اعتبار پر

مین منظور کرتی ہون -
عشرت بیگ - اسوقت تم نے جلا لیا -
سٹیفن - مگر دیکھو بہت آمد و رفت سے لوگ طرح طرح کی باتین جوڑینگے سمجھ بوجھ کے چلنا چاہیے زمانہ ہین -
عشرت بیگ رخصت ہوے - جی مین کہتے جاتے تھے فتح ہی - اب نہین بچتی - بس ایک آدھ دن مین معاملہ فیصل ہی - چین ہی چین لکھتا ہی - تمام دن چارپائی پر پڑے رہتے تھے اب ایک دلبستگی کی صورت تو نکلی -

باب چہارم

اگل پھینکے ہی غیرون کی طرف بلکہ تمر بھی
ای خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

دو ہفتہ اسی طرح سے ہو گئے - عشرت بیگ اکثر اپنی معشوقہ کی ملاقات کو گئے اور روز بروز انکے عشق کو ترقی ہوتی گئی - کیونکہ سٹیفن مین فقط حسن ظاہری ہی نہین تھا بلکہ طبیعت بھی ایسی شوخ پائی تھی کہ انسان اسکی باتون پر مفتون ہو جاتا تھا - کبھی ایک انداز معشوقانہ سے نگاہ غلط انداز جس روز انپر ڈالتی انکی بھوک پیاس اُس روز جاتی رہتی اور نیند کا تو کیا ذکر ہی کیونکہ ابھی انھین کچھ کامیابی اپنے عشق مین نہین ہوئی تھی اور جس قدر دن بڑھتے جاتے تھے اُسی قدر اشتیاق وصل زیادہ ہوتا جاتا تھا - مگر وہی مثل ہی ع

شکل امید تو کب ہم کو نظر آتی ہی
صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہی

ایک دفعہ جرأت کر کے سٹیفن کا ہاتھ پکڑ لیا - اُس شوخ مہ جبین نے فوراً ہاتھ چھڑا لیا اور ہنسنے لگی - ایک روز اور زیادہ شوق چرایا لپٹنے دوڑے اُسنے ایسا دھکا دیا منھ کے بل آرہے - اور بھی انھون نے حرکتین کین ایک روز ران مین چٹکی لے لی - ایک روز بازو سے بازو ملا کر قد اپنا اُسکے قد سے ناپنے لگے مگر اُسنے دونون دفعہ ایسی ڈانٹ

بیتابی کہ ٹھہرانے لگے " میان ہوش کی دوا کرو تمھاری بھی کیا باتین ہین اللہ جانتا ہی پھر کمرہ مین نہ گھسنے دونگی"۔

عشرت بیگ یہ حالت دیکھکے ذرا سوچ مین پڑے۔ یا الٰہی عجب نستر غمزہ کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ ذرا عرصہ لگے گا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ جلد شکار پھنس جائے گا مگر نہین۔ ذرا دقت اُٹھانی پڑے گی مگر ہم بھی تلے بیٹھے ہین۔ یہی نا کہ آج نہین کل۔ پھر کیا ہوا ایسے معاملات مین دن تو لگتے ہی ہین۔ سہل امر تھوڑے ہی۔ دیر آید درست آید۔ ارے میان اگر دل سے منظور نہ ہوتا تو کیون ہمارے ساتھ سیر کو جاتی۔ بات تو کرتی نہین جو تحفہ دو لے لیتی ہی دیکھتی ہی ہم کتنے پانی مین ہین۔ خیر کیا مضائقہ ہی۔ مگر ہی بیرحمی کا سلوک سہ

	دیدارِ مے نمائی و پرہیز می کنی بازارِ خویش و آتشِ ما تیز می کنی	

مگر پھیر کر دن آج نہین کل سہی۔ ایک نہ ایک دن چڑھے گی ضرور ہمارے ہتھے اور جتنا چاہین جھلالین۔

اُدھر مس لطیفن سیر تماشہ تھیٹر ہر جگہ انکے ساتھ جانے کو موجود کہین عذر نہین۔ ناچ گھر کے نام سے تو یہ کوسون بھاگتے تھے۔ نہ لطیفن ہی نے کسی روز اصرار کیا مگر ایک روز انھون نے درخواست کی کہ چلو آج تمھین ہوٹل مین ایک الگ کمرہ لے کر کھانا کھلائین۔ یہ اُسنے منظور نہین کیا۔ "دوشیزے حضرت ہوٹل چلنے مین مجھے عذر نہین ہی ہوٹل کے کھانے سے تو مجھے خود شوق ہی مگر کھاؤنگی وہین جہان اور سب بیٹھ کے کھاتے ہین اور جو یہ تدبیرین آپ سوچ رہے ہین کہ الگ کمرہ لین۔ اور تنہائی ہو یہ فقرہ کسی اور کو دیجئے"۔ عشرت بیگ نے بہت سمجھایا "اجی وہ لطف سب کے ساتھ بیٹھ کے کھانے مین کہان ہی جو تنہائی مین ہی"۔ جہان بھیڑ ہوتی ہی۔ خانساماں بات تک نہین پوچھتے ایک ہو تو اُسکے حکم کی تعمیل کرین پچاس آدمی بیٹھا کھا رہا ہی کس کسکی سنین اور شیشے تنہائی مین مزہ سے بیٹھے ہوے ہین نہ شور نہ غل۔ تمھین معلوم کیا ہی رئیس جتنے ہین جب ہوٹل مین کھانا کھائینگے ہمیشہ علٰحدہ کمرہ لے کر۔

لطیفن ”میں نہ مانونگی تم لاکھ کہو“۔
جب وہ عشرت بیگ کے ساتھ کہین سیر کو جاتی تو اُسکے طرز سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ صرف دل بہلانے کو اُسنے انکی صحبت کو قبول کیا ہے۔ تاکہ چار کو دیکھوں اور چار مجھے دیکھیں۔ ہمیشہ سادہ لباس رکھتی تھی۔ ایک روز عشرت بیگ کو خیال آیا کہ عورتوں کو اچھی پوشاک سے شوق ہوتا ہے آؤ ذرہ کچھ کپڑا تحفہ میں دین شاید اسی طرح اسکے دل میں جگہ ہو۔ اس خیال سے انھوں نے ایک بہت نفیس دوشالہ۔ ریشمی پارچہ اور مختلف چیزیں اُسے بھیجیں سب تحائف قبول ہو گئے۔
اُس دن انھیں ذرا ڈھارس ہوئی شام کو وکٹوریہ کمپنی کے تھیٹر میں اُسے لے گئے اور تماشہ ختم ہونے پر جب گھر پہونچے تو اُنھوں نے چاہا کہ اُسکے کمرے مین داخل ہوں تھوڑی دیر باتیں کرنے کا بہانہ کیے مگر اُسنے پٹ اندر سے بند کر لیے اور بولی ”منہ دھو رکھو۔ چہ خوش“ دن کو آنے دیتی ہون یہ کم نہ ہوا اب زیادہ پیر پھیلاؤ بچہ رہ گئے۔
جب کبھی عشرت بیگ اپنی معشوقہ کو لے کر ٹہلنے نکلتے۔ صدہا آدمی کی نظر اُس پر پڑ لی اور ہزاروں جان و دل سے شیدا ہو جاتے۔ اسوقت انھیں رشک ہوتا تھا کیونکہ انکے ساتھ تو وہ چپ چاپ چلی جاتی۔ مگر جب دیکھتی کہ لوگ گھورتے ہیں تو بے انتہا خوش ہوتی اور خود بھی آنکھ بھر کے اُنکو دیکھتی ہے۔ اور مسکراتی۔ کبھی کبھی پوچھ بیٹھتی وہ گورے گورے سے کون بیٹھے ہوے ہیں۔ وہ کون خوبصورت سے رئیس ہین جنھوں نے تھیٹر مین دوربین آنکھوں مین لگا کے ہمیں دیکھا تھا۔
عشرت بیگ ۔ ”تم یہی ہر وقت پوچھتی رہتی ہو۔ میں کیا تمام دنیا کو جانتا ہوں میں پیرس مین کسی کو نہین جانتا۔
لطیفن ۔ ہان سچ کہا میں بھول گئی تھی تم تو امریکہ سے آئے ہو۔ معاف کرنا سخت افسوس ہے۔
عشرت بیگ ۔ کیون افسوس کا ہے کا ہے۔
لطیفن ۔ اسی کا کہ تم بالکل جانگلو ہو۔ کسی کو نہین پہچانتے۔

عشرت بیگ - کیوں پہچانتے تو کیا تھا -
لطیفن - پھر نہیں نام معلوم ہوتا -
ایک دن ٹھنڈی سڑک پر ایک ادھیڑ آدمی ایک بہت نفیس کوٹ ڈانٹے ہوئے - بڑی شان سے ٹہلتے ہوئے نظر پڑے لطیفن نے اسے پھر سوال کرنے شروع کیے - "دو سنتے ہو جی - یہ بتاؤ کون جا رہے ہیں"
عشرت بیگ "ہونگے کوئی ایسی تیسی میں جا دیں - میں بھی کوئی شہر خبر ا ہوں" -
لطیفن - ہاں تم تو ادھر پاس سے آ رہے ہو - قصور ہوا پوچھا -
جب عشرت بیگ شام کو گھر لوٹے تو سوچنے لگے - یہ لطیفن ہر شخص کا نام کیوں پوچھتی ہیں - نام کی انھیں کیا کھوج رہتی ہے - دنیا ہے ہر طرح کے لوگ ہیں پھر ہر ایک سے مطلب - مزاج میں چلبلا پن بہت ہے - کوئی گھورتا ہے تو کیا مجال کہ نظر نیچی کرے - برابر سے گھورینگی - مگر اور کوئی آوارگی نہیں پائی جاتی کیونکہ ہم سے تو روزمرہ کا ساتھ رہتا ہے - خیر معلوم ہوتا ہے کہ سیر کو فقط جی بہلانے جاتی ہے - سینکڑوں میں انتخاب ہزاروں میں لاجواب ہے - واللہ جس وقت میرے ساتھ ہوتی ہے سینکڑوں آدمی گھورا کرتا ہے - سرو قد نازنین - بھلا کون انسان ہے جو اسے پیار کی نظر سے نہ دیکھتا ہوگا - یہاں تو بھوک پیاس دونوں رخصت ہوتی جاتی ہیں - ایک مدت سے جی بھر کے سوئے تک نہیں - خیر نیند کا تو علاج ہی کرنے آئے تھے مگر اب تو بلے بید ہو چلے - کہیں ایسا نہو کہ اُلٹے اس لیے کہ بدن درست ہو سڈول ہو جاوے تو نحیف جانے - کہیں بالکل میاں مجنون بن کر نہ گھر لوٹیں -
ایک روز عشرت بیگ اپنی معشوقہ کے یہاں بیٹھے خوش گپیاں اڑا رہے تھے اور خوشامدیں کر کے رجھانے کی فکر میں کر رہے تھے اور وہ چپ چاپ سُننے جاتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ کسی اور دھیان میں تھے - کہ اس عرصہ میں باہر سے معلوم ہوا کسی نے دروازہ کھٹ کھٹایا -
عشرت بیگ - معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دروازہ کھٹ کھٹا رہا ہے -
لطیفن - مجھے بھی شک سا ہوا -
عشرت بیگ - کوئی آنے والا ہے -

لطیفن - نہین اطلاع تو کسی کے آنے کی نہین - مگر کوئی آ جا دے تو کیا اچھا - جس روز تم آئے مجھے کون تمہارا انتظار تھا -

عشرت بیگ - ٹھہر و پھر آواز معلوم ہوتی ہے - اسی دروازہ پر کوئی کھٹ کھٹا رہا ہے -

لطیفن - چلے آؤ دروازہ مین کنجی اٹکی ہوئی ہے - کھول لو -

لطیفن کا قاعدہ تھا کہ عشرت بیگ جب آتے تھے تو دروازہ بھیڑ دیتی تھی مگر چابی دروازہ مین اٹکائے رکھتی تھی کہ جسمین یہ نہ کوئی سمجھے کہ دروازہ بند کرکے بیٹھے ہین - ادہ اہتمام کرتے - اتنے مین دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر آیا - کوئی بیس برس کا سن ہوگا بلکہ اس سے بھی کم جسم انتہا درجہ کا خوبصورت اور سڈول - بالکل لونڈا معلوم ہوتا تھا - آنکھین ایسی بڑی بڑی کنجی کنجی پیاری معلوم ہوتی تھین کہ نظر ہٹانے کو جی نہین چاہتا تھا - بالکل معلوم ہوتا تھا کہ کسی حسین عورت کی آنکھین ہین - مردکی نہین - ذرا ذرا سین بھیگتی تھین مگر پیشانی صاف اور بھورے بھورے بال دونون طرف کندھون تک لٹک رہے تھے معلوم ہوتا تھا کہ عورتون کے بالون کی طرح حجام نے انکو کبھی چھوا تک نہین ہے -

صورت سے جوان رعنا معلوم ہوتا تھا - میانہ قد تھا - جسم چھریرا تھا - پوشاک کی قطع یہ تھی کہ نہ شہری معلوم ہوتی تھی اور نہ بالکل دیہاتیون کی سی - موٹے کپڑے کا سیاہ پتلون پہنے تھا اور اس پر گیٹر چڑھائے تھا - مخمل کی صدری پہنے تھا اور اسمین چمکتے ہوے بٹن تھے - ایک شکاری کوٹ پہنے ہوے تھا جسمین سمور لگے ہوے تھے - ایک چھوٹی سی چوڑے کنارہ کی ٹوپی ہاتھ مین لیے تھا - اور موٹا سا ڈنڈا ہاتھ مین تھا - دروازے پر سے آواز دی - بی بی لطیف النسا یہان رہتی ہین -

آواز کے سنتے ہی لطیفن دوڑ پڑین "محبوب - ارے محبوب ہین" یہ کہکر دروازہ کی طرف جھپٹی پہلے دونون ہاتھ تھام لیے - پھر سر پر ہاتھ پھیرا - کئی دفعہ گلے سے لگایا - خوب زور سے پیار کیا - "پیارے محبوب تمہین دیکھکر کیسی خوشی ہوئی"

جوان نے جواب دیا - "لطیفن تمہین بھلا کیا خوشی ہوئی ہوگی جو مجھے ہوئی - لوگ کہتے تھے بہرین بڑا بھاری شہر ہے - یہ سوچتا تھا کہ تمہارا اتنے بڑے شہر مین پتہ ملے گا کہ نہین ملے گا -

عشرت بیگ بیٹھے بیٹھے سُن رہے تھے مارے حسد کے چہرے کی رنگت بدلی ہوئی تھی - دل مین کہہ رہے تھے - کیا مزے سے پیار کر رہی ہے - اور دیکھو ابتداخود لطیفن ہی نے کی ہم ابھی تک پس وپیش ہی مین رہے اور یہ بچہ گلے بھی لگا چکے - ہم سے بھی خوش قسمت ہے -

لطیفن ہاتھ پکڑ کر اُس نوجوان کو عشرت بیگ کے پاس لائین اور اُنسے یہ کہکر تعارف کرایا "ہم یہ بچپن کے دوست ہین - ساتھ کھیلا کرتے تھے" کیون محبوب کھیلتے تھے کہ نہین -

محبوب - ہان لطیفن مدتون کھیلے -

عشرت بیگ دل مین کہتے جاتے تھے - خیر بچپن مین کھیلے سو کھیلے - اب تو کمبخت تو یہان سے دفان ہو - بھلا اسکے ہوتے ہمین کب ظالم پسند کرے گی - پھر لطیفن سے مخاطب ہوے "کیون یہ صاحبزادے، تمھارے ہی وطن سے آتے ہین نہ -

لطیفن - ہان ہمارے وطن سے تو آتے ہی ہین - کیون محبوب گانون سے آرہے ہو نہ -

محبوب - ہان بی لطیفن رات ہی کو تو پہونچا - شہر کے باہر جو سراے ہے اُسمین ٹکا ہون -

لطیفن - "اور - ابا جانی - اما - آپا - کریمن بہن سب کیسے ہین - خدا کے لیے سب کا حال تو مفصل بتاؤ -

محبوب - سب خیریت سے ہین سب نے کہا ہے کہ ہماری طرف سے لطیفن کو پیار کرنا -

لطیفن - اچھے محبوب تم ضرور اُنکے کہنے کی تعمیل کرو -

محبوب پھر اُٹھا اور لطیفن کو گلے سے لگا کر پھر خوب زور سے پیار کیا -

عشرت بیگ کو پھر وحشت ہوئی - یا الٰہی یہ دن بھر جو ماچا ٹی ہی ہوا کرے گی وہ ہماری تقدیر اِتنے دن آتے ہو گئے ہم نے نہ کبھی پیار کیا - اور اس گبرو کو چمٹائے کھڑی ہی چھوڑنے کا نام ہی نہین لیتی - خیر ہم اور چال چلینگے -

جب محبوب پیار سے فارغ ہوے تو لطیفن نے پاس اپنے بٹھایا اور کہا "کیون محبوب بہن نے کچھ ہمارے لیے بھیجا ہے" -

محبوب - ہان لطیفن مین بھول گیا تھا - کریمن نے تمھین خط دیا ہے - میری جیب مین ہے -

لطیفن - تو محبوب جلدی سے دو خدا کے لیے -

لطیفن نے جلدی سے محبوب کے ہاتھ سے خط لے لیا اور دوسری کھڑکی کے اوٹ مین بیٹھکر پڑھنا شروع کیا۔ عشرت بیگ اُس جوان سے مخاطب ہوے۔

عشرت بیگ۔ کہو میان پیشتر کبھی شہر آئے تھے۔

محبوب۔ نہین جناب یہ اول مرتبہ ہی۔

عشرت بیگ۔ کیا یہان قیام کا ارادہ ہی۔

محبوب۔ نہین جناب اماجان سے چار روز کو پوچھکر آیا ہون۔ پنجشنبہ کو واپس جاؤنگا۔

یہ سُنکر عشرت بیگ کی ذرا تسلی ہوئی سمجھے تھے یہ جوان یہین روز ڈٹا رہے گا۔ بہت عنایات سے سوالات کرنے لگے۔

عشرت بیگ۔ کچھ کاروبار کرتے ہو۔

محبوب۔ ہمارے یہان بھیڑون کا روزگار ہوتا ہی۔ ابا بینڈھے بھی پالتے ہین۔

عشرت بیگ۔ واہ بڑا اچھا روزگار ہی بھئی۔ پہلے پہل زمانہ مین سب یہی کرتے تھے۔ اب ہم لوگ فقط گوشت کھانا جانتے ہین۔ ترقی نسل مویشیان کی فکر نہین کرتے۔

اس عرصہ مین لطیفن نے بھی خط پورا پڑھ لیا جسکے مضمون سے معلوم ہوا کہ اُسے بہت کچھ طمانینت ہوئی۔ عشرت بیگ کی اس امر کے دریافت سے کہ محبوب تھوڑے ہی دن کو آیا ہی بہت کچھ تشفی ہوئی۔ آخر انھون نے رخصت ہونا چاہا اور چلتے وقت کہنے لگے۔ لو بی لطیفن اب ہم رخصت ہوتا ہون جی کھول کے اب اپنے ہم وطن اور بچپن کے یار سے مل لو میدان خالی ہوا جاتا ہی۔

لطیفن بولین آپ کی عنایت۔ نوازش۔

عشرت بیگ دل مین بڑے متفکر تھے کہ اتنے دن ایڑیان رگڑین مگر مطلب برآری معلوم معاملہ آگے چلتے ہی نہین پاتا۔ اس شوخ کے دل مین ذرا سی بھی توجہ نہین ہوئی۔ ہنوز روز اول ہی۔ مطلق لگاوٹ نہین کرتی۔ اب طبیعت روز بروز پریشان ہو چلی۔ محبوب نے کم سے کم پانچ چھ دفعہ گلے سے لگایا ہوگا۔ دیکھیے ہماری کب باری آتی ہی۔

باب پنجم

جوان صالح

دوسرے دن دوپہرکے وقت عشرت بیگ پھر لطیفن کے ہان پہونچے وہان کیا دیکھتے ہین کہ لطیفن تو اپنے کام مین مشغول ہی اور میان محبوب گردن جھکائے ایک کونہ مین خاموش بیٹھے ہوے ہین - ہان لطیفن کی محبت آمیز نظر کبھی کبھی اُنپر پڑتی ہی -

عشرت بیگ پوچھنے لگے کہ میان محبوب صاحب کل کہان کہان کی سیرین کین کون کون سا حصہ شہر کا دیکھا -

محبوب - اجی کہین نہین ذرا عجائب گھر تک گیا تھا اُدھر جہان جانور پلے ہوے ہین مگر مجھے تو ان شیر اور چیتون سے گھر کی بھیڑین اور بکریان اچھی معلوم ہوتی ہین - سمجھ مین نہین آتا کہ ان موذی جانورون کے واسطے تو ایسے ایسے عالی شان مکان بنے ہوے ہین اور ہماری بھیڑ بکریون کے واسطے کوئی چھپر بھی نہین ڈالتا -

عشرت بیگ - صاحبزادے بات یہ ہی کہ شیر اور چیتون کے لیے مکان اس لیے بنائے گئے ہین کہ لوگ انسے ڈرتے بھی تو ہین کہ اگر خالی چھوڑ دین تو سیکڑون کو وہ زخمی رو تر کیا کرین - بھیڑ بکری سے کسکو اندیشہ ہی جو اُنکے واسطے کٹہرہ بنائے جا ئین - پھر بھیڑ بکریون کو یہ کتنی آسانی ہی کہ آزاد جہان چاہتی ہین پھرتی ہین -

محبوب - مگر جناب بیچاری بھیڑون کو پیٹ بھر گھاس بھی نہین ملتی اور یہ کمبخت بلا مشقت سیکڑون مین گوشت کھا جاتے ہین -

عشرت بیگ - اسکا باعث یہ ہی کہ لوگ ڈرتے ہین کہ بھوکے رہینگے تو یہ اور گرجینگے میان محبوب اب تم شہر آئے ہو تو بلا تھیٹر دیکھے نہ جانا -

محبوب - تو لطیفن بھی ساتھ چلینگی -

لطیفن - اور کیا - ہم کو تم کو دونون کو عشرت بیگ لے چلینگے -

عشرت بیگ دل مین کہنے لگے کیون نہین - حلوائی کی دُکان اور دادا جی کا فاتحہ - میان محبوب

اکو نہ لے چلینگے تو اور کسے لے چلینگے مگر چیہ لطیفن کے طفیل مین یہ لونڈا بھی دیکھ لے گا۔
لطیفن بولین کیو ان جی تمہین دونون کو لے چلو گے نہ۔
عشرت بیگ۔ بولے۔ بات ہی کیا۔ کب عذر ہوا کسی بات مین جواب ہو گا۔ ہمین تو تمہاری رضامندی سے غرض ہی۔
لطیفن۔ صرف یہ خیال تھا کہ آپ کے بیفائدہ دام خرچ ہونگے۔
عشرت بیگ۔ اجی واہ۔ یہ کتنی بڑی بات ہی۔ یہان تمھارے واسطے جان تک دینے کو حاضر ہین۔ یہ بات ہی کیا ہی۔
یہ باتین رازونیاز کی سُنکر محبوب کسی قدر متعجب ہوے۔ مگر لطیفن انکی یہ کیفیت دیکھکر بے اختیار ہنس پڑی اور کہنے لگی کہ مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بڑے سرکس مین چلین کیونکہ اسمین تماشہ اور ناچ دونون کا لطف آئے گا۔ اور محبوب سے بولی کیون محبوب ہی تمھاری بھی راے یا نہین۔
محبوب نے بھی اس راے سے اتفاق کیا اور یہ بات قرار پاگئی۔
عشرت بیگ نے خیال کیا کہ جسقدر لطیفن اس نوجوان پر فریفتہ ہی اُسقدر اُسکی طرف سے اظہار محبت نہین ہی۔ خیر یہی غنیمت ہی۔
دوسرے روز عشرت بیگ لطیفن اور محبوب دونون کیلے کرشاہ مینا کے قریب والے میدان مین جہان سرکس کا تماشہ ہوتا تھا پہونچے۔ یہ بہت مشہور سرکس تھا۔ اور ہزارون آدمیون کا روز ازدحام لگا رہتا تھا۔ اسمین کئی حسین اور کم سن مسین ہر تماشہ کے ختم ہونے پر یورپین طریق سے ٹانگین اُچھال اُچھال کر ناچتی تھین انکے تماشے کا لباس جو کہ نہایت باریک تھا عجیب کیفیت پیدا کرتا تھا۔ اور سیکڑون شوقین آدمی دوربین لگا کر انکی طرف دیکھتے تھے مگر میان محبوب ایسے شرمیلے تھے کہ انھون نے اپنا مُنہ پھیر لیا اور آنکھین نیچی کرلین۔
عشرت بیگ نے کہا۔ محبوب تم تماشہ دیکھنے کیا آئے ہو جو وقت کہ لطف کا ہی اُسوقت تو تم آنکھین نیچی کر لیتے ہو۔
محبوب بولے جناب مجھ سے ان عورتون کے سامنے آنکھ نہین کی جاتی جس وقت یہ ابھی

ٹانگین اُچھالتی ہین مجھے ازحد شرم معلوم ہوتی ہی۔
عشرت بیگ نے خیال کیا کہ ایسے شرمیلے لونڈے سے ایسا موقع اندیشہ کا نہین ہوسکتا مگر مشکل یہ ہی کہ لطیفن اسپر جان دیتی ہی۔ اگر اس سے نصف التفات ہم پر کرتی تو کیا پوچھنا تھا۔ مگر کہین یہ لونڈا یہان سے ٹلے تو مطلب برآری ہو۔ اپنی بھیڑ بکریون ہی مین یہ رہے تو اچھا ہی

عشرت بیگ کی اتنی آرزو تو جلد پوری ہوئی یعنی شنبہ کے روز محبوب اپنے گھر کو رخصت ہوے۔ لطیفن نے دو خط اپنی بہنون کے نام دیے اور بہت تاکید کی کہ والدین کی خدمت مین میری طرف سے آداب کہدینا۔

محبوب کا دل بھر آیا۔ اور بہت مصر ہوے۔ لطیفن تم خود کیون نہین گھر چلتین۔ چلو ہم تم ساتھ ہی چلین۔ یہان شہر مین کیا رکھا ہی۔ ہمین تو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ تمھین کیا شہر اچھا معلوم ہوتا ہی۔

لطیفن۔ اچھا معلوم ہونے کی بات نہین ہی محبوب۔ ایک ایسا ہی امر ہی کہ جسکی وجہ سے مین یہان رہنے کے لیے مجبور ہون۔

محبوب۔ تو کتنے عرصہ تک یہ تمھین مجبوری رہے گی۔

لطیفن۔ اللہ جانے کتنے دن لگینگے مگر یہ سمجھ لو کہ جس دن یہان سے چھٹ کر ابا اور اما کو دیکھونگی سمجھونگی کہ نئے سر سے جنم لیا۔

محبوب۔ اور جسدن کہ مین پھر تم سے ملونگا سمجھونگا کہ گنج قارون مل گیا۔

لطیفن۔ زبانی داخلہ یا دل سے۔

محبوب۔ خیر کہنے سے کیا حاصل ہی۔ اسوقت کوئی دل سے پوچھے کہ جدائی کس قدر شاق گذر رہی ہی۔

لطیفن۔ خیر خدا ہنسی خوشی پھر ملائے گا اگر تمھاری محبت سچی ہی تو دیکھ لینا ایک روز ضرور مل رہینگے۔

محبوب سے نہ رہا گیا بے اختیار رونے لگا اور کہنے لگا کہ اس قول کے سہارے تو مین

جی رہا ہون - اور پھر گلے مل کر رخصت ہوا مگر معلوم ہوتا تھا کہ دل وہین چھوڑے جاتا ہی اور کوئی شخص کھینچے لیے جاتا ہی -

تھوڑی دیر مین عشرت بیگ تشریف لائے لطیفن کو سنجیدہ پا کر پوچھنے لگے "آج اسقدر سُست کیون ہو" میان نجو یا ان صاحب تشریف لے گئے -

لطیفن نے آہ سرد بھر کر کہا ہان مجھے رشک آتا ہی کہ محبوب تو ابا اور اماکو دیکھیگا اور مین اُنکے دیدار سے محروم رہونگی -

عشرت بیگ - کیا کچھ - اب سوا ے تمہارے والدین اور خفیر دلہن کے گلہ کے اور میان محبوب وہان دیکھینگے ہی کیا - شہر تھوڑا ہی ہی کہ ہزارون تفریح کی جگہین موجود ہین - ہر فن کی قدر ہی - زندگی شہر کی ہی قصباتی کمبخت جیتے کیا خاک ہین -

لطیفن - یہی ہر شخص سمجھے تو آدھی دنیا کس طرح جیے - میرا تو خیال یہ ہی کہ زندگانی کا لطف یہ ہی کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہو اُنکے قریب رہے چاہے شہر ہو یا گاؤن ہو -

پائے در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان

انسان کی ہوا وہوس کی کوئی انتہا نہین ہی - اپنی طبیعت کو انسان قابو مین رکھے -

عشرت بیگ - اخاہ آپ تو اسوقت فلسفہ چھانٹنے لگین - حکما کا خیال ہی کہ قصبات کے لوگ اپنے عقائد مذہبی مین بھی زیادہ پکے ہوتے ہین اور انس کا مادہ اُن مین بہ نسبت شہر کی مخلوق کے زیادہ ہی - مگر ہمین تو شہر پسند ہی - رہا انس کا مادہ اگر تم ذرا کج خلقی چھوڑ دو - مگر تم اور ہی کچھ سوچ رہی ہو - سُنتی بھی ہو کہ مین کیا کہہ رہا ہون -

لطیفن - مجھ سے کچھ کہہ رہے تھے ؟ -

عشرت بیگ - نہین دیوار سے کہہ رہا تھا - تم کو میان محبوب کی جدائی کا غم ہی تمہارے حواس بجا کہان ہین - مگر خیر کل اتوار ہی - چلو ذرا دل بہلا آئینگے - کل چلو ہوٹل مین -

لطیفن - میرا بھی جی چاہتا ہی -
عشرت بیگ - تو کل ہم تمھین پانچ بجے لینے آئینگے تیار رہنا - رستم جی کے ہوٹل چلینگے قندھاری بازار کے قریب ہی - اسوقت تم اُداس ہو تمھارے پاس بیٹھنا بیکار - لو خدا حافظ -
عشرت بیگ خوش خوش کہتے ہوے چلے " اب کیا ہی میدان خالی ہی - خانساماں سے کہ رکھینگے کوئی خالی کمرہ تیار رکھے گا - البتہ خرچ ہوگا اچھا خاصہ - پھر ہو "

باب ششم

دوسرے روز ٹھیک پانچ بجے عشرت بیگ وعدہ پر پہونچے - لطیفن کو تیار پایا مگر اُداسی چہرہ پر باقی تھی -
عشرت بیگ - آتنا رنج کا ہے کا - تم تو پہچان نہین پڑتین - وہ شگفتگی ہی چہرہ پر نہین ہی وہ چلبلاہٹ کہان جاتی رہی -
لطیفن - کیا کہین کیا سوچ ہی - صرف محبوب ہی کا خیال نہین ہی -
عشرت بیگ - پھر اور کیا ہی - ہمین بھی بتاؤ -
لطیفن - بتا ہی تو نہین سکتی -
عشرت بیگ - خیر چلو کھانا تو کھائین -
دونون ہوٹل مین داخل ہوے - زینہ پر قدم رکھا تھا کہ تین شخص کمرہ سے نکلتے ہوے ملے - یہ حضرات سب غایت درجہ مسرت کی حالت مین معلوم ہوتے تھے اور یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ پورے سرور مین ہین - ایک نے اُنمین سے عشرت بیگ کو بھی تاڑا - بےتکلفی سے اُنکے پیٹ مین اُنگلی گڑو کر کہا " ہین عشرت بیگ تم یہان کہان - ارے میان پیرن آئے اور ہم سے ملے تک نہین "
عشرت بیگ بہت ہی گھبرائے " آہا محمد حسن ہین - سلام بھئی - ہو تو خیریت سے نہ - اچھا بھائی خدا حافظ " یہ کہکر یہ چاہتے تھے کہ لطیفن کو لے کر نکل چلین - مگر محمد حسن صاحب

ملنے والے تھے " یہین یا وحشت اسقدر بیتابی کیا ہی" یہی دوستانہ برتاؤ ہی - ارے میان دو باتین تو کرلو - یہ کرسی سے کب آئے تم گھر کے لوگ بھی یا تم ہین - بھاگے کہان جاتے ہو تم سے ایک امر مین کچھ مشورہ کرنا ہی - واللہ اسوقت تم سے اتفاقیہ ملاقات ہو گئی - کھو اب شہر کا کیا حال ہی ڈاکٹر سے تم صلاح لینے والے تھے - اب گھر کے لوگون سے بناؤ ہو گیا نا اور یہ کون بی صاحب ہین - واللہ جو اسوقت تمھاری بی بی دیکھ لین نا تو تنی بے بھاؤ کی پڑین کہ یاد کرو"-

عشرت بیگ عجب مشکل مین تھے - جی چاہتا تھا کہ محمد حسن کا منھ نوچ لین - ہاتھ چھڑا کے آگے بڑھے " بھئی محمد حسن معلوم ہوتا ہی تم اسوقت اپنے آپے مین نہین ہو - کیا خرافات بک رہے ہو - ہم لوگ تو ہین بھوکے نہ ہم نے کچھ کھایا ہی - نہ ان بیچاری نے کچھ کھایا ہی اور کئی دوست ہوٹل مین منتظر ہین یہ کونسا موقع مشورہ کا ہی - ایسا ہی کوئی اہم معاملہ ہی تو مین خود تم سے آکر ملونگا - یقین مانو ضرور آؤنگا - وہین نخاس مین ٹھہرے ہو نا خیر - وہین تم سے ملینگے - اب اسوقت خدا کے واسطے پیچھا چھوڑو" یہ کہکر لطیفن کو لے کر آگے بڑھے -

یہان محمد حسن نے چلانا شروع کیا " اچھا بچہ الگ ہی الگ" جاتے کہان ہو - رہو تو بچہ - کرسی پہونچ کے تمھارے گھر مین نہ کہلا بھیجا تو محمد حسن نہ کہنا -

بی لطیفن چپ سب سن رہی تھین - انھین عشرت بیگ کی حالت زار دیکھکر ترس آرہا تھا یہانتک کہ دونون کھانے کے کمرے مین پہونچے - عشرت بیگ اور خانساماں کے ساتھ گانٹھ تو پہلے ہی ہو چکی تھی اب ظاہرا دکھانے کو بولے -

عشرت بیگ - خانساماں کھو کہین ہم لوگون کے لائق بھی جگہ ہی"-

خانساماں "حضور اسوقت تو کہین اور جگہ نہین ہی - ہان ایک سڑک کی طرف خالی کمرہ ہی کہیے تو اسمین میز لگا دون" اتوار کے دن حضور پہلے سے خبر دیتے تو سب سامان تیار رہتا"

عشرت بیگ نے لطیفن کی طرف دیکھا - لطیفن بولین " جلدی کیا ہی - یہ لوگ کھاتے ہی

تھوڑے رہینگے خالی ہی ہو جائے گا۔ جب تک چلو بنارسی باغ مین ٹہلین لوٹتے وقت یقین ہی بڑے کمرہ مین جگہ مل جائے گی ۔

عشرت بیگ بولے جیسی مرضی تمہاری۔ محمد حسن سے جس وقت سے ملاقات ہوئی ہی اُسوقت سے بیچارے بہت ہی چھپے ہوے تھے ۔ مگر انھون نے چلتے وقت خانساماں کو بھی اشارہ کیا اور بنارسی باغ پہونچے۔ پانی تھوڑا تھوڑا برس رہا تھا مگر تب بھی بہت لوگ باغ مین موجود تھے ۔ یہ لطیفن کو لے کر ایک بنچ پر بیٹھ گئے ۔ تھوڑی دیر کے بعد لطیفن بولین ”تم تو بتاتے تھے کہ مین امریکہ کا رہنے والا ہون۔ یہ تمہارے کرسی کے ہموطن کہان سے نکل آئے“۔ اب اسوقت آپ چپ کیون ہین“

عشرت بیگ چپ کیا ہون۔ اتنا غصہ معلوم ہوتا ہی مردک پر کہ جسکی حد نہین ۔

لطیفن ۔ کیون ۔

عشرت بیگ ۔ اجی بات یہ ہی کہ وہ مسخرہ اُسوقت اپنے آپے مین تو تھا نہین پہچانا تو اُسنے ضرور نام ٹھیک بتایا مگر ایک اور دوست ہین تقی علی وہ البتہ کرسی مین رہتے ہین اور اُنکے بی بی بچے بھی ہین بس نشہ مین اُسے تقی علی کا دھوکا ہو گیا ۔

لطیفن ۔ سچ ہی تم مجھے ایسا گیا سمجھتے ہو ۔

عشرت بیگ ۔ توبہ توبہ تم بڑی سمجھ دار ہو مگر تم اُس بھلوے محمد حسن کو کیا جانو اُسکے اسی قسم کے حرکات ہین ۔ بس پی لیتا ہی اور جو جی مین آتا ہی بکنے لگتا ہی ۔ بھکی بھکی باتین کرتا ہی ۔

لطیفن ۔ جاؤ بھی سب حال کھل گیا ۔ امریکہ کے رہنے والے ہین ۔ ساری باتین تو فرانسیسیون کی موجود ہین ۔ مین کہتی ہون تم عمر بھر کبھی امریکہ گئے بھی ہو تو مین شرط بدلتی ہون یہ اتنا جھوٹ تم کیون بولتے ہو۔ خیر ادر تو جو کچھ تمنے بکا اچھا کیا مگر یہ تو بتاؤ کہ اپنے آپ کو لنڈورا کیون بتایا بی بی بچہ ہوکر اُنسے صاف انکار۔ لعنت ہی تم پر ۔

عشرت بیگ سوچے حال کھل گیا ۔ صدہا گالیان دل مین محمد حسن کو دین ۔

عشرت بیگ ۔ بی لطیفن بات تو یہ ہی کہ فرض کرو کہ ہم سچ سچ حال کہہ دیتے تو پھر تم ہم سے ملاقات رکھتین

لطیفن - کیون نہ رکھتی بلکہ میری نظر مین تمھاری قدر زیادہ ہوتی - مین کہتی کہ سچا آدمی ہے مگر یہ جیتے جی تم نے بی بی کو کیون مار ڈالا وہ بیچاری تو دن رات تمھارے سوچ مین ہو گی اور میان کا یہ حال ہی کہ جیتے جی اُسے کوس رہے ہین -

عشرت بیگ - واہ سوچ مین ہونگی - سوچ ہوتا تو ہمین آنے کیون دیتین ارے ہم دونون ایسے ہی ہین -

لطیفن - یہ بھی اُنھون نے کہدیا ہماکہ وہان جاکر تم اپنے تئین بن بیاہا بتانا -

عشرت بیگ - یہ تو صاف طور سے نہین کہا - مگر جب مرد تنہا کہین جائے گا تو کہان تک پارسائی سے بسر کرے گا - انسان پھر انسان ہی -

لطیفن - بس اسکا ذکر ختم کیجیے -

عشرت بیگ - تم نے خود ہی چھیڑا - یہ چرچا ہی فضول ہی - لو پانی برسنے لگا -

لطیفن - چلو ہوٹل چلین اب کھانے کا کمرہ خالی ہو گیا ہوگا -

ہوٹل پہونچے تو خانسامان نے پھر وہی کہا کہ کھانے کا کمرہ تو خالی نہین ہی ایک اور کمرہ علحدہ خالی ہی - جلدی بتایے ورنہ وہ بھی رُک جائے گا -

لطیفن نے کہا خیر اگر اور کہین جگہ نہین تو چلو اُسی کمرہ مین چلین -

میان عشرت بیگ نے منھ مانگی مراد پائی - خانسامان دونون کو ایک چھوٹے سے سجے سجائے کمرے مین لے گیا - کمرے مین دو آدمیون کے لیے برتن لگے ہوے تھے - لطیفن نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہان پہلے ہی سے کسی نے انتظام کر رکھا ہی" عشرت بیگ بولے کر رکھا کیا معنے - ہوٹل مین ہر وقت سامان تیار ہی رہتا ہی -

لطیفن - مگر یہ کس نے کہدیا تھا کہ دو ہی آدمیون کا کھانا ہونا چاہیے -

عشرت بیگ نے کہا کہ شاید یہ کمرہ دو ہی آدمیون کے لیے مخصوص ہو"-

لطیفن بولین "دو کے لیے ہو یا چار کے لیے ہو - کھانا جلدی منگاؤ بھوک کے مارے جان نکلی جاتی ہی"

عشرت بیگ - جو کہو منگاؤن -

لطیفن - جوتیا رہو -
عشرت بیگ نے بہت عمدہ عمدہ کھانے منگائے - اور بہت نفیس شراب کے لیے حکم دیا -
لطیفن کے ساتھ ایک ہی کوچ پر بیٹھنے لگے -
لطیفن - بس اسی سے تو مجھے نفرت ہے - اور تم کو عادت ہے کہ وہی بات کرتے ہو جس سے مجھے چڑھ ہے - دیکھو مین کچلی جاتی ہون - لدو نہ - اس چلبلے پن سے کیا فائدہ - سامنے والی کرسی پر بیٹھو تو آدمی کچھ بات کرے -
عشرت بیگ وہان سے اُٹھکر کرسی پر مجبور اُجا بیٹھے - مگر دل مین کہتے جاتے تھے اور تھوڑی پر سہی ذرا شراب کا نشہ ہونے دو - پھر دیکھ لینگے -
لطیفن نے کھانا خوب ڈٹ کے کھایا مگر شراب برائے نام پی - عشرت بیگ اصرار کرتے رہے مگر وہ ٹالتی رہی -
عشرت بیگ - تم تو پیتی ہی نہین ہو یہ اسقدر شراب کیا خراب ہوگی -
لطیفن - خراب کیون ہوگی جب کوئی چھوئے گا نہین تو کیون خراب ہوگی -
عشرت بیگ بہت ہی خفا ہوے - اُسی عرصہ مین دو چار گلاس خود لنڈھالے اور دست درازی شروع کی - لطیفن پھر بگڑ بن -
لطیفن - وہ معلوم ہوتا ہے - موئی کمینی عورتون مین تمھاری اوقات بسر ہوئی ہے - بھلے مانسون مین دھینگامشتی کی عادت نہین ہوتی - چلو ہٹو ہوش مین آؤ - ہان سنو تو سہی - تمھاری بی بی صورت شکل کی کیسی ہین -
عشرت بیگ - جیسے آدمی کے آنکھ کان ناک ہوتے ہین ویسے ہی اُنکے بھی ہین - تمھاری ایسی حسین تھوڑے ہی ہین - تمھاری ایسی ہوتین تو ہم تمھاری اتنی خوشامد کیون کرتے -
لطیفن - آنکھین کیسی ہین - کالی کالی یا کنجی کنجی -
عشرت بیگ - نہ کالی ہین نہ کنجی - بالکل سبز - بلی کی ایسی -
لطیفن - بلی کی سی آنکھین - توبہ -
عشرت بیگ - وہ اُنکی آنکھین کیسی ہی ہین - تم تو چشم بددور آہو چشم ہو -

لطیفن - اچھا یہ بتاؤ - دانت کیسے ہین -
عشرت بیگ - کسکے دانت -
لطیفن - تمھاری بی بی کے اور کسکے -
عشرت بیگ - اب کیا بتاؤن - دانت اُنکے ہین کہان - تم مجھے بیفائدہ تنگ مت کرو -
تم اُنکا ذکر کیون باربار کرتی ہو -
لطیفن - ہمین اچھا معلوم ہوتا ہی -
عشرت بیگ - سُنو اجی بی بی ہونگی جہان ہونگی ہمین مطلق اسکی پرواہ نہین ہی -
لطیفن - تمین پرواہ ہی تو مجھے کیا نہین ہی تو مجھے کیا -
عشرت بیگ کچھ سمجھے نہین - مگر پھر خیال آیا شاید لطیفن کا مطلب یہ ہی کہ مجھے اس سے کیا مین تو تمھاری ہو چکی - پھر ایک جام لطیفن کی نذر کیا -
لطیفن نے یون ہی مُنھ سے لگا کر پھیر دیا - کہا مجھے شراب بالکل نہین بھاتی -"
عشرت بیگ سوچنے لگے اب کیا چال چلون - ہاتھ پکڑ کے کہنے لگے - آؤ ذرا ناچین - لطیفن تو بین
کچھ خیر ہی - جامہ سے باہر ہوے جاتے ہو -
عشرت بیگ - اچھا شامین پیوگی -
لطیفن - منگاؤ - بی بی کو بھی کبھی پلائی تھی -
عشرت بیگ - پھر وہی ذکر - اچھا لو - یہ کہکر آپ نے چاہا کہ جھپٹ جائین -
لطیفن نے ہاتھ سے روکا اور بولی اگر پھر دوبارا یہ حرکت کی تو دیکھنا مجھ سے بُرا نہین -
عشرت بیگ - بھلا ہماری اتنی بھی خاطر نہ کروگی -
لطیفن - بس خاطر داری رہنے دیجیے - سیدھی سیدھی باتین کیجیے -
عشرت بیگ - تو تم ہمین اُلو ہی ابتدا سے بناتی آئین -
لطیفن - وہ بناتی تو تب جب تم ہوتے نہین -
عشرت بیگ - خیر اُلو ہی سہی - مگر اب تو تم ہمارے پھندے سے نکل نہین سکتین - پھر تحفہ تحائف دعوتین مفت کی تھوڑے ہی تھین - یا یہ کہ ہم تمھارے غلام بنے ہوے ہین یو ہین خالی باتون

ہین - بی بی دل مین سوچو تو -
لطیفن - تم احمق ہی نہین بلکہ پرلے درجہ کے سفلے بھی ہو - جو کچھ خرچ ہوا تمھارا اُس سے چوگنا تم نے لطف نہین اُٹھایا - روز ہاتھ مین ہاتھ دے کے گھومتے تھے تماشون مین ہمارے ساتھ جاتے تھے - یہ باتین کہین خالی خولی میسر ہوتی ہین ذرا اپنی صورت تو دیکھو - کون سے سرخاب کے پر تم مین لگے ہین -
عشرت بیگ - خیر اسکو رہنے دو - ایک مدت کے بعد تو آج موقع ہاتھ آیا اب تو ہمین نہ ترساؤ شد - آخر تمھین منظور نہ تھا تو ہمارے ساتھ اکیلے کمرے مین کیون آئین -
لطیفن - اکیلے کیا تم سے مین ڈرتی ہون -
عشرت بیگ - اچھا ابتک کیون نہ آئین -
لطیفن - تم اترانے لگتے -
عشرت بیگ - اور آج -
لطیفن - آج تھک گئے سمجھے کہا چلو وہین بیٹھین ذرا - مگر اب تمھین ارمان ہی رہیگا -
عشرت بیگ بہت پیچ و تاب کھایا کیے مگر کچھ کرتے دہرتے نہین بن پڑتی تھی - سوچے کہ یون سیدھی اُنگلیون سے گھی نکلتے نہین معلوم ہوتا ہی بس جھپٹ کے زبردستی ایک بوسہ لے ہی تو لیا -
لطیفن نے ایک کس کے چانٹا مارا کہ میان بیٹھ گئے -
لطیفن - چلو بس ہو چکا اب ایک لحظہ بھی مین ٹھہرونگی -
عشرت بیگ "دیکھین کیسے جاتی ہو" - یہ کہکر سایہ کے نیچے کا لہنگا ہاتھ سے پکڑ لیا "جاؤ تو سہی - جانا کیا ہنسی کھیل ہی - اب یہ لہنگا ہم نہ چھوڑینگے اس لہنگے کی وضع ہمین ایسی پسند ہی کہ مین مدت سے اسکا عاشق ہون - سوچتا تھا کہ کبھی نہ کبھی تو یہ ہاتھ مین آئیگا"
لطیفن - تو لو اب اسے رکھو اپنے پاس - اس لہنگے کے ہی عاشق تھے نہ خیر -
یہ کہکے نہ معلوم کیا کیا کہ وہ لہنگا دم زدن مین کمر سے کھل کے نیچے گر پڑا سایہ اوپر سے بدستور لگا رہا اور لطیفن اناالبرق کہتی ہوئی یہ جا وہ جا ہوٹل کے باہر نکل گئی - میان عشرت بیگ

ایسے چوندھیا گئے کہ لہنگا ہاتھ مین لیے پڑے رہے -

باب ہفتم

نیا رنگ

دوسرے دن صبح ہوتے ہی لطیفن ناکے کے پاس والے مکان سے جو کہ کرایہ کا تھا دوسری جگہ جا چکی تھین اب انھون نے قندھاری بازار مین مکان لیا - اس محلہ مین بہت ہی خوش قطع مکانات ہین اور ایک طرف سڑک کے کنارے دو رویہ درخت لگے ہوے ہین - اکثر لوگ اس محلہ مین رہتے ہین - گرمی کے دنون مین راتون کو اپنی معشوقون کے ساتھ اس سڑک پر ٹہلتے ہین -

نوجوان کاڑھنے والی نے اسی محلہ مین ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لیا - اور اسکو نفاست کے ساتھ سجا - بہت سامان تو نہین تھا مگر ہر چیز کارآمد اور قرینہ کی -

اب انھون نے بجاے کاڑھنے کے سلائی کا کام شروع کیا تھا سینا بھی یہ خوب جانتی تھی - اور کپڑے بہت اچھی قطع کرتی تھی - بس سیکڑون فرمائشین آنے لگین - لطیفن نے وضع مین بھی اپنی تھوڑا سا ردو بدل کر دیا تھا - بجاے کناری کے سایہ کے سیاہ ساٹن کا سایہ پہنا کرتی تھی - اسمین اور بھی زیادہ حسین معلوم ہوتی تھی - گھر مین بہت سادہ لباس پہنے رہتی اور بہت خوبصورت بوٹ چڑھائے رہتی - جو دیکھتا تھا عاشق ہو جاتا تھا -

یہ مکان ایک بہت بڑے احاطہ مین تھا - لطیفن کا مکان پھاٹک کے پاس تھا اور دروازہ سڑک کی جانب تھا اور مکان جو تھے پھاٹک کے اندر تھے - لڑکیون مین سے صرف بیچ کے صحن مین نظر تھی - لطیفن کو یہ لطف حاصل تھا کہ سڑک کی سیر بھی کر سکتی تھی - اور دوسرے کرایہ دار سوا اسکے کہ صحن مین جھانکین اور کوئی سمت کھلا نہ تھا - لطیفن کے مکان کے اوپر کی منزل مین ایک ضعیف بوڑھی بیگم رہتی تھین اور ایک ماما تھی ان دونون کی ساٹھ ساٹھ برس کی تخمیناً عمر ہو گی -

ایک جانب کو ایک تاجر اور انکے گھر مین رہتے تھے - دس بجے رات کو وہ نکلے

یہاں کے دروازے بند ہوجاتے تھے - پھر چاہے کوئی گھنٹوں پکارا کرے خبرے نباشد -
ایک اور سمت کو ایک عورت رہتی تھی وہ پیانو باجہ بجانا سکھلاتی تھی - دوسرا مکان
ایک مستری کا تھا - اُسکے یہاں ایک کہاری تھی جو سب کام کرتی تھی - ایک اور مکان مین ایک
ادھیڑ عورت رہتی تھی مگر ہر وقت کنگھی چوٹی سے درست - اُسکے اوپر والے مکان مین دو
طالب علم رہتے تھے - مگر زیادہ تر وقت اپنا کھڑکی کے جھانکنے مین اور احاطہ کی عورتون کے
گھورنے مین صرف کرتے تھے - بائین جانب ایک درزی کی دُکان تھی - اُسی کے بغل
مین ایک مصور رہتے تھے - اُنھین سے لگا ہوا کمرہ ایک فوٹوگرافر تھا - ایک ایک کوٹھری
ہر مکان کے ساتھ نوکر کے رہنے کی تھی سامنے احاطہ کے کئی عالیشان مکان زیادہ کرایہ
کے بنے ہوے تھے -
ایک مکان مین ایک بہت دولت مند رئیس رہتے تھے - دو خدمتگار تھے - ایک ماما تھی اور ایک
ملازم خاص تھا - دوسرے مکان مین ایک نوجوان میان بی بی رہتے تھے - میان کچھ کاروبار
تجارت کا کرتے تھے - بی بی آرام طلب زیادہ تھین دن بھر تکیہ سے سر لگا رہتا تھا - میان ذرا
آوارہ مزاج تھے - حالانکہ بی بی حسین پائی تھی - ایک خدمتگار تھا اور ایک ماما - خدمتگار
دایم المریض ماما بڑھی کوئی ساٹھ کا سن -
ایک مکان مین ایک ڈاکٹر رہتے تھے سند ملے تھوڑے دن ہوے تھے - بیچارہ مریض کی
تلاش مین رہتے تھے - ہر ایک سے با خلاق پیش آتے مگر بھی آمد لوگون کی بہت کم تھی - مجبور رہتے
جب کوئی آتا ہی نہین تو کیا کرتے - شوق بہت تھا کہ اپنے کمال ظاہر کرین مگر جب مریض ہی
کوئی نہ آوے تو پیدا کیا کرتے -
لطیفن کو مکان لیے ہوے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ احاطہ والون کی نظر پڑنے لگی - عورت
اور مرد ہر ایک کو ٹوہ تھی کہ دریافت حال کرین کون ہی کہان سے آئی ہی - عورتون کو زیادہ تلاش
مردون کو کم جیسا کہ قاعدہ ہی -
اپریل کا مہینہ تھا - گرمی شروع ہو چلی تھی صبح کو خنکی رہتی تھی اس لیے لطیفن صبح کو کھڑکی
کھول کے اپنا سینا سیا کرتی تھی - ہر شخص دیکھ سکتا تھا - بڑی غیر کیمبرا اور سیاہ سایہ پہنے ہوے تھی

عورتوں کو اسکا حسن دیکھکر رشک ہوتا تھا۔ کوئی کہتی تھی دیکھ لینا یہ لڑکی ضرور ایک نہ ایک دن بدراہ ہوجائے گی۔ دوسری کہتی تھی اطوار خراب ہین۔ صورت بھی کونسی ایسی اچھی ہی جسپر ناز کرتی ہی۔ ہان جوانی ہی۔

وہ جو ادھیڑ سی عورت تھی کہتی تھی وضع تو دیکھو کپڑے کتنے چست پہنتی ہی۔ ذرا ہوش نہین کرتی۔ نہ منھ کی سدھ بدھ نہ بدن کی۔ نہ پردے کا خیال۔ مگر اتنا ہوش نہ تھا کہ بدن مین کونسی خوبی باقی ہی جسکو دکھائین۔

مرد البتہ جتنے تھے سب فریفتہ تھے۔ لباس کی سادگی لیفن کی وہ کام کرتی تھی کہ بھاری سے بھاری جوڑا نہین کرسکتا۔ سچ ہی ع

	بناوٹ سے بری ہی حسن ذاتی قبائے گل مین گل بوٹا کہان ہی	

سب سے زیادہ سیاہ سایہ قیامت ڈھاتا تھا۔ جو دیکھتا تھا جان دل سے فدا ہوجاتا تھا احاطہ والے ایک دوسرے سے کہتے تھے "دیکھو آج وہ درزن نظر پڑی کہ نہین" واللہ کیسی پیاری صورت پائی ہی اور سایہ نے اور غضب ڈھایا ہی۔

اجی سایہ کا حال کچھ نہ پوچھو لطف تو اسوقت معلوم ہوتا ہی جسوقت نل پرسے پانی بھرنے جاتی ہی۔ آپ جانیے سایہ چست تو ہی ہی جسوقت پانی بھرتی ہی اور جسم کو بھی حرکت ہوتی ہی بس سایہ بھی کبھی اونچا کبھی نیچا ہوتا ہی وہ کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی۔

ایک "بدن کیسا سڈول ہی"۔

دوسرا "صورت کیا بری ہی"۔

تیسرا "بندہ درگاہ تو بخت آزمائی کرینگے جو ہو"۔

چوتھا "اور ہم کیا چھوڑ دینگے"۔

فوٹوگرافر بولے۔ آپ کی رسائی ہونی مشکل ہی یہان تو حضرت ع

	سیکھے ہین مہرخون کے لیے ہم مصوری تدبیر کچھ تو بہر ملاقات چاہیے	

ابھی درخواست کرتا ہون کہ تصویر کھچوالو - ہم مفت کھینچنے کو راضی ہین حضت ہر عورت کو تصویر کا شوق ہوتا ہے - ادھر تصویر کھینچی اور اُدھر پری شیشہ مین اُتری -

باب ہشتم

عشقبازی اور کنجوسی ساتھ ساتھ

ایک شخص چپ چاپ سب باتین سنتے جاتے تھے مگر کسی سے کچھ بولے نہین معمولی آدمیون سے بات چیت ذرا انکی شان کے بھی خلاف تھی - کیونکہ یہی وہ بزرگ ہین جنکا ہم پیشتر ذکر کر چکے ہین کہ وہ اس احاطہ کے ایک عالی شان مکان مین رہتے تھے - انکا نام نامی رائے ہر سہائے صاحب تمابڑے صاحب جائداد آدمی تھے - مگر چرس اور بے فیض -

رائے صاحب کا سن کوئی پچاس برس کا ہوگا - مگر اپنے تئین بہت بنائے رہتے تھے یون دیکھنے مین تینتالیس برس کا سن معلوم ہوتا تھا - آدمی دراز قد تھے - اور رعب دار چہرہ تھا - چھریرا جسم تھا - اور زرق برق لباس پہن کر نکلا کرتے تھے - پُرانے تہذیب کے آدمی تھے - بہت ہی نستعلیق اور بڑے گویا -

اپنی صحت کا بہت خیال رکھتے تھے - کنگھا شیشہ ہر وقت سامنے رہتا تھا ضعیف ہو چلے تھے مگر طبیعت مین وہی جوانی کی اُمنگ تھی ؎

گو پیر ہون پہ شوق جوانی نہین گیا
دل تو جوان ہے گو مین ظاہر مین پیر ہون

کبھی اپنے دل مین کوئی کدورت نہین آنے دیتے تھے - فکر و غم سے کوسون بھاگتے تھے - کپڑے ہمیشہ اُجلے پہنے رہتے تھے - عطر مین بسے رہتے تھے - تیل بہت بڑھیا بالون مین پڑا ہوا - دو دفعہ دن مین غسل کرتے تھے اور حمام ہفتہ مین دو دفعہ - بہت پھونک پھونک کر قدم رکھتے تھے - فخر یہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ہم پر کسی معشوق کا جادو نہ چلا - عمر بھر حسینون ہی مین بسر کی - پھنسنے ہین لونڈے وجہ کیا کہ اچھی صورت دیکھی اور لٹو ہو گئے - یا تو ہجر کے غم مین خاک ہی مین مل گئے اور اگر جیے تو زندہ در گور - عزت اور آبرو سب کھو دی - واہ اچھی عاشقی ہے - انسان کو چاہیے ہمیشہ اپنے

تئین لیے رہے - ہم تو کبھی اُسکی طرف دیکھین بھی نہین اگر ہم سے کوئی معشوق شیفتہ ہی ہے
کیا ہی یہ ہمیشہ علاوہ اسکے اکثر نوجوانون کو دیکھا کہ عشقبازی مین روپیہ لُٹا رہے ہین - یہ اُس سے بھی
زیادہ حماقت ہی - یہان کبھی ان معاملات مین صرف کیا ہی نہین - یہ اَور بات ہی کہ کبھی کسی سے
رسم ہوئی اُسے تھیٹر تماشے دکھلائے - کبھی کبھی تنہا گاڑی مین بٹھا کر سیر کرادی تو یہ کوئی ایسا
خرچ نہین ہی - یہ نہین کہ گھر لُٹا دیا - اب دیکھ لیجیے کہ پچاس برس کا تو سن ہی اب بھی جو عورت ہمکو
دیکھتی ہی پیار کی نظر ڈالنے لگتی ہی - یہ اپنا اپنا ڈھنگ ہی -

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ہم سے اور ایک بیگم سے ملاقات تھی - انتہا درجہ کی حسین اور وضعدار
مدت تک رسم رہی - ایک دن حضرت اُنھون نے اپنی مہری عباسی کو ہمارے پاس یہ پیغام
لے کر بھیجا کہ بیگم صاحب نے سلام کہا ہی اور پیام دیا ہی کہ اے صاحب سے کہنا کہ بڑی مجبوری
سے آپ سے یہ کہلا بھیجا ہی اسوقت تھوڑے سے روپیہ کی ضرورت ہی وجہ یہ ہی کہ مین سکھ
بزاز کے یہان سے ہمارا مدت سے لین دین ہی - ادھر عزیزداری وغیرہ مین دو چار تقریبین
ہوئین اسوجہ سے ہم نے دو چار بھاری جوڑے بنوائے اب ایک ہزار روپیہ بزاز کا ہو گیا ہی
مین نواب ہی سے لے لیتی مگر اُنکا ادھر مقدمہ مین بہت روپیہ خرچ ہو گیا ہی اس لیے تمھین تکلیف
دی کہ تم سے بھی عرصہ سے رسم ہی اور دعوی ہی -

یہ سنکر حضرت میرے کان کھڑے ہوے - آج تو ہزار روپیہ بیگم صاحب نے مانگے ہین کل کچھ
اور منگائینگی تو ہم اسی کے ہو رہے - نا صاحب - گربہ کشتن روز اول - مین نے اُسی وقت
مہری سے کہا - عباسی تم بیگم صاحب سے میرا بہت بہت سلام کہنا اور کہنا کہ وہ سخت مجبور ہین
یون روپیہ کی کوئی بات نہین مگر اُنکے اصول کے خلاف ہی کیونکہ القرض مقراض المحبت -
اور کوئی ہوتا تو وہ ایک آدھ روپیہ تک درگذر کرتے مگر بیگم صاحب سے وہ کہتے ہین کہ ایک
مدت سے محبت ہی جان بوجھکر وہ کبھی ایسی بات نہ کرینگے کہ جس سے درمیان مین رنجش آنے کا
احتمال ہو - اور یہ بھی مین نے چلتے وقت مہری سے کہدیا سنتی ہو مہری تم ذرا بیگم صاحب
کو سمجھا دینا کیونکہ تم جانتی ہو کہ عورت ذات بات کی تہ کو تو پہونچینگی نہین - بس خفا ہوجائینگی
اگر وہ خفا ہون تو بیفائدہ کو تکرار بڑھے گی - اب تم پیغام ویغام لے کر نہ آنا -

ای حضرت مین تو سمجھا تھا اب میرا منھ نہ دیکھینگی - دیکھتا کیا ہون کہ اُسکے دوسرے دن خود
ڈولی مین موجود - اب مین حیران - کہون تو کیا کہون مگر اُنھون نے خود کہا " واہ منشی جی واہ
آپ بھی سمجھے تھے کہ ہمارے آپ کے فقط روپیہ ہی کی محبت ہی - وہ روپیہ تو فوراً ہی پھر نواب
نے دے دیا اور وہ مقدمہ بھی جیت گئے - اب وہ ایک دوست کے یہان گئے - مین نے کہا مین
جا کے سمجھا دونگی آپ کا بھی کیا مزاج ہی ذرا سے معاملہ مین خفا ہو گئے - یہ کہکے حضرت وہ
میرے گلے سے لپٹ گئیں -

جی حضرت محبت اور راہ و رسم ایسی ہوتی ہے - یہ نہین کہ رنڈی کا گھر بھر رہے ہین - کسی سے
آشنائی ہوئی تو جائداد رہن رکھ رکھ کے قرض لے رہے ہین - محض حماقت تو یہ ہی پوچھیے
جب آپ نے اپنے تئین فقیر کر دیا اور وہ راضی ہوئین تو محبت انھین کیا خاک ہی - مگر کہا نہ
کہ اسمین عقل درکار ہی - ہر ایک کا کام تھوڑا ہی ہی -

ایک دوست حضرت ہم سے کہنے لگے - منشی صاحب آپ کو یہی نہین معلوم کہ اپنے
معشوق کو دینے مین انسان کو کیسی خوشی معلوم ہوتی ہی فرض کیجیے کسی معشوق نے
کوئی زیور پسند کیا اپنے جیب سے خرید کر کے اُسکے نذر کیا اُسنے پہن کے آپ ہی کو دکھایا -
بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ کروڑون روپیہ مل گئے -

مین نے کہا حضرت عقل کے ناخن لیجیے - جب آپ نے زیور دیا اور اُسنے محبت سے آپ کی
طرف دیکھا تو آپ کی کیا خاطر کی - بلکہ زیور کی خاطر کی - سنیے یہان تو یہ اصول ہی عورت کی محبت
دریافت کرنا کہ اسے دراصل محبت ہی یا نہین بڑی ٹیڑھی کھیر ہی بڑے بڑے ارسطاطالیس
تو معلوم کر ہی نہ سکے آپ ہین کیا چیز - پھر اگر آپنے ہزارون خرچ کیے اور وہ یونہین دکھانے
کو آپ سے محبت کرنے لگی - اور دل مین یقین ہوا نہین کہ اصلی محبت ہی یا بناوٹ - تو پھر حاصل
یہان ہمین یہ تو اطمینان ہی کہ اگر محبت اُسنے نہین کی تو ہم سے لے بھی کیا لیا فرمائیے!

وہ کہنے لگے کہ یہ کوئی بات نہین محبت ہو یا نہ ہو - آپ جب عورت کو عمدہ عمدہ چیزین
دیجیے گا وہ آپ سے دل مین خوش ضرور ہی ہوگی -

مین نے کہا آپ جھک مارتے ہین جب دینے ہی سے خوشی ہوئی تو وہ خوشی ہی کیا -

مذکورہ بالا گفتگو سے ناظرین کو راے ہرسہاے صاحب کے اصول عشقبازی سے کما حقہ واقفیت ہوگئی ہوگی۔ یہی بزرگوار تھے جنکے کمرہ احاطہ مین بالکل دروازہ لٹیفن کے مکان کے سامنے تھے۔ اور چونکہ اکثر لٹیفن اپنی کھڑکی کھلی رکھتی تھین اس جہت سے اکثر راے صاحب اپنے کمرون سے لٹیفن کو دیکھتے تھے۔

راے ہرسہاے صاحب اکثر ایک بنارسی عمامہ اور ایک بیش بہا کشمیری جغہ پہن کر کھڑکی سے لٹیفن کے کمرہ کی طرف کھڑے ہوکر سیر کیا کرتے تھے۔

ایک روز انکے خدمتگار نے راے صاحب سے کہا "حضور ایک درزن احاطہ مین آکے رہی ہے۔ بہت قبول صورت معلوم ہوتی ہے"۔

راے صاحب کو خود معلوم تھا مگر انجان بنکر پوچھنے لگے۔

راے صاحب۔ ہان کیا "کیسی درزن"۔

خدمتگار۔ حضور اکیلی معلوم ہوتی ہے۔ کپڑے سیا کرتی ہے۔

راے صاحب۔ کیا سلائی کرتی ہے۔ کیون بے اتنے دن تجھے ہوے مگر سلیقہ نہین آیا۔ رئیسون سے درزلون کا حال تبایا کرتے ہین"۔ خدمتگار کا نام حیدر تھا مگر راے صاحب ہمیشہ حیدر علی کہا کرتے تھے۔ کیونکہ نمایش فراج مین زیادہ تھی۔

میان حیدر سمجھتے تھے کہ راے صاحب چونکہ حیدر علی کہتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ میری صورت مین کوئی شرافت پائی جاتی ہے۔ اسوجہ سے کچھ گستاخ بھی ہو چلا تھا۔ ہنس کے فرمانے ہین "اے حضور کہنے کو تو یون درجن ہے مگر دیکھنے کابل ہے" اور ہجور کو سیرت لیکے کیا کرنا ہے۔ صورت سے کام۔

راے صاحب بولے۔ حیدر علی یہ سچ ہے۔ مگر تو جانتا ہے کہ معمولی عورت کیسی ہی صورت والی ہو مگر رئیسون کی صحبت کے قابل کہان ہوسکتی ہے۔ تم دیہاتی اسکو کیا جانو۔ تم نے اس درزن مین کیا بات دیکھی۔

حیدر۔ "حضور بات کیا دیکھی"۔

راے صاحب۔ ابے تونے اُسے دیکھا ہے کہ سُنی سُنائی کہتا ہے۔

حیدر۔ حضور دیکھا کیون نہین آج مین احاطہ مین کھڑا ہوا تھا جو کبد ارسے باتین کر رہا تھا۔ جوکید ارنے کہا میان حیدر علی تم نے اس درجن کو بھی دیکھا ہی جو اس احاطہ مین آکے رہی ہی۔ عورت کیا پری ہی۔ سلطفن نام ہی اور ہوگی کوئی بیس برس کی۔ کمیچ سیتی ہی۔ آنکھین حضور ایسی بڑی بڑی ——

راے صاحب۔ خیر آپ تعریف رہنے دیجیے۔ پھر ہوا کیا۔

حیدر۔ بس حضور مین نے بھی دیکھا تو معلوم ہوا کہ سچ مچ کی پری ہے۔

راے صاحب۔ ارے ہوگی کوئی دیہاتن۔

حیدر۔ بے حضور دیہاتن تو نہین معلوم ہوتی۔ بڑے سلیقے کی عورت ہی۔

راے صاحب۔ خیر ہم بھی اُٹھتے بیٹھتے کسی دن دیکھ لینگے۔ مگر معلوم ہو گیا کوئی دیہاتن ہی معمولی عورت کبھی کھڑکی سے جھانکتی ہی!

حیدر۔ جھانکتی کیا کھڑکی تو اُسکی کھلی ہی رہتی ہی حضور تو کوٹھے پر سے دیکھ سکتے ہین۔ کوٹھے سے تو اُسکے کمرہ مین صاف نظر آتا ہی ذرا ذرا حال اسکی کوٹھری تک کا معلوم ہو سکتا ہی۔ پلنگ تک تو اُسکا دکھائی دیتا ہی۔

راے صاحب۔ کیا پلنگ پر بھی نظر پہونچتی ہی۔ ہان۔ اور کھڑکی کھلی رہتی ہی۔

حیدر۔ حضور ہر وقت تھوڑے نظر پہونچ سکتی ہی۔ جب کھڑکی کھلی رہتی ہی تب دکھائی پڑتا ہی سنہری پلنگ مین لگی ہی۔

راے صاحب۔ اب تجکو یہ کل حال کیونکر معلوم ہوا گفتگو کا یہی طرز ہی۔ خیر ضرور دیکھینگے کس قسم کی عورت ہی۔

حیدر۔ حضور دیکھینگے تو خوش ہو جائینگے۔

تھوڑی دیر مین حیدر دوڑتا ہوا آقا کے پاس آیا۔ حضور اسوقت کھڑکی کے پاس سے دیکھین اسوقت اُسکے کواڑ کھلے ہین۔ اسوقت حضور اچھی طرح دیکھ سکتے ہین۔

راے صاحب جلدی سے کھڑکی کے پاس پہونچے۔ ارے سچ تو ہی دروازہ کھلے ہین۔ مگر جیسا کہ تو تعریف کرتا ہی ایسی نہ نکلی تو پھر کبھی تیرا اعتبار نہ کرونگا۔

راے صاحب کھڑکی پر اس طرح کھڑے ہوے گویا معمولی طور سے دیکھ رہے ہین مگر آنکھیان پورے طور پر لطیفن کو دیکھ رہی تھین - کیونکہ راے صاحب کو یہ بھی زعم تھا کہ ہمین عورتون کی بہت بڑی شناخت ہے اور یہ بھی کہ عورت کو خوش کرنا بھی ہمین خوب آتا ہے - بتاتے تھے کہ یہ بھی بجاے خود بہت بڑا علم ہے - عمر بھر انھین یہی شغل رہا - اور سوا اسلئے کسی اور علمی چرچہ مین انکا دل نہ لگتا تھا - بہت شان سے آپ کھڑکی کے پاس کھڑے ہوے تھے اور مندیل جو پہنے ہوے تھے اُسے آپ نے ذرا سر پر کج رکھا - پہلے تو دیر تک ادھر اُدھر دیکھا کیے جسمین لطیفن کو یہ نہ معلوم ہو کہ خاص اُسکے دیکھنے کو آئے ہین - پھر آپنے ایک نظر لطیفن کی طرف بھی غور سے دیکھا -

لطیفن اپنا کام کر رہی تھی اُسکی نظر بھی راے صاحب پر پڑی مگر بالکل بے جھجک راے صاحب دل مین کہنے لگے صورت تو اچھی ہے - چہرہ پر تازگی بھی ہے - مگر ایسی عورتین بہت ہین کوئی انوکھی بات نہین ہے - ہان جوان ہے - کوئی خاص خوبی نہین ہے - میان حیدر کو کیا سوجھی جو مجھے حیران کیا -

اتنے مین لطیفن بیٹھے سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور آفتابہ اُٹھاکے کھڑکی کی طرف چلی اور ایک گملہ پھول کا کھڑکی مین رکھا ہوا تھا اُسمین پانی دینے لگی -

اب تو راے صاحب نے اُسے چلتے ہوے بھی دیکھا اور چال مستانہ اُنکے دل پر نقش ہو گئی تیر عشق نے کلیجے کو دوسار کر دیا - لگے تڑپنے -

ارے حسن تو حسن ذرا چال تو دیکھو - قد کتنا موزون ہے - مجموعہ خوبی ہے - ہزارون مین تو ایسی عورت نکلے گی نہین - لطیفن کی طرف مخاطب ہو کر آہستہ سے گانے لگے ؎

زچشمان سینہ کردی ہزاران رخنہ در دیم
بیا از چشم خونبارت ہزاران در در بر چینم

حیدر نے جو اُنھین فرہ مین گاتے سُنا تو قریب آکر پوچھنے لگا "کیسے ہجو رہی کچھ" -

راے صاحب - "آہستہ سے بول کم بخت" -

حیدر - خیر ہجو رکو پسند تو ہے -

راے صاحب - پھر چلا یا ہٹ سامنے سے - وہ بھی تو ہماری طرف دیکھ رہی ہے نا -
اتنے میں لطیفن نے راے صاحب کی طرف دیکھا اور انھوں نے جھک کے سلام کیا -
لطیفن نے گردن کو جھکا دیا - حضرت فوراً کھڑکی سے ہٹ گئے اور کہنے لگے اب ایک ہی دفعہ
زیادہ شوق جتانا ٹھیک نہیں ہے - اس کوچہ میں پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے - مگر
سلام کا جواب دیا کیوں نہیں یہ دل میں تو خوش ہوئی ہوگی کہ ایک رئیس سلام کر رہا ہے -

باب نہم

بڑے بول کا سر نیچا

ادھر تو اتنے بڑے گرگ باران دیدہ راے ہر سہاے صاحب کا دل ایسی بری طرح لطیفن پر آیا ہوا تھا - کہ ساری عقل ورا ے رخصت - سارا سیان جاتا رہا - اب ذرا اور احاطہ والوں کا حال سنیے کہ ہر ایک پر کیسا جنون سوار تھا - ان طالب علموں کی یہ کیفیت تھی بالکل اس شعر کے مصداق ہو رہے تھے ؎

وہ گھڑی تھی کون کہ جس گھڑی لیا نام حضرت عشق کا
کہ کتاب عقل کہ طاق پر جو دھری تھی وہیں دھری رہی

ایک صاحب نے ایک پوری غزل عاشقانہ کہہ ڈالی - دوسرے نے فقط چند متفرق رباعیات پر اکتفا کی مگر غزل اور رباعیات سب مہمل -

مصور نے تو ٹھان لی تھی کہ تصویر اسکی کھینچینگے - چاہے جسقدر دقت اور محنت خرچ ہو - اگر خوش ہوئی تو پورا صلہ ملجائے گا - مگر ایسی حسین عورت کی تصویر کھینچنا دل لگی نہیں ہے - بھلا تصویر میں کہاں وہ رنگ روپ آسکتا ہے ؎

مصور گر کہیں چاہے تری تصویر کو کھینچے
لگا دے چاند سارا ایک چہرہ کے بنانے میں

فوٹوگراف منصوبہ گانٹھ رہے تھے کہ فوٹو اتارنے پر راضی کرینگے - کئی طرح کی تصویر لینگے کرسی پر بٹھا کر - یوں کھڑی تصویر - فقط نصف دھڑ -

ڈاکٹر صاحب دل میں دعا مانگ رہے تھے یا آلٰہی کہیں زکام کی بھی شکایت لطیفن کو ہو جائے تو میں فوراً پہونچوں -

میاں بی بی جو قسمتی ہر سہائے صاحب کے قریب رہتے تھے جنکی بی بی حسین تھیں مگر خود ذرا وارستہ مزاج تھے - انھیں بھی لطیفن کی ہوس دامنگیر ہوئی - اور انکی نظروں سے اپنی حسین بی بی گر گئی - چونکہ انکا مکان رائے صاحب کے مکان سے قریب تھا وہاں سے لطیفن کا کمرہ اور زیادہ اچھی طرح معلوم ہوتا تھا - انھوں نے کھلے بندوں لطیفن سے اشارہ بازی شروع کی بی بی بیچاری انکی بڑی نیکبخت تھی - وہ کبھی انکی بات کو دھیان میں نہیں لاتی تھی خیر اور تو اور وہ حضرت بوڑھے میاں جو ایک مکان میں رہتے تھے انھیں بھی شوق چرایا - حضرت کا قریب ساٹھ کے تو سن تھا - مگر گردن نکال کے لطیفن کے مکان کی طرف جھانکا کرتے تھے -

ماما انکی ایک روز انسے کہنے لگی "بڑے میاں آپ گردن نکال کے کیا جھانکا کرتے ہیں کونسی چیز آپ دیکھنا چاہتے ہیں - کہیں آپ اُس جوان دلہن کو تو نہیں گھورتے - آپ ایک دن کھڑکی میں سے باہر نہ جائیں - یا الٰہی اُسکے منھ میں کیا لعل جڑے ہیں جسکو دیکھو اُسی پر دیوانہ ہے - میاں وہ تو ادھر دیکھتی بھی نہیں آپ ناحق گردن نکال نکال کے جھانکتے ہیں کہیں گردن میں موچ نہ آجائے"

بڑے میاں بہت ناراض ہوے - اماں تم بڑی گستاخ ہو میں کسی کو گھورتا ووتا نہیں میں تو تازی تازی ہوا میں دم لینا پسند کرتا ہوں مجھے کمرہ میں حبس ہوتا ہے - مجھے کیا خبر کہ دلہن اُدھر رہتی ہے یا کون رہتا ہے -

جہاں صبح ہوئی اور لطیفن کھڑکی پاس آکر بیٹھی بلا مبالغہ ایک دو درجن سر مختلف کھڑکیوں سے نکل کر اُس طرف جھانکتے ہوے معلوم ہوتے تھے - بعض وقت وہ یہ کیفیت دیکھ کر خود دل میں ہنستی تھی -

اس احاطہ میں عورتیں جتنی تھیں وہ روز بروز لطیفن سے کشیدہ ہوتی جاتی تھیں - کیونکہ اُسکے آنے سے پیشتر نہ کوئی جھانکتا تھا نہ کوئی گھورتا تھا - اصل میں اُس احاطہ میں کوئی خوبصورت دوسری عورت تھی ہی نہیں - اُسی تاجر کی بی بی بیشک تھی - مگر وہ بیچاری بہت نیکبخت

تھی اپنے گھر مین رہتی تھی کبھی کسی طرف جھانکتی نہ تھی - اُسکے سونے کے کمرہ مین صرف ایک کھڑکی سڑک کی طرف تھی مگر وہ اُسپر سے بھی کبھی جھانکتی نہ تھی - اُنکے میان البتہ جب موقع ہوتا کھڑکی پر آکے لیٹیفن سے اشارہ بازی کرتے تھے - مگر لیٹیفن کبھی اُنکی طرف توجہ نہین کرتی تھی - انکا نام ریاض احمد تھا - باوجودیکہ لیٹیفن نے اُنکی طرف کبھی نگاہ اُٹھا کر بھی نہین دیکھا - مگر یہ اشارہ بازی سے باز نہین آتے تھے اس حرکت سے اور ہمسایہ بہت ناراض تھے - احاطہ مین جو درزی رہتے تھے - وہ میان ریاض احمد کے حرکات دیکھکر ہنستے تھے اور جہان انھون نے سر نکالا آپس مین سرگوشیان کرتے تھے "وہ دیکھو ریاض احمد درزن کو گھور رہے ہین" -

وہ ادھیڑ عورت جو بہت بن ٹھن کے رہتی تھی جس وقت ریاض احمد جھانکتے تھے کھڑکی کے پاس آکر قہقہہ مار کر ہنستی تھی اور کہتی جاتی تھی "واہ کیا عقل ہے - موے لونڈیا کے پیچھے دیوانے ہو رہے ہین نہ شکل نہ صورت - گھر مین جورو ہو کر شرم نہین آتی - توبہ توبہ یہ اُس پہ چلے تو ایسے مردون کو پاگل خانے بھیج دون" مگر ریاض احمد پر کچھ اثر نہین ہوتا تھا ایک دن خفا ہو کے بولے " بی بی تم سے کوئی عشق کرتا اُس سے تم یہ کہتین تو ہم جانتے " -

راے ہر سہاے صاحب آدمی مہذب ضرور تھے - اُنھون نے خواجہ ریاض احمد صاحب کی سی حرکتین کبھی نہین کین - بلکہ راے صاحب کا اب یہ معمول ہو گیا تھا کہ صبح اُٹھ کر ایک دفعہ کھڑکی پر جا کر لیٹیفن کو بہت مودبانہ سلام کرآتے - لیٹیفن بھی سر جھکا دیتی تھی - ایک روز خواجہ ریاض احمد صاحب نے لیٹیفن کو سر جھکا کر مسکرا کے سلام لیتے دیکھا - پھر کیا تھا سمجھے ہمارے سلام کا جواب ہے - آپ نے ایک برجستہ تقریر شروع کی - زہے یاوری بخت وخہے خوبی قسمت کہ آج حضور نے اسقدر نظر توجہ غریبون کے حال پر کیا درزیون نے آپ کو اس حالت مین دیکھا تو بڑا قہقہہ دُکان مین لگایا - ماشاء اللہ گویا لیٹیفن نے انھین کے اشارون کا جواب دیا تھا -

ایک روز بڑی دل لگی ہوئی - ریاض احمد لیٹیفن کی طرف دیکھکر سلام کر رہے تھے اور وہ اُدھیڑ عورت جنکا نام حسینی خانم تھا سمجھی کہ مجھے سلام کر رہے ہین بہت خوش ہو کر

آپ نے سلام کا جواب دیا - ریاض احمد نے ایک پیسہ حسینی خانم کو دور سے دکھایا حسینی خانم کٹ کے رہ گیئن - اُنھون نے ایک اینٹ کھینچ کے ماری - جو کید ار احاطہ مین جھاڑو دے رہا تھا اُسکے لگی وہ گالیان دینے لگا - حسینی خانم بھاگ گیئن - کئی روز تک کھڑکی سے نہ جھانکین -

حیدر کو خوب معلوم تھا کہ راے صاحب کی لطیفن پر جان جاتی ہے اُسنے خواجہ صاحب اور حسینی خانم کا کل قصہ راے ہر سہاے صاحب سے بیان کیا - راے صاحب ہنستے ہنستے لوٹ گئے -

راے صاحب - ارے یہ خواجہ صاحب - بھئی واہ - یہ بھی لطیفن کے عاشق زار ہین سبحان اللہ ایک اور رقیب پیدا ہوے -

حیدر - حضور آج تو خواجہ صاحب نے ایک بہت بڑا گلدستہ کمپنی باغ سے منگا کر لطیفن کے یہان بھیجا ہی -

راے صاحب - کیا گلدستہ کیون نہو لطیفن نے لیا کہ پھیر دیا -

حیدر - لے لیا حضور وہ کیا کھڑکی مین گلاس مین لگا رکھا ہی -

راے صاحب - سچ مچ - ہم دیکھین تو یقین آے - گئے تو دیکھا واقعی گلدستہ موجود ہی اور خواجہ ریاض احمد ابھی برآمدے مین ٹہل رہے ہین اور لطیفن کو گھور رہے ہین -

راے صاحب سوچنے لگے لوگ تو لگے داؤ پیچ لگانے ہم ابھی منصوبہ ہی سوچ رہے ہین نا حضرت یون کام نہین چلے گا - خالی بیٹھے کبھی کام ہوا کرتے ہین - اب مشکل یہ ہی کہ ہم تو خود جا نہین سکتے - شان کے خلاف ہی - اچھا ہان ایک سبیل ہی کہ یہ کپڑا سیتی ہی - یہ حیلہ اچھا ہی - حیدر بات تو سنو -

حیدر - حضور -

راے صاحب - تم ابھی بی لطیفن کے یہان جاؤ -

حیدر - اُسی درزن کے یہان -

راے صاحب - ہان بے - کہنا کہ راے صاحب کچھ کپڑے سلوانا چاہتے ہین یون تو درجنون

کمیشنر رکھے ہوئے ہین مگر رئیس آدمی ہین ہر سال نبوا تے رہتے ہین ۔ سنا ہے ذرا سلیقہ سے گفتگو کرنا مطلب کچھ کمیشنر نبوانا تھوڑا ہی ہے ۔ تو کسی طرح سے اُسے یہان تک لے آ ہم خود تو وہان جا نہین سکتے ہماری شان کے خلاف ہے یہان آجائے تو پھر اچھی طرح گفتگو بھی کر سکینگے ۔

حیدر ۔ مین حضور کا مطلب سمجھ گیا ۔ ابھی جاتا ہون ۔

ر اے صاحب ۔ دیکھو بہت ادب سے گفتگو کرنا ۔ تاکہ وہ ناخوش نہ ہوجائے ۔

حیدر ۔ حضور کہین تو ایک گلدستہ مین بھی لیتا جاؤن ۔

ر اے صاحب ۔ نہین ۔ گلدستہ ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ مجھے بھی کیا خواجہ ریاض احمد تصور کیا ۔ ہان اگر یہ پوچھے کہ مین کس وقت حاضر ہون تو کہنا جس وقت تمھین فرصت ہو رایصاحب ہر وقت تم سے مل سکتے ہین ۔ دیکھو تو گلدستہ سے زیادہ خوش ہوجائے گی ۔

حیدر روانہ ہوے ۔ مگر خواجہ ریاض احمد نے گلدستہ کیا بھیجا تھا کہ ہر ایک کو شوق چرایا ہوا تھا کہ کچھ نہ کچھ تحفہ لطیفن کو بھیجنا چاہیے ۔

ایک طالب علم جو شاعر تھے اُنھون نے بھی ایک گلدستہ ۲ رکا بازار سے خریدا اور ریشمی ایک کپڑے مین لپیٹ کر ایک پرچہ مین اپنی غزل لکھکر اُسی گلدستہ مین رکھ دی اور چوکیدار کی معرفت گلدستہ لطیفن کو بھیجا ۔ اُنکے ساتھی کو خبر ہوئی تو اُنھون نے اپنی تصنیف رباعیان بھی اسی طرح چوکیدار کے معرفت بھیجین ۔

فوٹوگرافر صاحب نے بھی کئی تصویرین مشہور اُس زمانہ کے ایکٹر ون کی بی لطیفن کے یہان بھیجین ایکٹرون کی تصویر اکثر جوان آدمی اپنے پاس رکھتے ہین چنانچہ فوٹوگرافر صاحب کو یقین تھا کہ یہ تصویرین لطیفن ضرور پسند کرینگی چنانچہ آپ نے یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر بی لطیفن اپنی تصویر کھنچوانا چاہین تو کہدینا کہ فوٹوگرافر صاحب تصویر بہت خوشی سے کھینچ دینگے ۔

مصور نے ایک کاغذ کے بکس پر بہت اچھی اچھی رنگین تصویرین بناکر بھیجین اور چوکیدار سے کہا کہ ہماری طرف سے یہ پیغام دینا کہ اگر تصویر کھنچوانا چاہین تو جس لباس مین

کہین مین تصویر کھینچ دونگا۔

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر صاحب پہونچے اور چوکیدار سے فرمانے لگے یہ پارسل بی لطیفن کو دے دینا اسمین چار قسم کے پھول ہین یہ پھول دل و دماغ دونون کے لیے مفید ہین۔ زکام وغیرہ کے لیے تو اکسیر ہین۔ جو شخص انکو سونگھتا ہی اُسے کبھی زکام کی شکایت نہین ہوتی۔ اور یہ بھی کہدینا کہ جب آپ کو ضرورت ہو ڈاکٹر صاحب حاضر ہین۔

خیر اور تو اور وہ بڈھے نواب جو اُسی احاطہ مین رہتے تھے اور جنکی خبرگیری ایک بڑھیا ماما کیا کرتی تھی اُنکی حرکت قابل سُننے کے ہی۔ اپنی ماما سے چھپا کر ولایتی مٹھائی کا ایک بکس خریدا اب یہ سوچے کہ دربان کے ذریعہ سے اگر بھیجینگے تو ممکن ہی کہ ماما کو خبر ہو جائے کسی اور وسیلہ سے بھیجنا چاہیے۔ آپ سڑک پر نکلے وہان ایک قلی کا لونڈا ملا اُسے اپنا بکس سونپا اور بتا دیا کہ فلان جگہ اسکو پہونچا دو۔ مگر چونکہ یہ بھی وہم تھا کہ ایسا نہ ہو کہ لطیفن سمجھین کہ یہ مٹھائی اور کسی شخص نے بھیجی ہی لہذا آپنے اُس سے یہ بھی کہدیا کہ تم بی لطیفن سے کہنا کہ یہ بکس نواب صاحب نے بھیجا ہی جو احاطہ مین اُس طرف کو رہتے ہین اور آپ کو سلام کہا ہی۔ اپنے لونڈے سے تاکید بھی کر دی کہ خبردار احاطہ مین چوکیدار وغیرہ سے گفتگو نہ کرنا سیدھے بی لطیفن کے کمرہ مین جا کر یہ بکس دے دینا اور اُلٹے پانون لوٹ آنا۔ مزدوری لونڈے کو پہلے سے دیدی اور سمجھا دیا کہ خبردار بی لطیفن سے کچھ نہ لینا۔

جسوقت حیدر جناب راے صاحب کا پیغام لے کر پہونچا اُس وقت یہ کیفیت تھی کہ دربان کی تحفہ اور پیام پہنچا کر لیجاتے لیجاتے زبان عاری ہو گئی تھی صبح سے یہی کیفیت تھی کہ تحائف کا تانتا لگا ہوا تھا۔ بی لطیفن بلاتکلف ہر تحفہ کو قبول کرتی جاتی تھین اور پیامبر سے یکسان جواب کہتی جاتی تھین کہ میری طرف سے اپنے آقا کو سلام دینا اور کہنا کہ وہ بہت مشکور ہوئین۔

جسوقت چوکیدار نے وہ گلدستہ طالب علی صاحب کا پیش کیا تو اُسوقت یہ بھی کہا کہ بی اس گلدستہ مین ایک غزل بھی ہی وہ بھی پڑھ لیجیے گا۔ لطیفن نے جواب دیا

کہ اطمینان رکھو میں سب پڑھ لونگی مگر میں جواب نہیں دونگی۔

جب تھوڑی دیر میں دربان ایک ہاتھ میں فوٹو گراف کی پوٹلی اور دوسرے ہاتھ میں رنگین بکس لے کر پہونچا۔ لطیفن نے کہا "آج اعانت والوں کو ہو کیا گیا ہی کیا سب نے عہد کر لیا ہے کہ آج ہی میرے اور سب کی طرف سے عنایت کا اظہار ہوگا"

چوکیدار نے کہا بی بی کیا بتاؤں آج تو میرے کمرے میں صبح سے بھیڑ ہی لگی ہی۔ مگر میں خوش ہوں میرا کیا حرج ہی۔ سب صاحب بھی درخواست کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے بی لطیفن کی خدمت میں سلام کہو۔

لطیفن۔ جمعدار صاحب آپ اچھی طرح سے ان صاحبوں کو سمجھا دیجیے کہ میں اُنکے تحائف جو وہ اپنی عنایت میرے حال پر ظاہر کرتے ہیں صرف اسی شرط پر قبول کرتی ہوں۔ کہ وہ صاحب اب زیادہ تکلیف نہ کریں اور خود میرے پاس آنے کا خیال کبھی دل میں نہ لادیں۔

جمعدار چلتے وقت دل میں سوچتے تھے کیا دل لگی ہی۔ ظاہر اتو بڑی پارسا معلوم ہوتی ہیں مگر یہ بھی کہتی جاتی ہیں اور تحفہ بھی لیتی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا تحفہ اور پیام پہونچ چکا تھا کہ حیدر بھی پہونچا۔

حیدر۔ بی لطیفن سلام علیکم کیسے مزاج تو اچھا ہی۔ حیدر اس بے تکلفی بلکہ بے ادبی کے ساتھ مخاطب ہوا کہ لطیفن کو بہت ناگوار گذرا۔

لطیفن نے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کیا کام ہی تمھارا۔ حیدر کہنے لگا۔ بی بی میں راے صاحب کے پاس سے آیا ہوں۔ راے صاحب کو تو آپ جانتی ہونگی وہ کیا سامنے والی کوٹھی میں رہتے ہیں۔ ساٹھ روپیہ ماہوار تو کوٹھی کا کرایہ دیتے ہیں۔ کوئی پچیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہی۔ چاہیں تو وہ ہاتھی باندھ سکتے ہیں مگر وہ کہو۔ شوق نہیں ہی۔

لطیفن۔ تو مجھے اس رام کہانی سے کیا۔ ہاتھی باندھیں یا نہ باندھیں میری جوتی سے۔ راے صاحب نے یہی کہنے کو تمہیں بھیجا ہی۔ اچھے رئیس ہیں۔ ہر ایک سے اپنی

بڑائی ظاہر کرتے پھرتے ہین -
حیدر بولے نہین بی راے صاحب یون کہتے - یہ تو مین نے کہا ہی اس لیے کہ بندہ سمجھا شاید آپ اسکے خوش ہون ہر شخص چاہتا ہی کہ اپنے گاہکون کے حالات سے بخوبی واقفیت رکھے -
لطیفن - اپنا مطلب کہو - اور باتون سے کچھ حاصل نہین ہی -
حیدر سمجھے تھے کہ راے صاحب کی دولت مندی کا ذکر سُنکے لطیفن بالکل لوٹ ہو جائینگی - اُسکی رُکھاوٹ دیکھکر دل مین سخت حیران ہوے کہنے لگے - وہ بی بی راے صاحب چند کمیز بنوایا چاہتے ہین - اور آپ کا نام سُنکے بھیجا ہی کہ اُنسے کہدینا کہ اگر تکلیف نہ ہو تو یہان آکر ناپ لیلیین -
لطیفن بولین راے صاحب سے سلام کہنا اور کہنا کہ اُنھون نے کہا ہی کہ یہ میرا دستور نہین ہی - اگر راے صاحب کے گھر کے لوگ یہین ہوتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا مین تنہا مردون کے گھر نہین جاتی -
حیدر - خالی مرد ہی سب گھر مین تھوڑے ہین ایک کہاری بھی تو ہی -
لطیفن - نوکر سے کیا مطلب - مین وہان نہین جا سکتی - اگر اُنھین کمیز بنوانا ہی تو یہین آئین - مجھین خدا نے ہاتھی باندھنے کی مقدرت دی ہی تو ہم بھی روکھا سوکھا کھا لیتے ہین -
حیدر اپنے جی مین یہ سُنکے کہ نوکرون کو لطیفن کسی شمار ہی مین نہین لاتین ذرا جھیپے - اور سخت حیرت انھین یہ تھی کہ اتنے بڑے رئیس کی یہ درزن کچھ حقیقت نہین سمجھتی - ذرا نخوت مین آکر بولے - بی بی تمھاری وہان تک چلے چلنے مین حرج ہی کیا ہی - مین کیا بتاؤن تمھین کہ کس کس رتبہ کی عورتین وہان آتی ہین - بیگمین تک تو وہان آتی ہین - بھلا بیگمات جہان آنا کسر شان نہ سمجھین - وہان اُن لوگون کو جنھین محنت مزدوری سے پیٹ پالنا پڑتا ہی جانے مین کیا شان مین بٹہ لگتا ہی؟ -
لطیفن تنک کر بولین - خیر بیگمین آتی ہونگی - ہماری پیزار سے - ایسے لوگون

کے یہان جانا ہم معیوب سمجھتے ہین -
حیدر - مگر بی بات تو سُنو -
لطیفن - اب زیادہ بیہودہ نہ بکو جو مین نے کہا ہی اپنے آقا سے کہدو -
حیدر جواب دینے کو تھا - کہ احاطہ مین شور و غل کی آواز سُنائی دی اور سب اُدھر متوجہ ہوے -

باب دہم

مٹھائی کا بکس

آپ لوگون کو یاد ہوگا کہ بڈھے نواب جو لطیفن کے قریب رہتے تھے ایک بکس ولایتی مٹھائی کا خرید اتھا اور ایک قلی کے لونڈے کو سونپا تھا کہ جا کر لطیفن کو دے آوے - اور مکان کا پتا یہ بتایا تھا کہ پھاٹک کے پاس ہی - مگر اُس قلی کے لونڈے مین بھلا اس قدر تمیز کہان - یہ ولایتی مٹھائی کا بکس جو نہایت تکلف سے ایک خوشنما رنگین کاغذ مین لپٹا ہوا تھا اور فیتہ سے بندھا ہوا تھا لونڈے نے بغل مین دبایا اور دبے پاؤن دربان کی کوٹھری سے ہوکر احاطہ مین داخل ہوا - دربان کو اُسکی اس قطع سے جاتے ہوے دیکھکر دل مین شک ہوا اور اُس کے پیچھے ہو لیا - جب بیچ احاطہ مین پہونچ گیا دربان نے ٹیلٹوا لیا -
دربان - کہو بچہ کہان جا رہے ہو - کچھ لے بھاگنے کا ارادہ ہی -
لونڈا - چھوڑ دیجیے یہ کیا بات ہی ہم کوئی چور ہین -
دربان - چور کے کیا سر پر دو سینگ ہوتے ہین - بتاتا کیون نہین کسکے پاس جاتا ہی -
لونڈا - یہ نہین بتاؤنگا بس اتنا کہدیا کہ سیدھی راہ جا رہے ہین -
دربان - یہ نہین بتاؤ گے - اچھا دیکھین کیسے نہین بتاؤ گے - بتانا پڑے گا ہم دربان ہین ہمارا کام پوچھنا ہی - اور تمھین بتانا پڑے گا -
لونڈا - مین نہین بتاؤنگا مجھے منع کر دیا ہے - سیدھی راہ جا رہے ہین کسی کا اجارہ ہی - یہ بکس دینے جاتے ہین -

دربان - کسکے مکان پر -
لونڈا - یہ نہین بتاؤنگا -
دربان - بتاتا ہوگا - اس بکس مین کیا ہی - معلوم ہوتا ہی کہ پٹاخے ہین - چلو بچہ مین تمھین تھانہ پر سے چلونگا - خطرناک آتشبازی کے کھلونے رکھنا قانوناً مخل امن غلاظت ہی -
دربان نے لونڈے کا ہاتھ پکڑا لونڈا رونے اور چلانے لگا اور کہا کہ چھوڑ دو مجھے نواب صاحب نے ہمین بھیجا ہی - مین ابھی جا کے اُنسے کہونگا کہ دربان نہین جانے دیتا - نواب صاحب کی ماما جو اسوقت احاطہ مین جا رہی تھی اُسنے نواب صاحب کا نام جو سُنا تو پوچھنے لگی - نواب صاحب کو کون پوچھتا ہی - یہ لونڈا - کیون نواب صاحب سے کیا کام ہی - دربان نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ جھوٹ بکتا ہی - یہ کہ رہا ہی کہ نواب صاحب نے مجھے بھیجا ہی اگر پہلے ہی کہتا تو مین جانے کیون نہ دیتا -
ماما - لڑکے تجھکو نواب صاحب نے بھیجا ہی ؟ تو میرے پاس بھیجا ہوگا - کہو کیا کہنے کو بھیجا -
ماما ایک ہٹی کٹی عورت تھی خوب سُرخ و سفید - لونڈے نے پوچھا کہ بی لطیفن آپ ہی کا نام ہی - بی لطیفن کا نام سُنتے ہی ماما کے بدن مین آگ لگ گئی - کہنے لگی ہان لطیفن میرا ہی نام ہی -
لونڈا - تمھین پھاٹک والے کمرہ مین رہتی ہو -
ماما - کہ تو دیا کہ مین وہی ہون - ہان تو نواب نے تجھ سے کیا کہا کہ بکس بی لطیفن کو دینا -
لونڈا - جی ہان اور کہا ہی کہ میرا بہت بہت سلام کہنا -
ماما - دیکھون تو نواب صاحب نے موئی مالزادی کو کیا بھیجا ہی -
ماما نے یہ کہکر بکس لونڈے سے چھین لیا اور اُسے کھولنے لگی - چوکیدار بولا دیکھو ماما جی تم دھوکا دے کر یہ بکس لے رہی ہو - تمکو معلوم ہی کہ یہ بی لطیفن کے لیے بھیجا گیا ہی -
ماما - تجھے کیا مطلب - تجھے اپنے کام سے مطلب ہے تو کوئی خدائی فوجدار ہی - تجھے تو دربان خوب انعام دیتی ہوگی نہ - جتنی سوغات آوے اُسکی تو خبر لیے ہی رکھو -
دربان - دربان مجھے کیون دینے لگی - میرا یہ کام ہی ہی - اگر لونڈا پہلے بتا دیتا کہ مین نہ

کے یہان اسے سیدھا جانے دیتا -

ماما - جانے کیون نہ دیتا - ایسے لوگون کی خدمت تو تو خوب کرتا ہی ہر -

دربان - میرا کام ہی ہر کہ جو چیز جسکے لیے آوے اُس تک پہونچا دون - اب یہ بکس تو میرے حوالہ کردو تمھین اسکے لینے کا کیا حق ہر -

ماما نے بکس کھولنا شروع کیا - اخاہ - یہ لیجیے حلوا سوہن - اور نقل بادام - دیکھتے ہو یہ مٹھائیان اس درزن کی چھوکری کے لیے - اسمین روپیہ نہین خرچ ہوتا اور مجھ سے ہمیشہ جھگڑتے رہتے ہین کہ ماما تم گھی بہت خرچ کرڈالتی ہو - آٹا کتنے دن چلتا ہر - اس بالزادی کو مین ضرور یہ مٹھائیان کھانے دونگی - دیکھو تو سہی -

دربان - ماما بکس میرے حوالہ کرو - تم بی لطیفن نہین ہو - یہ اُسکے واسطے ہر -

لونڈے کو جب معلوم ہوا کہ یہ لطیفن نہین ہر تو وہ رونے لگا - ارے تم بی لطیفن ہماتک والی نہین ہو - ماما نے کہا تجھے کیا اے یہ جلیبی اور ساگ یہان ہے - لونڈا جلیبی تو کھا گیا مگر پھر رونے لگا اور ماما کے ہاتھ سے بکس چھیننے لگا - چوکیدار نے بھی مدد کی - مگر ماما ایک مسٹنڈی عورت تھی دونون چھڑاتے رہے مگر وہ بکس ہاتھ سے نہین دیتی تھی - کبھی ایک مٹھائی کا ٹکڑا نکال کے لونڈے کے منھ پر زور سے پھینکتی تھی کبھی چوکیدار کی آنکھ پر تاک کر مارتی تھی - چوکیدار کو ایک دفعہ بڑی چوٹ آئی اور وہ چلانے لگا - لوگو دوڑیو اس عورت نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی - ماما نے مٹھائی کی ڈلیان تمام صحن مین چہار طرف پھینکنی شروع کین -

دربان اور لونڈے کی چلاہٹ اور ماما کے غل سُنکر تمام احاطہ کے لوگ اس شور و فساد کی وجہ دریافت کرنے کو جمع ہوگئے -

اسی اثنا مین نواب صاحب بھی احاطہ مین داخل ہوے - اتنی دیر تک جو لونڈا واپس نہین آیا تو انھین اضطراب پیدا ہوا سوچنے لگے کہ یا الٰہی دیکھیے کیا صورت پیدا ہوتی ہر خدا کرے لطیفن مٹھائی قبول کرلین تو بات بن جائے - وہان پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ لونڈا گھٹنون کے بل زمین مین پھر رہا ہی اور مٹھائی جو بکھری ہوئی ہر اُسے جمع کر رہا ہر -

دربان آنکھیں مل رہا ہی - اور ریزہ جو آنکھوں مین چلے گئے تھے اُسے نکال رہا ہی - اور ماما کی جان کو کوس رہا ہی - ماما خوب چلا چلا کے کہہ رہی ہی " واہ واہ یہ مٹھائی تو بڑے مزہ دار ہی - یہ تو کھانے سے اسکا حال کھلا مین تو آج اسی سے پیٹ بھرونگی " -

نواب نے خفا ہو کر کہا - " ماما یہ کیا تماشہ کر رہی ہو - تمھارا یہ کھانے پکانے کا وقت ہی یا احاطہ مین پھرنے کا " -

ماما - کھانا دانا جاے چولھے مین - مین تو اس وقت مٹھائی چکھ رہی ہون - حضور مٹھائی کسی عورت کے پاس بھیجا کیجیے تو کسی سلیقہ دار آدمی کے ہاتھ اس لونڈے کو اتنا شعور تو ہی نہین کہ مجھے لطیفن سمجھا - مین کیون انکار کرتی - مین نے کہا لائے ہو تو دیتے جاؤ - پھر کیا قصور ہی -

نواب لونڈے پر خفا ہوے - کیون بے بیوقوف - اسی طرح کام کرتے ہین -

لونڈا - حضور میرا کیا قصور ہی دربان اندر جانے نہین دیتا تھا -

دربان - میرا کام ہی ٹوکنے کا ہی یون ہر شخص کو اندر کس طرح گھس جانے دون - یہ لونڈا کمرہ کی طرف جانا چاہتا تھا - اتنے مین ماما بولی کہ مین لطیفن ہون اور اُسنے بکس اُسے دے دیا -

نواب - کیون ماما یہ تمھاری حرکتین ہین -

ماما - جی ہان حرکتین ہین - بندی نے کیا قصور کیا - لونڈا بکس لے کے آیا تو مین یہ سمجھی کہ میرے لیے ہے تو مین نے کیا اندھیر کیا - مجھے کیا علم تھا کہ حضور کے سن کا آدمی چھوکریون کے پھیر مین ہی کوئی جانتا تھا کہ اجنبی نہ کبھی کی جان نہ پہچان - دو دن سے آکے ایک لونڈیا ٹکی ہی اور حضور اس قدر خرچ اسکے لیے گوارا کرینگے - واہ ری تقدیر - موئی دلہن کے تو یہ بھاگ - اور ہم پر سدا یہ کوڑہ رہتا ہی کہ کبھی زیادہ نہ خرچ ہووے -

نواب - اماں بس چپ رہو - فہمیدہ خواہر شد - چلو مکان مین آؤ وہان تم سے گفتگو ہوگی سارے احاطہ بھر مین باہر چیخانے سے کیا فائدہ -

نواب اپنے کوٹھے پر چڑھ گئے اور ماما نے خیالات کے لطیفن کی کھڑکی کی طرف نظر کی -

نہ کی - ماما من نواب کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی اور پیچھے ہی سے اُنکو منہ چڑھاتی جاتی تھی - اور اشارہ سے دربان سے کہتی جاتی تھی دیکھو تو سہی کیسا ٹھیک کرتی ہون - بہت بڑھ بس لگا ہی - حلوا مانڈہ کھانے کے دن اور عشقبازی کا شوق چرایا ہی -

دربان - اگر میری آنکھ زیادہ دُکھی تو بلن دوائی کے دام بھر لونگا -

ماما - نواب دینگے اُنھون نے یہ سارا فسادمچوایا - ارے یہ بڑے ذات شریف ہین لطیفن یہ سب باتین سُن سُنکے خوب ہنس رہی تھی - حیدر بھی غور سے سب باتین سُن رہے تھے تاکہ راے صاحب سے پرچہ جڑین -

صحن رفتہ رفتہ خالی ہو گیا - لونڈا سب مٹھائی چن کے چلتا ہوا - حیدر راے صاحب کے یہان پہونچے اور سب حال کہنا چاہتے تھے مگر راے صاحب نے ٹوکا دو ارے مین نے آنکھون سے دیکھ چکا - یہ ماما کم بخت بڑی منہ چڑھی ہی - ایسی عورت کو تو گھری بھر نہ رکھے نہ معلوم نواب کیون اس سے ایسے دبے ہوے ہین - واہ نواب کے ضرور لطیفن ہاتھ آتی - ہان تو گیا تھا لطیفن کے یہان - خوش تو ضرور ہوئی ہونگی - کیا بولین -

حیدر نے کہا حضور کیا کہون وہ تو بڑی دماغدار معلوم ہوتی ہے -

راے صاحب - ابے بتا تو کیا باتین ہوئین -

حیدر - ارے صاحب وہ یہان حضور کے پاس ناپ لینے نہین آنا چاہتین سمجھے آپ -

راے صاحب - ابے تو اُلو ہی رہا - یہ مین نے تجھے کب بتایا تھا کہ خواہ مخواہ ناپ ہی لینے کے واسطے بلانا -

حیدر - تو اور کیا کہتا کس طرح ذکر چھیڑتا - جب کوئی درزی حضور کا پاجامہ سیتا ہی تو ناپ لیتا ہی یا نہین -

راے صاحب - خیر یہ بتا کہ ہماری نسبت اُسنے کیا کہا - اگر انکار کیا تو کوئی وجہ اُسنے بتائی ہوگی -

حیدر - اجی وہ کہنے لگی کہ اگر راے صاحب کے گھر کے لوگ ہوتے تو مین چلی چلتی -

اکیلے آدمی کے پاس کس طرح چلوں اگر وہ خود چلے آوین تو کیا مضائقہ ہے۔

راے صاحب۔ یہ مطلب ہے کہ ہم خود اُسکے گھر پر جاوین۔ مطلب سعدی دیگر است۔ اتنا نہین سمجھتا۔ یہ پہلے کیون نہین کہا۔ ہمارے جانے سے ذرا لوگون کی نظر مین وقعت اُسکی ہونے لگے گی عورتون کو اسکا بڑا خیال ہوتا ہے۔ چاہتی ہے کہ لوگ واقف ہون کہ راے صاحب کی اس سے راہ و رسم ہے۔ خیر ہمارا کیا حرج ہے چلینگے مگر شام کو جس وقت کوئی دیکھے نہ۔ احتیاط ضرور ہے مثل ہے شب پردہ دار عاشقان ست۔

باب یازدہم

راز و نیاز

اُسی روز شام کو راے صاحب اپنے مکان سے آٹھ بجے روانہ ہوے۔ پورے طور پر تاریکی ہو چکی تھی۔ سارے احاطہ مین خاموشی کی حالت تھی۔ زینہ پر سے چُپ چاپ اُترے اور آہستہ آہستہ چوکیدار کی کوٹھری سے چھپ چھپاتے نکل آئے۔ صحن جلدی سے طے کرکے لطیفن کے کمرہ کے قریب پہونچے جسمین روشنی موجود تھی۔ دل مین کہنے لگے "ابھی تک کسی نے ہمین دیکھا نہین" اب اسوقت وزن ہمین بلا بھی لے گی اور کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا۔ کوٹھری کے قریب پہونچے آہستہ سے دروازہ کھٹ کھٹایا۔ آواز آئی۔ "کون ہے" جواب دیا۔ دروازہ کھولیے ایک شخص آپ سے کچھ باتین کیا چاہتا ہے۔ پھر آواز آئی صبح کو آئیے۔ مین اسوقت دروازہ نہین کھولتی ہون۔ پھر بولے اجی مین ہون تمھارا ہمسایہ۔ راے ہرسہاے۔ جس نے آج صبح کو تمھارے پاس نوکر بھیجا تھا اب تم جانتی ہو کس غرض سے آئے ہین۔ مہربانی کرکے دروازہ کھول دو۔ پھر آواز آئی۔ "آپ نے بڑی تکلیف کی" مگر رات کو مین کسی کے لیے دروازہ نہین کھولتی۔ صبح دن چڑھے تشریف لائیے گا۔

راے صاحب۔ واہ بی۔ یہ بھی دستور ہے۔ ہمسائی ہو کے اتنی دیر سے کھڑے ہین دروازہ نہین کھولتی ہو۔ مین ہون راے ہرسہاے۔ تم کو خوب معلوم ہے کہ مین کوئی چور

یا اُٹھائی گیرا نہین ہون -
آواز - چور ہو یا ساہ - کیا چور ہی سے کھٹکا ہوتا ہی - آپ بڑے ساہ سہی اسوقت تشریف لیجائیے کل دن کو آئیے گا -
راے صاحب مجبور بیرنگ لوٹے - راستے مین اب دل ہی دل مین کہے جاتے ہین - اجی یہ بات تو ظاہر ہی کہ دوسرا ہر عورت ہم پر ریجھ جاتی ہی تو یہ فوراً ہم سے کھلا نہین چاہتی ساری وجہ یہ ہی - آپ کسی قدر خوش بھی ہوے اس ناکامی پر - پھر سوچے دن کو بلاتی ہی تو اسکا مطلب یہ ہی کہ سارے محلہ کو معلوم ہو کہ راے صاحب کا مجھپر دل آیا ہی - خیر جی - دن ہی کو سہی -
دوسرے دن گھنٹون بناؤ چناؤ کرکے راے صاحب بخت آزمائی کو پہونچے - زینہ اُتر کر اس طرح چلے کہ معلوم ہو کہین اور کو جا رہے ہین - جب چوکیدار کی کوٹھری کے قریب پہونچے تو پوچھا - کیون جی یہ عورت جو کمرہ مین رہتی ہی کیا سیتی ہی -
دربان - حضور ہان - درزی کا کام کرتی ہی سُنا خوب سلائی کرتی ہی -
راے صاحب - تو ہم بھی کچھ کپڑون کی فرمائش کرینگے - جہان تک ہو سکے اپنے پڑوس ہی والون کو فائدہ پہونچانا چاہیے اور راے صاحب ٹہلتے ہوے صحن مین ہو کر لطیفن کے دروازے پر پہونچے - حسب معمول فقط دروازہ کے پٹ بھڑے ہوے تھے کیونکہ لطیفن دن مین دروازہ بند نہین رکھتی تھین - راے صاحب نے آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا - آواز آئی چلے آؤ پٹ کھول لو -
رئیس موصوف بڑی شان سے اندر داخل ہوے گویا اس درزن کی حضرت کے آنے سے آبرو بڑھ گئی - رئیس تو تھے ہی مگر وہ سچی شرافت اور منکسر مزاجی جو امرا اور رؤسا کے مزاج کا قدرتی حصہ ہی وہ انمین نہ تھی بلکہ ظاہری تپاک زیادہ تھا -
لطیفن نے نہایت قرینہ سے انکا استقبال کیا اگرچہ زیادہ چاپلوسی یا خوشامد کو دخل نہ دیا اس سے راے صاحب کی نخوت مین ذرا کمی ہوتی - انکی موجودگی مین ذرا سا بھی لطیفن کی طمانیت مین فرق نہین آیا بلکہ جسوقت راے صاحب کرسی پر بیٹھ گئے

وہ دوسری کرسی پر بیٹھ گئی جو کہ کھڑکی کے قریب رکھی ہوئی تھی اور بولی کہ "آج حضور نے کیسے مجھ پر یہ کرم فرمایا کہ غریب خانہ پر تشریف لا کر بندہ نوازی کی"۔

رائے صاحب نے اپنے جسم کو سیدھا کر کے کرسی پر سے ایک بیغرضانہ طور سے فرمایا کہ بی کل مین نے اپنے ملازم خاص کو تمھارے پاس بھیجا تھا اور آپ کو اپنے غریب خانہ پر بلایا تھا میرا مکان یہان سے بہت قریب ہی۔ اہ وہ کیا سامنے ہی۔

لطیفن۔ مین آپ کو خوب جانتی ہون۔ آپ کے ملازم نے میرا جواب بھی آپ تک پہونچایا ہی ہوگا۔

رائے صاحب۔ ہان مجھ سے اُسنے کہا کہ وہ مجرد آدمیون کے یہان نہین جاتین۔ یہی نہ۔ مگر تم یہ اتنا مجرد آدمیون سے خوف کیون کرتی ہو۔ شاید تمھین کوئی سابقہ ایسا ہوا ہوگا کہ جسکی وجہ سے یہ اندیشہ تمھارے دل مین سمایا ہی۔ اہا ہا۔ یہی بات ہی نہ اس سے تو ایسی ہی بات پائی جاتی ہی۔

رائے صاحب بڑی دیر تک خود ہی ہنستے رہے۔ اور اپنے دانتون کی آب و تاب سے جسکا کہ انھین بہت فخر تھا لطیفن کو بجاے خود رجھاتے رہے مگر لطیفن چپ چاپ سُنا کی اور اخیر مین بولی کہ مین نہین جانتی کہ لوگ کیا کیا خیالات اپنے دل مین کرتے ہین مگر مجھے یہ بات پسند نہین ہے اور مین مطلق پروا نہین کرتی کہ لوگون کا خیال میری طرف کیسا پیدا ہوتا ہی۔

رائے صاحب کو یہ سنجیدہ گفتگو سُنکر بڑا تعجب ہوا۔ اول تو تھوڑی دیر تک یون ہی زیرلب مُسکرایا کیے پھر بالکل ہنسی جاتی رہی پھر تن کے بیٹھے اور فرمانے لگے۔ بی میرا ارادہ تمھین خفا کرنے کا نہ تھا مگر توبہ توبہ تمھارے سامنے تو ہنسنا بولنا گناہ ہی۔

لطیفن۔ معاف کیجیے ایسی تو مین بد مزاج اور ناک چڑھی نہین ہون۔ میرا خود ہنسی دل لگی کا مزاج ہی مگر موقع موقع بے محل ہنسی مجھے نہین بھاتی۔ ہنسی اپنے آپس والون ہی سے اچھی ہوتی ہے۔

رائے صاحب۔ بی یہ سچ ہی۔ کیونکہ ابھی تمھاری ملاقات ہی کتنے عرصہ کی ہی۔

ہمارے دل سے پوچھو تو ہمین تو بے انتہا خوشی ہوئی کہ تم ایسے باسلیقہ لوگون سے ملاقات ہوئی اور یہی وجہ ہی کہ اب ہمارا جی چاہتا ہی کہ تم اب ہمین اپنے نیازمندون مین سمجھو۔

لطیفن۔ آپ کی ذرہ نوازی۔ مگر میرا آپ کا میل کیا۔ ایاز حد خود بشناس۔

راے صاحب۔ اجی واہ میل کی ایک ہی کہی۔ تم نے سُنا ہی ہوگا ع جب ملے دو دل مخل پھر کون ہی ✣ اور تم کو تو خدا نے وہ دولت حسن بخشی ہی کہ ہم مین ہی کیا۔ تمھین تو بڑے بڑے بادشاہ اور وزیر خط غلامی لکھ دین۔

لطیفن نے ہنس کر کہا۔ آپ یہی کہنے کے لیے تشریف لائے تھے۔

راے صاحب۔ سچ پوچھو تو بات یہ ہی۔ میری عادت نہین کہ خواہ مخواہ کو زمین آسمان کے قلابے ملاؤن اور ایرپھیر باتون مین کرون۔ مین تو دوٹوک بات کرنا اور صاف مطلب کہہ دینا اچھا سمجھتا ہون اور پھیر چھپانے سے حاصل کیا اجی یہ تو ظاہر ہی کہ تمھارے حسن اور سلیقہ دونون پر مین جان و دل سے عاشق ہون۔ پھر اسمین چوری کیا ہی آخر انسان عاشق ہوتا ہی تو انسان ہی پر عاشق ہوتا ہی۔ اور پھر یہان بی بی نہ بچہ نہ جورو نہ جاتا اللہ میان سے ناتا۔ پھر اگر معشوق کی ہمین تلاش ہی تو ہمین کسی کا کیا سنو ہمسائی جان تم نے ہمین اپنی نگاہ غلط انداز کا شکار تو کر ہی لیا ہی۔ اب سنو جس دن سے ہم نے تمھین اس لباس مین جو کہ تم پر بے انتہا سجتا ہی دیکھا ہی۔ خواب و خور حرام ہی دن ہی تو تمھارا دھیان ہی اور رات ہی تو تم ہی تم نظر آتی ہو۔ لیمپ و میز تو فقط بہانہ ہی یہ تو فقط حیلہ تم تک آنے کے لیے تھا۔ اصل مطلب تو یہ ہی کہ ہماری تم پر جان جاتی ہی۔ اب التجا ہی کہ تم بھی ہمین نگاہ ترحم سے دیکھو۔

لطیفن یہ سُنکر ہنسین اور ایسا ہنسین کہ راے صاحب جو لطیفن کے قریب کھسکتے جاتے تھے اس ہنسی سے بہت متعجب ہوے اور ہٹ گئے۔ تھوڑی دیر تک اور لطیفن ہنستی رہین تو راے صاحب سے نہ رہا گیا فرمانے لگے۔ بی لطیفن خیر آپ ہنسین تو مگر ہمین بھی تو بتائیے کہ اس قدر ہنسی کس بات پر آئی۔ میرے اس اظہار محبت ... اسمین کون ہنسی کی بات ہی

یہ تو کوئی انوکھی بات نہیں بہت لوگوں نے اظہار محبت تم سے کیا ہوگا مین تو جانتا ہون کہ اور لوگوں نے بھی اپنی محبت تم سے جتائی ہوگی اور جتانا چاہتے ہین -

لطیفن - تمہین بھی خبر لگ گئی -

راے صاحب - ہمین خبر لگی کہ تمام احاطہ بھر کو معلوم ہے - دن بھر تو بیچارہ دربان - گلدستہ اور تصویرین اور نہ معلوم کیا کیا تمھارے یہان پہونچاتے پہونچاتے تھک گیا - اور وہ مٹھائی کا بکس واللہ اُس مٹھائی کے بکس نے بڑی دل لگی پیدا کی -

لطیفن - یہی دیکھو کہ بیچارے مجھ غریب پر کتنے مہربان ہین -

راے صاحب - اجی مین نے تو نہ کوئی گلدستہ بھیجا نہ مٹھائی مین ایسی زٹلیات نہین پسند کرتا جان سے زیادہ کوئی شے نہین جب جان و دل ہی تمھارے نذر کر دیا تو اب یہ کیا کیا تمھین کیا منظور ہے -

لطیفن - مگر تحفہ تحائف سے انسان خوش ہی ہوتا ہے -

راے صاحب - اپنے دل مین سوچنے لگے - یہ مشکل ہے - بلا تحفہ تحائف کام نکلنا معلوم یہ ٹیڑھی کھیر ہے - ہم سمجھے تھے باتون ہی مین کام نکال لینگے -

پھر اب لطیفن کے قریب آہستہ آہستہ پہونچے - اور بہت ہی ملائمت کے ساتھ بولے - "جانی تم نے ہماری بات کا جواب نہین دیا"

لطیفن - تو آپ میری ہنسی کا مطلب نہین سمجھے ؟ -

راے صاحب - کیا مطلب تھا؟ واقعی مین نہین سمجھا - محبت کی باتون کا جواب ہنسی مین دیتی ہو - یہ کوئی نئی بولی ہے - زرزری فرفری سُنی تھی یہ ہنسی کی بولی نئی ایجاد ہوئی آخر تم نے ہنسی مین کیا کہا -

لطیفن - مین نے یہ کہا کہ تمھارے عشق کو مین ہنسی سمجھتی ہون - محض مذاق -

راے صاحب - خدا کے واسطے ہنسی نہ سمجھیے مین سچے دل سے کہ رہا ہون -

لطیفن - تو کھڑکی سے مجھے دیکھ کے آپ اتنے جلد عاشق ہو گئے -

راے صاحب - عاشق بھی آدمی مہینون برسون مین ہوتا ہے ! ارے معشوق

نظر پڑا۔ یہ تیر عشق کلیجہ کو دو سار کرتا ہوا پار نکل گیا۔ انسان آناً فاناً ہی مین تو عاشق ہو جاتا ہے یہ نوں مین عشق ہوتے تمہاری ہی زبانی سُنا۔ ارے یہ آتش عشق تو بجلی ہے۔
لطیفن۔ مجھے یہ نہین معلوم تھا۔
راے صاحب۔ بھئی سچ تو یہ ہے کہ حسین عورت کی آنکھ مین ضرور کچھ برق کا سا مادہ ہوتا ہے بس جہان انسان کی آنکھ سے آنکھ ملی اور بیخودی طاری ہوئی۔
لطیفن۔ سچ ہے۔ اور عورت پر کس طرح بیخودی طاری ہوتی ہے۔
راے صاحب۔ بس بالکل اُسی طرح۔
یہ کہکر راے مہر سہاے صاحب نہایت محبت کی نظر سے لطیفن کی طرف دیکھنے لگے اور اپنی کرسی اور قریب کو کھسکانے لگے۔
لطیفن۔ اب کہان تک بڑھتے آئیے گا۔ مجھے اور سرکنا پڑے گا۔ یہ تو آپ کی بڑی بیقاعدہ بات ہے۔ راے صاحب پریشان تھے کہ اب کونسی تدبیر کیجاوے۔ آنکھون کی موہنی نے تو کچھ اثر نہ دکھایا۔ جی کڑا کرکے بولے۔ وہ پاس آنے مین تمھین کیا اندیشہ ہے پاس سے ذرا صورت اچھی طرح معلوم ہوتی ہے۔ میرا تو اس شعر پر عمل ہے ؎

جی چاہتا ہے قدرت صانع پہ ہون نثار
بت کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کرون

لطیفن۔ خیر آپ کا دل چاہتا ہوگا مگر بڑی نازیبا بات ہے۔ لوگ جو آپ کو اس طرح گھس کے بیٹھا دیکھینگے تو کیا کہینگے۔
راے صاحب۔ لوگ گئے اپنی ایسی تیسی مین۔ کھڑکی ہی کیون کھلی رکھین۔ کوئی اس مارے تم سے جی کھول کے بات نہ کرے۔ لو مین کھڑکی بند کیے دیتا ہون۔
لطیفن۔ نہین جناب مجھے کھڑکی بند کرنی منظور نہین ہے۔ بات کرنے مین کھڑکی بند کرنے کی کیا حاجت۔ انسان یون نہین بات کر سکتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ ہم اور تم بیٹھے ہین حرف رکھنے کی کسی کو جگہہ نہ ہو۔
راے صاحب بہت پیچ و تاب کھا کے۔ فرمانے لگے وہ یہ تمھاری اچھی راے ہے

کہ جو بات کرے کھلے خزانے کرے۔ ایرا غیرا ہر شخص واقف ہو جاوے جس سے آدمی بات تک نہ کرے۔

لطیفن۔ تو آپ اپنے ہمسایوں کو ایرا غیرا او بات کرنے کے قابل نہین سمجھتے ہین۔

راے صاحب۔ اجی تم تو ہر بات مین نقص نکالتی ہو۔

لطیفن۔ میرا تو یہ خیال ہی کہ مین نے آپکے ساتھ ایک خاص رعایت کی کہ یہان تک آنے دیا۔ کمرہ مین اور کسی کو مین نہین آنے دیتی۔ اگر آپ کا یہ خیال ہی تو کیا مضائقہ ہی۔

راے صاحب۔ معاف کرو ہمسائی جان۔ مین تمھاری عنایت کا بڑا احسان مند ہون مگر میرا مطلب یہ ہی کہ تم مجھے یہ نہین بتاتین کہ جو اپنے خیالات مین نے ظاہر کیے ہین اُنسے تم ناخوش تو نہین ہوئین۔

لطیفن۔ سُنئیے جناب سچی بات یہ ہی کہ ابھی نہ مین آپ کو جانون نہ آپ مجھے۔ اور مجھہ عشق کا جادو اس قدر جلد اثر نہین کرتا۔

راے صاحب۔ ارے تم بڑی اُستاد ہو۔ خیر ستا لو۔

لطیفن۔ تم نے کہدیا کہ مین عاشق ہون۔ اب مین اسے فوراً یقین کرلون کہ ہان صحیح ہی کیا ثبوت تم نے عشق کا دیا۔

راے صاحب۔ ثبوت۔ ثبوت کیا دون۔ جو تم یقین مان جاؤ کہ ہان صحیح ہی۔

لطیفن۔ میرا مزاج اس قسم کا ہی کہ مین ذرا دیر مین بات کو یقین کرتی ہون۔

راے صاحب۔ بی لطیفن انصاف سے پوچھو تو یہ جو مین نے تم سے اظہار محبت کیا ہی یہی کامل ثبوت میری محبت کا ہی۔ اپنے دل مین یہ تو سمجھو کہ میرے رتبہ کا آدمی جو تمام عمر امیرون اور رئیسون کی صحبت مین کٹی۔ اب جو مین ایک دوزن کے گھر آیا تو میرے دل مین تمھاری محبت نہین تو کیا ہی۔

لطیفن۔ تو آپ سمجھتے ہین کہ آپ نے میری آبرو بڑھائی جو یہان قدم رنجہ فرمایا۔

راے صاحب۔ اجی یہ مطلب نہین ہی۔ تم تو ہندی کی چندی نکالتی ہو اصل مقصد نہین سمجھتین۔

لطیفن نے جواب نہین دیا اپنے کام مین مشغول ہو گئی -
راے صاحب نے دیکھا کہ ابھی کوئی صورت مطلب برآری کی نہین نظر آتی بلکہ اور گتھیان الجھی جاتی ہین سمجھے کہ اور ڈھنگ سے چلو - عورت کم سن ہے - سیر تماشے کا ضرور شوق ہوگا ہر عورت کو کم وبیش سیر تماشے کا شوق ہوتا ہے - وہ تماشہ دکھاؤن کہ جی خوش ہو جائے - تھوڑے عرصہ کے بعد یون گویا ہوے -
راے صاحب - تو تم عرصہ سے یہی کام کرتی ہو - یہی سینے سلانے کے کام کو -
لطیفن - نہین تو عرصہ کیسا مجھے پیرس آئے تو عرصہ ہوا ہی نہین -
راے صاحب - اخاہ تو تم شہر کی پیدائش نہین ہو - گفتگو تو تمھاری شہر والون کو مات کرتی ہے اور سلیقہ چال ڈھال کیا پوچھنا ہے - خیر اگر شہر کی نہین - تو حضور کس دیہات سے تشریف لائی ہین -
لطیفن - ایک قصبہ ہے موضع ... متھرا ...
راے صاحب - اخاہ تو برج نار ہو - سبحان اللہ ... تو تمھاری ... خاص پیرس کی بول چال ہے - پیرس مین آئے کتنے دن ہوے -
لطیفن - یہی کوئی پانچ ہفتے -
راے صاحب - اکیلی آئی تھین -
لطیفن - بالکل یکہ وتنہا - ایک دن ہم نے اباسے کہا ہم پیرس جانا چاہتے ہین - وہان جاکے نوکری کرینگے خدا نے چاہا تو خوب سا روپیہ پیدا کرینگے -
راے صاحب سوچے پھر روپیہ کا ذکر آیا - جہان روپیہ کا ذکر آتا ہے بس میرے کان کھڑے ہوتے ہین - ... روپیہ آدمی چاہے کہ ... کرکے پیدا کرے تو خیر صلاح ہے - ہان پیرس مین آنے سے جو تمھارا یہ مطلب ہو کہ وہان اپنی پسند کا کوئی یار تلاش کرلین کوئی روپیہ والا آدمی جو تمھین خوب حسب مراد رکھے تو یہ اور بات ہے -
لطیفن - نہین جناب بندی کسی کو تلاش نہین کرتی - میرا جو ارادہ ہے اُسمین مجھے کسی کی مدد درکار نہین ہے -

رائے صاحب کو پھر کچھ جواب بن نہ آیا۔ ادھر اُدھر کھسیانے ہو کر دیکھنے لگے سوچے کسی طرح ہاتھ نہیں آتی۔ ہنوز دہلی دور است۔ عرصہ درکار ہے۔ خیر دیر آید درست آید۔

رائے صاحب۔ بی لطیفن تھیٹر کا بھی تمھیں شوق ہے؟۔

لطیفن۔ بے حد شوق ہے۔

رائے صاحب۔ اکثر جاتی ہوگی؟۔

لطیفن۔ جاتی کبھی بھی نہیں۔ یہاں ہمارا کون سنگھی ساتھی ہے جو لیجائے۔ اور شہر میں بھلا عورت ذات اکیلے تھیٹر میں کس طرح جائے۔

رائے صاحب بہت خوش ہوئے سمجھے اب کیا ہے کہاں جاتی ہے۔

رائے صاحب۔ واہ واہ جان من یہ کونسی بات ہے۔ ہمیں اجازت دو تو ہم تمھیں روز تھیٹر دکھایا کریں۔ بس ایک درجہ پردہ دار کرلیں جیسا زنانہ درجہ ہوتا ہے اور فرسٹ الگ تھلگ بیٹھے سب سیر دیکھا کریں۔

لطیفن۔ واہ واہ اچھی کہی۔ درجہ کرنے سے کیا حاصل آدمی ایسی جگہ اس لیے جاتا ہے کہ دس کو دیکھے دس اپنے تئیں دیکھیں۔

رائے صاحب۔ تو تمھیں اپنے تئیں دکھانے کا بڑا شوق ہے۔ تمھارے مزاج میں چلبلاپن ہے۔

لطیفن۔ چلبلاپن اسمیں کیا ہے؟ اور پھر تھیٹر جاؤنگی تو یہ لتے لپیٹ کر تھوڑے ہی جاؤنگی تم تو اعلےٰ درجہ کی پوشاک پہنے ہوگے۔ میں تمھارے ساتھ یہ کپڑے پہنے اچھی لگونگی۔

رائے صاحب۔ اچھی کیوں نہ لگوگی۔ تمھیں کسی کے اچھے لگنے سے کیا ہمارے دل سے کوئی پوچھے کہ کیسی معلوم ہوتی ہو۔ بس جی چاہتا ہے گلے لگالے۔

لطیفن۔ اور ان کپڑوں کے سوا میرے پاس کونسے جوڑے ہیں۔ ایک رضائی ایک ٹوپی اور ایک رومال اور ہے۔

رائے صاحب۔ کوئی اچھا سا جوڑا نہیں ہے۔

لطیفن۔ کوئی نہین ۔
راے صاحب پھر سوچ مین غرق ہوے۔ بہت دیر خوض کے بعد بولے۔ "اجی تو یہ کپڑے کیا بُرے ہین گاڑی مین سوار ہوکر تو جائینگے پیدل تھوڑے ہی چلنا ہی۔ کہو پکا ارادہ ہو تو شام کو لے چلون ۔
لطیفن۔ تو آپ کا ارادہ ہی کہ یہی پھٹے پُرانے گوڈر لپیٹ کے چلون۔ لوگ مجھے کیا سمجھینگے ۔
راے صاحب۔ سمجھا کرین۔ مجھے ایسا خیال نہین ہے۔ جو جسکا جی چاہے پہنے ۔
لطیفن۔ نہین آپ مجھے اسطرح کبھی اپنے ساتھ نہ لیجائینگے۔
راے صاحب۔ دیکھی ہی لوگی اسمین کیا ہی۔ اسی کپڑون سے تمھین نہ لیجائین تب ہی کیا محبت ہی کہ باتین ۔
لطیفن۔ واہ جناب اچھی محبت ہی۔ آپ لے جائین بھی تو مین کب جاتی ہون ۔ لوگ کیا کہینگے۔ آپ کو دیکھینگے ایسے فوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے اور مجھے اس حالت مین۔ مین تو مارے شرم کے گڑ جاؤنگی۔
راے صاحب۔ شرم کیسی گاڑی مین تو جائینگے ۔
لطیفن۔ تو تھیٹر بھی گاڑی مین سے بیٹھے بیٹھے دیکھینگے۔ اسی لیے درجہ کرنا چاہتے ہو۔ کیونکہ یون تو ون مین خود تماشہ ہو جاؤنگی۔
راے صاحب اُٹھ کھڑے ہوے سمجھے کہ بُرے پھنسے۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد بولے "تو پھر آخر کیا کیا چیزین تمھین تھیٹر جانے کو درکار ہونگی مین بھی تو سُنون ۔
لطیفن۔ چیزین ہی کیا ہین۔ ایک اطلس کا سایہ۔ اب تو بنے بنائے سایہ ہر ناپ کے ملتے ہین کوئی نہ کوئی میرے بدن کے لائق مل ہی جائے گا۔ ایک اچھی سی ٹوپی۔ ایک اعلی قسم کا دوشالہ اور سفید دستانہ چمڑے کے ۔
راے صاحب کے ہوش و حواس بجا نہین تھے۔ لگے کمرہ مین ٹہلنے ساری کیفیت بھول گئے۔ احاطہ کی طرف دیکھکر کہنے لگے۔ معلوم ہوتا ہی ہمارے یہان کچھ لوگ

آئے ہیں - ہماری ہی تلاش میں معلوم ہوتے ہیں - معاف کرنا تم سے جدا ہونا پڑتا ہے - خدا حافظ -

لطیفن - آپ اس ارادہ کو اب رہنے دیجئے -

رائے صاحب جلدی سے وہان سے چمپت ہوے - جس وقت اپنے یہان پہونچے صورت دیکھنے کے قابل تھی حیدر نے پوچھا حضور کمیٹرون کو حکم دیا تو کاٹنے دوڑے "چپ بدتمیز خبردار جو پھر یہ ذکر کیا" -

---

باب دوازدہم

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

اس واقعہ کو آٹھ دن پورے گذر گئے مگر رائے ہرسہائے صاحب لطیفن کے یہان نہین گئے بلکہ انھون نے اپنی کھڑکیون سے اس طرف صحن کے نظر بھی نہین کی جدھر سے لطیفن کا گھر دیکھ پڑتا تھا - مگر کئی دفعہ کھانے کے کمرہ مین پردہ کی آڑ ادھر جھانکتے رہے مگر لطیفن کو جب دیکھا تو ہمیشہ خوش و خرم پایا - وہی چہرہ پر بشاشت - پوشاک ہمیشہ صاف ستھری زیب تن کیے ہوے خندہ روئی سے اپنے کام مین مصروف - کبھی اپنے چھوٹے سے کمرہ مین ٹہلتی تھی کبھی کھڑکی کے پاس کام کرنے بیٹھ جاتی تھی - پھر کسی کام کو اٹھ کھڑی ہوتی تھی - پھر ذرا دیر مین وہین آ بیٹھتی تھی - اسکو دیکھ دیکھ رائے صاحب کا کلیجہ منھ کو آتا تھا - کئی دفعہ حیدر نے جو پردے کے پیچھے چھپے ہوے جھانکتے ہوے رائے صاحب کو دیکھا تو اُس سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی اُسپر رائے صاحب اسقدر برہم ہوے کہ اُسکو مارنے دوڑے -

رائے صاحب کو ایک بات بہت تسلی بخش معلوم ہوئی وہ یہ کہ گو لطیفن بہت خندہ روئی سے ہر ہمسایہ کے سلام کا جواب دیتی تھی مگر ابھی تک انھون نے کسی کو اُسکے کمرہ مین جاتے نہین دیکھا تھا - اسوجہ سے یہ پایا جاتا تھا کہ گھر مین بلانے کا اعزاز بی لطیفن نے

ابھی تک صرف رائے صاحب ہی کو بخشتا تھا اور ایک ہفتہ گذرنے پر رائے صاحب دل میں سوچنے لگے یہ معلوم ہوتا ہی کہ لطیفن نے جو کپڑہ کی فرمائش کی تو ہمارے خیال سے - اس لیے کہ لوگ ہم کو طعون نہ کریں بس یہی وجہ تھی کہ بیچاری چاہتی تھی کہ ہمارے ساتھ چلے تو معقول لباس پہن کر چلے - اسپر ہمیں ناراض نہ ہونا چاہیے - یہ بات درگذر کے قابل ہی - اب ہمیں چاہیے کہ جو مانگا ہی اُسے بھیج دیں - لاحول ولا قوۃ بھلا وہ بات ہی کتنی بڑی ہی خدا نے مجھے مقدور دیا ہی چاہوں تو دس ایسی پوشاکیں خرید کے بھیج دوں - البتہ اپنی عادت کے خلاف ہی کبھی ہم کسی عورت کے چلکمہ میں آئے نہیں - مگر ع

	نہ ہر جاے مرکب توان تافتن کہ جا ہا سپر باید انداختن	

شیخ سعدی کہہ گئے ہیں - اُصول کے خلاف ضرور ہی - اس لیے ناگوار گذرتا ہی - مگر یہ چھوکری ہٹ کی پوری ہی - آن بان کی عورت ہی - بغیر دیے حضرت مطلب برآری معلوم اب اسکا دل سے بھلا دینا مشکل ہی - رات دن آج کل یہی دھیان رہتا ہی - جب دیکھو آٹھوں پہر اُسی کا تصور ہی - بوٹا سا قد - سڈول جسم اور اُسپر وہ چست پوشاک دل سے بھولتی نہیں - بھیجے اب بی لطیفن کے لیے سب سامان خرید ے لیتے ہیں - مگر دوشالہ بھاری رقم ہی - پھر لیں تو سب چیزیں لیں نہیں بیکار ہی - اس سن میں ہم نے اچھا دردسر مول لیا اور پھر خلاف عادت ہر فعل آدمی کو ناگوار گذرتا ہی - اجی نہ یہ چھوکری یہاں آکے رہتی نہ اتنے چہرہ شاہی خرچ ہوتے - رہی بھی تو ہماری ناک کی سیدھ پر ادھر اُدھر رہتی - خدا جانے کیا ہونا ہی -

کبھی رائے صاحب کے دل میں آتش عشق جوش زن ہوتی تھی - کبھی جبلی حالت کا دورہ ہوتا تھا - عجب مخمصہ میں بیچارے تھے - مگر عشق کا نمبر بڑھ گیا - جان پر کھیل گئے - دوسرے روز بی لطیفن کے پاس ایک اطلس کا سایہ ایک دوشالہ ایک ٹوپی ایک جوڑی دستانہ زیب کے بھیج دیے گئے اور آپ نے ایک رقعہ بھی اُس کے ساتھ بھیجا اور اُس میں یہ الفاظ جان من - اب تو خاطر خواہ سب چیزیں پہونچیں اب آج شام کو تماشہ چلو گی -

لطیفن نے کہلا بھیجا ضرور چلونگی -

راے صاحب نے یہ سب سامان حیدر کے ہاتھ نہین بھیجا - وجہ یہ کہ سمجھے حیدر کی نظرون مین سبک ہوجاؤنگا کہ اسقدر خرچ کرنے پر حضت کی مطلب براری ہوئی - اور ایک وزن بھی میان کے باتون مین نہ آئی -

سات بجے شام کو حضرت لطیفن کے کمرہ مین پہونچے - بی لطیفن یہان پہلے ہی سے سجا کے تیار تھین اور آپ کی منتظر تھین - اسکا بھیجا ہوا لباس سب زیب بدن تھا مگر اُس معمولی پوشاک مین جو بات تھی وہ اس بھاری جوڑہ مین کہان - مگر حسین عورت جو لباس پہن لےگی وہی اچھا معلوم ہوگا - راے صاحب لطیفن کے سلیقہ کو دیکھکے بہت محظوظ ہوے - فرمانے لگے لطیفن تم لباس کو نہایت سلیقہ سے پہنتی ہو -

لطیفن - بڑے تعجب کی بات ہے! -

راے صاحب - تم جو کرو سو تھوڑا - مین جانتا ہون کہ خدا نے عقل اور سلیقہ تم مین کوٹ کوٹ کے بھرا ہے -

لطیفن - اب چلیے تعریف ہوچکی -

راے صاحب - ابھی بہت وقت ہے ذرا آنکھین سینکنے دو -

لطیفن - اب تماشے مین جب بیٹھ جائین جتنا چاہنا گھورنا - مدتون بعد تو آج تماشہ چلے ہین پورا تماشہ تو دیکھ لین -

لطیفن تماشہ گاہ کے رستے پر جھٹ سے چڑھ گئی راے صاحب بھی پیچھے پیچھے پہونچے - دل مین کہتے جاتے تھے کہ بڑی ضدکی پکی چھوکری ہے - مگر آج شام کو جب تماشے سے لوٹینگے تو دیکھین کسکی ضد رہتی ہے -

قریب صبح تماشہ ختم ہوا اور دونون گھر لوٹے لطیفن کا ہاتھ راے صاحب کے کاندھے پر تھا احاطہ کے سب لوگ بیدار ہو چلے تھے ہر شخص کی نگاہ اینپر پڑی ہر شخص انگشت بدندان تھا ہر شخص کی گفتگو کا اعادہ مشکل ہے مگر بجاے خود ہر ایک حیران و متعجب تھا -

خوش گو بولے - یہ دیکھیے بڈھے کی عقل ماری گئی ہے بھئی دولت بھی عجب چیز ہے - اس

چھوکری کو دیکھو اور ان ذات شریف کو دیکھو۔ پس روپیہ کے لالچ مین آگئی۔

مصور بولے۔ یار یہ بوڑھا بڑا کائیان ہے جب سے اُسنے اُس چھوکری کو راضی ہی کر لیا۔ مگر یار بعض عورتین۔ چاہے خود کم سن ہون مگر کبھی اپنی عمر والے سے خوش نہین ہوتین۔ اپنے سے ڈاڑھی عمر والے سے خوش ہوتی ہین۔

طالب علم جو دور رہتے تھے۔ اُنھون نے بھی بڑی حسرت سے کہا۔ بوڑھے نے خرچ بھی تو بڑا کیا ہے سر سے پیر تک نیا جوڑا درزن کی چھوکری کو بنوا دیا۔ پھر عورت گہنے کپڑے پر تو جان دیتی ہے انکو نہ پسند کرتی تو ہمین پسند کرتی۔ ہم بھلا اس قدر روپیہ کہان سے لاتے جو اسے خوش کرتے مگر یہ میان بڑے متلون مزاج مشہور ہین اور گرہ کے پکے ظاہری نمود سے کام نکالا کرتے ہین سُنا ایک دفعہ درزن کو اپنے یہان بُلایا بھی تھا۔

ڈاکٹر صاحب کچھ نہ بولے۔ فقط ایک دفعہ آہ سرد بھر کے کہا ”واہ ری قسمت ہماری بی لطیفن کو کبھی زکام تک نہ ہوا!“۔

ریاض احمد الگ خفا تھے۔ لطیفن نے گلدستہ جو انھون نے بھیجے تھے وہ تو رکھ لیے تھے مگر انھین کبھی بُلایا تک نہین۔ بلکہ پھر انھون نے اور جو پیغام بھیجے اُنھین بھی نامنظور کیا۔ اس لیے یہ جلے بیٹھے تھے۔ لطیفن کو جو یہ بیش بہا کپڑہ پہنے دیکھا تو کہنے لگے ”واہ واہ کیسے بدزیب کپڑے معلوم ہوتے ہین۔ دوشالہ اصل کشمیری تھوڑا ہی ہے۔ نقلی ہے سوتی واہ واہ سایہ کتنا اچھا ہے۔ تسر کاے لسیم کا سایہ تک بی لطیفن کو نہ جڑا اور یہ اتنا معلوم ہوتا ہے۔ نیا تک نہین ہے مجھے اچھی قدر ہوتی۔ ہم سے کہتین تو اس سے ہزار درجہ اچھی رہتین۔ راے صاحب سے انسے ضرور نبے گی وہ ایک ہی کٹھی جوس ہے۔ دھنا بتا دے گا۔

بوڑھے نواب بھی دیکھ رہے تھے۔ مگر یہ صرف مُنھ بھلائے خاموش تھے۔ امامن بھی موجود تھین۔ دیکھا میان اپنی درزن کو آخر اُسنے یار کر ہی لیا۔ تمھاری مٹھائی منگائی بیکار ہوئی اب تمھین اپنے دل مین ہنستی ہوگی۔

نواب ۔ دیکھو امامن بیہودہ نہ بکو۔ مٹھائی اُس بیچاری کو کونسی ملی۔ ساری تو تم بھسک گئین۔

اناامن - میان وہ کھوین نے کھائی تو سکارت لگی تمھارتی خدمت مین موجود ہون وہ موٹی کٹائی
تو تمھین کیا ملتا مٹھائی مفت جاتی - ایک بکس مٹھائی مین تھوڑے وہ تمھارے ہتھے چڑھتی -
اب جاہو تم خفا ہو لو - وہ راے صاحب کے پھندے مین پھنسی کر مون کو روئے گی وہ ایک
مکھی چوس ہے مگر یہ بھی ایک ہی ذات شریف ہے -

ایک روز ہرراے صاحب لطیفن کو پارسیون کے تھیٹر لے گئے انھون نے چاہا کہ اُسے
ایک کنارہ والی کرسی پر لے کے بٹھین مگر لطیفن نے انکار کیا اور بیچ والی کرسی پر بیٹھی اب
یہان کوئی موقع کسی بات کا نہ تھا - انھون نے اُسکے کان مین یہ کہنا شروع کیا - جان من
ہماری تم پر جان جاتی ہے اور تم مطلق خیال نہین کرتین - آخر کار لطیفن نے زچ آکر کہا - اب
تم چپ بھی بیٹھوگے کہ نہین - مار کے جان کھالی - جان کھالی - جان جاتی ہے تمھاری یا دوسرون
کی جان کھاتے ہو - تماشہ دل لگا کے دیکھنے نہین دیتے - تماشہ دیکھنے آئے ہین کہ
تمھاری رام کہانی سُننے -

راے صاحب بہت ہی جھلائے ایسی عورت کو کبھی تماشے نہ لاوے ندیدی کیسی ہے تماشے
مین محو - اب تماشہ لانے والے کو مین کچھ کہتا ہون -

لطیفن کا تماشے مین ٹراجی لگا مگر ہرسہاے اتنی دیر تک کانٹون پر رہے - پردہ گرا تو
انھون نے شکر خدا ادا کیا - اب انکا ارادہ ہوا کہ گاڑی کرایہ کر لین مگر لطیفن نے کہا اجی پیدل
چلو سیر کرتے چلین -

راے صاحب - بوندین پڑ رہی ہین اسمین سیر کا کیا لطف ہے -

لطیفن - اتنی بوندون مین انسان بھیگا نہین جاتا ہے اور تازگی آتی ہے -

راے صاحب - اور کپڑے جو خراب ہو جائینگے -

لطیفن - ہو جائین کیا پرواہ ہے - کپڑے خراب نہ ہون تو اور کیسے بنین -

راے صاحب - کیون نہین - روز روز نئے کپڑے تو تمھارے لیے خریدے ہی جائینگے -

راے ہرسہاے صاحب کے دل پر جو گذرتا تھا وہی جانتے تھے مگر کرتے کیا دم بخود بیچارے
لطیفن کے ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوے پیدل گھر تک چلے چلتے راستہ مین سوا ے تماشے اور

اکٹروں کے اسنے کوئی اور ذکر ہی نہین ہونے دیا۔

اب آخر کار گھر پہونچے۔ رائے صاحب اسوقت راستہ بھر دعا مانگتے چلے آتے تھے اور یہ امید تھی کہ ان سب باتون کی تلافی گھر پہونچ کر ہو جاوے گی۔ جب احاطہ مین پہونچ گئے لطیفن نے اپنے کمرہ کی راہ لی اور رائے صاحب کی طرف منھ پھیر کر کہا "ویل اب خدا حافظ آج آپکے ساتھ تماشے مین بڑا لطف آیا۔ شکریہ ادا کرتی ہون"۔

رائے صاحب۔ اجی ٹھہرو تو۔ ابھی مجھے نیند تھوڑے ہی آتی ہے۔ ابھی چلو تمھارے کمرہ مین چلین ذرا دیر گلخپ رہے۔

لطیفن۔ نا حضرت میرا مارے نیند کے برا حال ہے۔ آپ کو گلخپ کی سوجھی ہے۔

رائے صاحب۔ تو تم سو ؤ نہ تمھین کون کہتا ہے کہ جگو۔ کپڑہ اتارو گی کہ نہین کریو نہین سو جاؤ گی۔ بس ہم بھی اتنی دیر ٹھہرینگے جو کچھ کام تمھارا کر دین موزے اتار دین اور جو کچھ کہو۔

لطیفن۔ مین اپنا سب کام اکیلے کر لیتی ہون۔ بھلا مرد عورت کا کیا کام کرے گا بس حضرت خدا حافظ چلتے نظر آئیے۔

رائے صاحب۔ خیر ہو مذاق ہو چکا اب ہمین تھوڑی دیر کو بھی اندر نہ آنے دو گی؟

لطیفن۔ کل صبح کو تشریف لائیے دن نکلے تو مین آپ سے خوشی سے ملونگی مگر اسوقت کوئی موقع نہین ہے۔

یہ کہکر لطیفن دم زدن مین وہان سے اپنے کمرہ کی طرف چل دی۔ رائے صاحب دربان کی کوٹھری کے پاس کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ دل ہی دل مین لطیفن کو صلواتین سناتے تھے "اچھی کہی" پورا جوڑا بھی لیا۔ اچھی خاصی رقم ہماری خرچ ہو گئی اور اڑن گھائیان بتاتی ہے۔ اچھا بیوقوف بنایا۔ ارے یار ہم بات کو سمجھتے نہین ہین یہ بڑی ہوشیار ہے۔ پھیر ہماری خود سمجھ کا ہے۔ ہم سے تو یہ عورت ذات زیادہ سمجھدار ہے۔ بات یہ ہے کہ اسے منظور نہ تھا کہ دربان ہمین اسکے کمرہ مین جاتے دیکھ لے کیونکہ ہر شخص واقف ہو جاتا کہ ہم رات بھر وہین رہے۔ یہ بڑی ہوشیاری اسنے کی۔ اب صاف صاف تو مُکھا

مطلب یہ تھا کہ پہلے ہمین اپنے کمرہ مین جانا چاہیے اور یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ سوگئے اور پھر جب سب لوگ سوجائین اور جب روشنی گل ہوجا وے پھر اُٹھکر آہستہ آہستہ اُسکے دروازے پر جائین یقین ہے کہ پٹ کھُلے اُسنے رکھے ہونگے حسب معمول۔ اب کیا یہ سب باتین صاف صاف زبان سے کہتی۔ سمجھ مین آگیا یہی کارروائی کرنا چاہیے۔

راے صاحب خوش خوش اول تو اپنے کمرہ مین گئے بہت زور زور سے قدم رکھتے ہوے اور کمرہ مین پہونچ کر دروازہ کو خوب بند کرلیا۔ حیدر کی اعانت سے لباس اُتارا اور اُسے حکم دیا کہ سو رہے۔

آدھ گھنٹہ کے بعد جب روشنی گل ہوگئی اور تمام احاطہ مین سنسان ہوگیا اور کوئی آواز نہین سنائی دیتی تھی اور نہ کہین اُجالا تھا اور لطیفن کے گھر مین بھی چراغ گل کردیا گیا۔ راے صاحب سوچے کہ اب لطیفن لیٹی ہونگی مگر خیال ہمارا ہی ہوگا۔ خیال کیا پورا پورا انتظار ہوگا۔ بھئی واللہ کتنی سمجھدار عورت ہے۔ چراغ بھی اُسنے گل کردیا۔ اندھیرے مین آدمی کو جاتے ہوے جھجھک بھی نہین معلوم ہوتی۔ اب چلنا چاہیے۔ یہی موقع ہے۔

راے صاحب اُٹھے ایک بہت بڑا لبادہ اُوڑھ لیا کنٹوپ پہن لیا زینہ سے اُترے آہستہ آہستہ قدم رکھنا شروع کیا چوکیدار کی کوٹھری تک پہونچے وہان بھی چراغ گل تھا۔ بہزار خرابی لیمپ تک پہونچے۔ وہان اندھیرے مین سوجھتا تو تھا نہین لیمپ سے ٹکر لگی ناک مین بڑی چوٹ آئی مگر خیر وہان سے راستہ مل گیا اور رفتہ رفتہ لطیفن کے کمرہ تک پہونچے۔ دل مین سوچے بارے منزل مقصود تک پہونچ گئے۔ اب دروازہ کو جو دھکا دیا تو پٹ بند۔ جل جلالہ۔ ارے پٹ کھُلے رکھنے بھول گئی۔ توبہ توبہ یہ سخت غلطی کی پٹ کھُلا رکھنا تھا خیر شرم مانع ہوئی ہوگی کہ اس سے انتظار ثابت ہوتا اب دروازہ ہی کھٹ کھٹائین ابھی سوئی تو ہوگی نہین۔ راے صاحب نے دو دفعہ آہستہ سے دروازہ کھٹ کھٹایا جب آواز نہ آئی تو زور سے کھٹ کھٹایا۔ ارے سنتین ہی نہین کیا سوگئین۔ اچھی دل لگی ہے اس قدر سنسان ہے آواز تو ضرور جاتی ہوگی۔ اب سو ا

اسکے چارہ نہین کہ چلائین اور انھین اٹھائین اب چاہے کوئی سُنے یا نہ سُنے انکی خطا ہی ہماری کیا خطا ہی۔

رائے صاحب نے دروازہ زور زور کھٹ کھٹانا شروع کیا اور سوراخ مین سے چلانا شروع کیا۔ ہمسائی او بی ہمسائی سُنتی ہو کہ نہین۔ مین ہون۔ ایک منٹ کے لیے دروازہ کھول دو۔ ایک چیز تمھارے یہان بھول گئے۔ اُٹھو جانی۔ بہت تنگ تم نے کیا ہے اب تو اُٹھو۔ ایک بڑی ضروری بات تم سے کہنی ہی۔ میری اچھی لطیفن بھی دو منٹ سے زیادہ نلگین تب ہی کہنا۔ پھر مزہ سے پڑکے سونا۔

یہ چلاتے رہے وہان کچھ بھی شنوائی نہین ہوئی اور نہ پٹ کھلے۔ یون گھنٹہ تک تو بیچارے دروازہ کے سامنے انتظار مین کھڑے رہے پھر ناچار دل ہی دل مین کڑھتے ہوئے کنٹوپ سے کانون کو ہوا سے بچاتے ہوئے زینہ کی راہ اُترنے لگے اور اندھیرے مین دیوار کے سہارے راستہ ڈھونڈھتے جاتے تھے۔

اب یہ دل لگی ہوئی کہ انکی آوازین اور لوگون نے سُن لی تھین یہ جو صحن مین پہونچے تو کھڑکیون مین سے قہقہہ کی آوازین آنے لگین۔ اور اماسن زور سے چلا کے بولین۔ واہ میان واہ خوب راتون کو اُٹھ اُٹھ کے لوگون کو جگاتے ہو اچھے گھر بیعانہ دیا۔ ہا ہا ہا۔ بیچارے کیسے حیران ہوے۔ لطیفن کی عادت ہی اپنے عاشقون کو حیران کرنا۔ مگر خوب گت بنائی اس چھوکری کا باپان قدم لے اب یہان سے چلا ؤ۔ شاید دل پسیجے اور دروازہ کھول دین یہ شعر پڑھو دیکھو کیا جواب دیتی ہین۔ بی اماسن نے پوپلے مُنھ سے گانا شروع کیا ؎

ہان کہنا مرا اے شوخ ہٹیلی چنچل
مُنھ دکھانے مین غریبون کے بس اتنا مچل

باب شانزدہم

جڑاؤ کڑے

اُس رات کو رائے ہرسہائے صاحب کو ایک لمحہ بھی نیند نہین آئی۔ بہت ہی

جھلاتے ہوے کہتے تھے کہ صبح ہو تو اس چھوکری سے سمجھون اور خوب جی کھول کے صلواتین سناؤن کیا دل لگی سمجھی ہے ۔ سمجھے کہ بے انتہا ذلیل کرونگا ۔ عاشقی مین انکا اصول تھا کہ عورت و مرد دونون کا یکسان برتاؤ ہونا چاہیے ۔

خیر خدا خدا کرکے جیون تیون رات کٹی اور دن نکل آیا لوگ احاطہ مین چلنے پھرنے لگے راے صاحب معمول سے پہلے اٹھ بیٹھے شیشہ کے سامنے جاکے اپنی ہیئت دیکھی تو سبحان اللہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھٹکار برس رہی ہے ۔ رنگ زرد آنکھین سرخ چہرے پر مردنی چھائی ہوئی ۔ اب اس حالت مین کہان جاسکتے تھے گھنٹون سنگار مین صرف ہوگئے ۔ بہت کچھ بناؤ چناؤ مین وقت صرف کیا مگر چہرے کی رنگت نہ بدلی ۔ نہ بدلی ۔ تھک گئے سوچے کہ زرد رنگ ہے تو پھر کیا ہوا ۔ عورتین اکثر زرد رنگ چہرے کا پسند کرتی ہین کیونکہ اس سے انسان اداس معلوم ہوتا ہے ۔ اور اس سے وہ خیال کرتی ہین کہ اسکا دل آیا ہوا ہے اسی وجہ سے سست اور غمگین ہے ۔ لطیفن بھی سمجھے گی کہ اب یہ بیچارہ عشق سے گھل رہا ہے ۔ اسی طرح چلنا چاہیے اسکے دل مین کچھ نہ کچھ ضرور اس سے جگہ ہوگی ۔

راے صاحب لطیفن کے گھر کی طرف جہان تک ممکن ہوا ہمسایون کی نظر بچا کے روانہ ہوے ۔ پٹ کھلے ہوے تھے یہ کمرہ مین بے کھٹکے داخل ہوے ۔ لطیفن کام مین مصروف تھین ۔ انکو دیکھ ہنس کر سلام کیا اور کہا تسلیم عرض ہے بڑی عنایت حضور نے کی تشریف رکھیے ۔ کل کے تماشے کا ذکر تو رہ ہی گیا راے صاحب بیٹھے نہین بلکہ کمرہ مین ٹہلنے لگے ۔

راے صاحب ۔ سنو بی لطیفن مین اسوقت تماشے کا ذکر کرنے نہین آیا ہون ۔

لطیفن ۔ ہان تو اور ہی ذکر سہی ۔

راے صاحب ۔ لطیفن تم کانون مین ٹھیپیان دے کر سوتی ہو ۔

لطیفن ۔ نہین تو میری تو بڑی ہلکی نیند ہے ۔ ذرا سے کھٹکے مین تو مین جاگ جاتی ہون ۔

راے صاحب ۔ ذرا سے کھٹکے مین جگتی ہو ۔ شاباش پھر رات کو کیسا

کیا ہو گیا تھا۔ آدھ گھنٹہ تک کھٹ کھٹاتے رہے اور تم نے آواز تک نہ دی۔

لطیفن۔ رات کو نہ۔ رات کو تو مین نے تمھاری کھٹ کھٹانے کی آوازین اچھی طرح سُنین۔ بلکہ سنین کیا معنی کہ تم نے دروازہ کھٹکا کھٹکا کے سونا حرام کر دیا۔

رائے صاحب۔ پھر دروازہ کیون نہین کھولا۔

لطیفن۔ خوب کہی دروازہ آدھی رات کو کھولتی۔ ہو بڑے سیانے۔ مجھے تم پر غصہ بھی آرہا تھا کہ جان ضیق مین کر دی۔ دروازہ کھٹ کھٹا کے۔

رائے صاحب۔ تو تم اول ہی مرتبہ مین کھول دیتین تو مین پاگل تھا جو شور مچاتا؟۔

لطیفن۔ مگر جب مین نے دروازہ نہین کھولا تو تمھین واجب تھا کہ باز رہتے۔

رائے صاحب۔ سُنو بی لطیفن ہم نے کیا بیجا کیا جو تمھارے دروازہ پر آگئے۔ تمھین ہم کو اندر آنے دینا تھا۔ جب کوئی کسی بھلے مانس سے تحفہ تحائف قبول کر لیتا ہے تو یہ تو سمجھو کہ حساب دوستان در دل خالی خولی کوئی تھوڑے کسی کو کچھ دے گا۔ پھر جب ایسا شخص آوے تو اُسے دروازہ پر ٹھہرانا چاہیے؟۔

لطیفن کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ایسی غضبناک نگاہ سے رائے صاحب کی طرف دیکھا کہ انکے ہوش خطا ہونے لگے "واہ رے واہیہ" تم بڑے گستاخ آدمی معلوم ہوتے ہو۔ اور اس قابل ہو کہ فوراً نکال دے اور پھر تمھین قدم اندر نہ رکھنے دے۔ یہ چار چیتھڑے کیا بھیجے ہین کہ جامے سے باہر ہوے جاتے ہین۔ واہ احسان تو مجھے جتانا چاہیے کہ مین نے رکھ لیے۔ تم نے کچھ مفت تھوڑے دے دیے ہین۔ ساتھ لے کے نکلے وہ بھول گئے۔ اُس وقت کیسے تنتے تھے وہ لطف تمھین نہین حاصل ہوتا تھا کچھ مجھپر احسان نہین کیا۔ واہ اسپر آشنا کو غم ہے کہ آدھی رات کو دروازہ کیون نہین کھولا۔ چہ خوش کیا اُلو بنا لیا ہے کچھ گھانس تو نہین کھا گئے ہو؟ لو اپنے چیتھڑے لیے جاؤ۔ مین لعنت بھیجتی ہون جاؤ یہ لو"۔ یہ کہکر لطیفن نے ایک بکس کھولا اور اُسمین سے سایہ۔ دوشالہ اور ٹوپی نکال کے سیرے رائے صاحب کی طرف پھینک دیے۔ رائے صاحب کانپ رہے تھے اور نقش دیوار ہو گئے تھے کیا مجال کہ ہل سکین۔

اسکے بعد لطیفن کھڑکی کے پاس آکر بیٹھی اور کام کرنے لگی اور راے صاحب کی طرف نظر اُٹھاکر بھی نہین دیکھا - یہ حضرت دم بخود کھڑے تھے -
کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی اور راے صاحب سوچنے لگے - تھوڑی دیر کے بعد اُنھون نے اُن چیزون کو زمین پر سے اُٹھایا اور الماری کے پاس آکر اُن چیزون کو رکھدیا - اور لطیفن کی طرف مخاطب ہوکر بولے "بی بی مجھ سے بڑی خطا ہوئی مین خود اقرار کرتا ہون کہ واقعی قصور ہوا -
لطیفن - خیر شکر ہے کہ اقرار تو ہے -
راے صاحب - میرا یہ خیال تھا - بلکہ یون کہو کہ مجھے یہ امید تھی - اجی ان چیزون کا تو کس کمبخت کو خیال بھی تھا - مین کچھ انکے بھروسے تھوڑے تمھارے دروازہ پر آیا تھا تماشے کے بعد - اب بی لطیفن للہ میرا قصور معاف کرو - خفگی کو جانے دو - ورنہ واللہ مجھے سخت رنج ہوگا -
لطیفن - خیر اب تم خود مُنھ سے قبولتے ہو تو مجھے بھی کچھ کد نہین ہے - میرے دل مین کینہ نہین رہتا - مین تو آئینہ کی طرح صفا مزاج رکھتی ہون جو کچھ دل مین ہوا مُنھ سے بک دیا - یہ نہین کہ اورون کی طرح جی مین کچھ مُنھ سے کچھ -
راے صاحب نے بہت ادب سے لطیفن کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور اپنے منھ تک لیجاکر چوما - لطیفن نے فوراً ہاتھ کھینچ لیا اور ان سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور کہا - چلو بیٹھو ہو گیا کچھ اور ذکر کرو -
راے صاحب - اور کیا ذکر کرین یہان تو جو دل سے لگی ہے اُسی کا ذکر بار بار زبان پر آتا ہے - اب خفا تو نہین ہو -
لطیفن - نہین مگر تم کو یاد ہوگا جو مین نے اس بارہ مین تم سے کہا -
راے صاحب - کیا مجھے یاد نہین - اس معاملہ مین تو تم نے کچھ بھی نہین کہا -
لطیفن - مین کہہ چکی ہون کہ مجھے اُسکی محبت کا یقین آتا ہے جو ثبوت دے -
راے صاحب - ثبوت - مین سمجھا نہین کہ تم کس قسم کا ثبوت چاہتی ہو -

لطیفن - سنیے حضرت مین آپ کو ایسا سیدھا نہین خیال کرتی کہ اتنا بھی آپ نہین سمجھ سکتے ہین اور اگر واقعی آپ نہین سمجھتے - تو تم سے خدا سمجھے -

راے صاحب - اچھا تماشہ کا ذکر کرو - کہو رات تمھین تماشہ پسند آیا - راے صاحب سوچے کہ اسوقت اور کچھ گفتگو چھیڑنا چاہیے -

لطیفن - مجھے بہت پسند آیا - میرے پاس روپیہ ہو تو مین ضرور جاؤن -

راے صاحب - اور کوئی لیجائے تو وہ بھی وہی بات ہی -

لطیفن - واہ وہی بات کیسے ہی - ایک یہ ہی کہ انسان کو خود مقدرت ہی جب چاہا گئے - دوسرے یہ کہ پرائے آدھین - جب اُسکے جی مین آیا لے گیا جب نہ آیا دھلے گیا -

راے صاحب - اجی جب تمھارا جی چاہے ہم حاضر ہین - جبدن تم جسدن کہو کہ تماشہ کو جی چاہتا ہی اُس روز تمھین ساتھ لیجانے کو حاضر ہین -

لطیفن - خیر یہ آپ کی عنایت ہی - کل آپ نے دیکھا وہ عورت جو گلابی جوڑہ پہنے ہوے اول درجہ مین بیٹھی ہوئی تھی ؟ -

راے صاحب - وہ جو زرد کلاس مین تھی -

لطیفن - خیر یہ تو مین جانتی نہین - میرا مطلب یہ تھا کہ وہ عورت جو ایک ہیرے کا پھول بالون مین پہنے ہوے تھی - بڑا پیارا وہ زیور معلوم ہوتا تھا -

راے صاحب - ہان ہان یاد آگیا - وہ سانولی سی عورت مگر خوبصورت سی ہی وہ مغل جان تھی - بڑی شوقین عورت ہی -

لطیفن - تو تم اُسے جانتے ہو ! -

راے صاحب - بس اتنا جانتا ہون کہ صدہا دفعہ اُسے تماشون مین اور میلہ وغیرہ مین دیکھا ہی -

لطیفن - مغل جان کی شادی ہو گئی ہی -

راے صاحب - شادی کی ایسی ہی کہی - ان عورتون کی شادی ہوتی ہی - ایک رئیس کے پاس نوکر ہی - صدہا روپیہ پاتی ہی -

لطیفن - نوکر ہی ؟ - نوکر ہی ہوگی - مگر معلوم تو بڑی دولت مند ہوتی ہی - ہیرے کا کنٹھہ اور ہیرے کے جڑاؤ کڑے پہنے ہوے تھی ہیرے ہی کے تھے نہ ؟ -

راے صاحب - اب کیا معلوم کہ ہیرے کے تھے یا نہین معلوم تو ہوتے تھے - شاید جھوٹے ہون - آج کل جھوٹے ہیرے ایسے چلے ہین کہ اُنہین اور اصل ہیرون مین پہچان مشکل ہی - دیکھنے مین تو اچھے معلوم ہوتے تھے گر جھوٹے بھی ایسے ہی معلوم ہوتے ہین - کاریگر کی کاریگری ہی -

لطیفن - جھوٹے بھی ہوتے ہین تو باہ - مین توکبھی جھوٹے ہیرے نہ پہنون -

راے صاحب نے اپنے مکان کی طرف نظر کی اور بولے - لطیفن جانی تمھاری صحبت مین وہ لطف آتا ہی کہ گھنٹون آدمی بیٹھا رہے اور جی نہ اکتائے - مگر آج ہمین ذرا کام ہی - اپنے کارندہ سے کچھ معاملات مین گفتگو کرنی ہی اور اب اُس سے ملنے کا وقت قریب آیا - خیر اب خدا حافظ انشا اللہ پھر ملاقات ہوگی اب تو تمھین کچھ ہم سے ملال نہین ہی ؟

لطیفن - نہین مجھے تو اب دھیان بھی نہین ہی -

راے صاحب رخصت ہوے راستے مین سوچتے جاتے تھے - سب باتین بھول گئین - اب یہ کاہے کو یاد ہوگا کہ بندہ درگاہ ایک پورا جوڑا کپڑون کا نذر کر چکے ہین اسکو تو یہ اسقدر ہیچ بات سمجھتی ہی کہ خیال مین بھی نہ لاتی ہوگی - اب آج ہیرون کا ذکر چھیڑا اب یہ زیادتی ہی - چھوکری کے خیالات کتنے عالی ہین کچھ عجب نہین کہ انکا یہ خیال ہو کہ مجھے بھی مغل جان کی طرح راے صاحب رکھین - اپنی بساط نہین دیکھتی - درزن کے مُنھہ سے ہیرے کی فرمائش کم سنی ہوگی - اجی اتنی گستگو امید تھی کہ اسقدر بھی دقتین ایک ادنیٰ عورت کے ساتھ پیش آئنگی - یہ اول ہی مرتبہ ہی کہ ہمین اس قدر سختیان جھیلنی پڑین - مگر جو کہتی ہی صاف کہتی ہی - کسی کے دم مین آنے والی نہین ہی مگر واہ کیا پاکیزہ صورت ہی مُنھہ چومنے کو بے اختیار جی چاہتا ہی - مگر ایک ہی لس کی گانٹھہ ہی - کچھ ہو ہیرے ویرے کا خیال بیہودگی ہی ہیرہ تو بین بیٹھے جی اپنے کسی

عورت کو نہ دون۔

کئی ہفتہ تک یہی کیفیت رہی کہ راے صاحب دن کو لطیفن کے یہان جایا کرتے تھے مگر مکڑی کی ہمیشہ کھلی رہتی تھی۔جب تک یہ وہان رہتے تھے کام کی بات ایک بھی نہین ہوتی تھی۔اگر یہ اپنی کرسی سرکا کے اُسکی کرسی کے پاس لے جاتے تھے وہ اور آگے کو سرک جاتی تھی اگر کبھی اُسکے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے تو وہ فوراً اپنا ہاتھ ہٹا لیتی۔اگر کبھی یہ اُسکے کپڑے پر ہاتھ رکھتے تو وہ انکو دھکا دیدیتی اور خفا ہو کے کہتی کہ "خبردار میرے کپڑہ کو ہاتھ نہ لگانا۔ایسی باتین مین روا نہین رکھتی ہون"۔

راے صاحب ٹھنڈی سانسین بھرنے لگتے۔لطیفن کو ہنسی آجاتی تھی اور وہ انکو چڑھانا شروع کرتی یہ حرکت اُسکی اور بھی پیاری معلوم ہوتی تھی اور راے صاحب کا دل رہا سہا اور بھی ہاتھ سے جاتا رہتا تھا۔

لطیفن ہاتھ تو لگانے نہین دیتی تھی مگر خود عشوہ وناز کی باتون سے باز نہین آتی تھی کہ جن سے مرد کا دل اختیار سے باہر ہو جاتا ہے۔اور انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔

اب راے صاحب کی یہان تک حالت پہونچ گئی کہ جب یہ لطیفن کے یہان سے اپنے گھر جاتے تھے تو سواے کمرہ مین ٹہلنے کے اور کچھ شغل نہ تھا۔ایک دن اپنے گھر آکے یہ سوچنے لگے۔اجی اب بغیر لطیفن کا کہا کیے کوئی سبیل نہین معلوم ہوتی جو اسنے کہا ہے وہ بھر حال لے گی۔اب کڑے کی جوڑی جڑاؤ بھیجنی ہوگی۔رہا یہ کہ بیش قیمت ہیرے ولی نہ ہون لیکن کم داموں والے لین۔مگر ہو خوش وضع ورنہ یہ چھوکری اور ہمین بنائے گی اتنے بڑے گرگ باران دیدہ کو جنھون نے کبھی ایک پیسہ بھی کسی عورت کے نذر نہین کیا واللہ اس عورت نے سارے اصول خاک مین ملا دیے۔ہم لوگون کو ہنسا کرتے تھے اب وہی گت ہماری ہے۔

راے ہرسہاے صاحب پھر دوسرے دن لطیفن کے گھر پہونچے اُس دن انکے دل مین عالم شباب کے سے ولولے اور طبیعت مین چستی اور چہرے پر نزد تازگی معلوم ہوتی تھی پورے دلربائی کے انداز انھون نے اختیار کیے تھے۔راے صاحب لطیفن کے قریب آکر بیٹھ گئے

اور جیب سے ایک کاغذ کی ڈبیہ نکال کے لطیفن کے نذر کی اور فرمایا۔ ہمسائی جان یہ لو اپنی محبت کے ثبوت مین یہ تمھارے نذر کرتا ہون۔ اور یقین مانو کہ یہ چیز جو مین تمھین دیتا ہون تو اس سے میرا مطلب یہ نہین ہے کہ خواہ مخواہ مجھے کوئی حق تمھارے اوپر ہو جائے گا کہ تم بھی مجھے چاہو بلکہ میری تو تمنا ہے کہ تم کو ایسا رضامند رکھون اور تمھارا دل ایسا خوش کرون کہ تم مجھسے محبت کرنے لگو۔

لطیفن۔ اجی محبت بھی یون نہین ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ ہی دل کا آجانا کچھ ہنسی ٹھٹھا ہے مگر نہین اب تم ڈھنگ کی باتین کرنے لگے ہو۔ یہ کہکر لطیفن نے بڑے شوق سے ڈبیا کو کھولا اور اسمین دیکھا تو ایک جوڑی چوڑیان کوئی پانچ چھ روپیہ کی ہیرا تراش پتلی پتلی مگر دیکھنے مین اچھی معلوم ہوتی تھین۔

راے صاحب سوچنے لگے۔ ڈھنگ کی باتین کرنے لگے شاباش۔ خیر اتنا تو ہوا۔ اب یہ بھی راہ پر آجاے گی۔ مگر اب اسوقت اسسے کچھ کہنا بے سود ہے سمجھے گی بڑے [illegible] ہین مگر اب یقین پڑتا ہے کہ کل تک یہ ضرور خود کہے گی کہ آج شام کو آپ آئیے گا۔

لطیفن۔ راے صاحب یہ چوڑیان تو مجھے بہت پیاری معلوم ہوتی ہین۔

راے صاحب۔ تو آپ انکو قبول کیجیے۔

لطیفن۔ بہت خوشی سے مین قبول کرتی ہون اور آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون۔

راے صاحب دل مین کہنے لگے خیر تو یہ احسان تم پر ہوا۔ اب راہ کھلی۔ مگر اب اسوقت یہ ظاہر کرنا کہ اس احسان کے عوض مین کچھ سلوک کی امید ہم رکھتے ہین حماقت ہے۔ اسوقت یہان سے چل دینا ہی مناسب ہے۔

راے صاحب اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ ہمسائی جان اب ہم رخصت ہوتے ہین۔

لطیفن۔ یہ کیا۔ اتنی جلدی۔

راے صاحب۔ تمھارے مُنھ سے یہ باتین کتنی دلکش معلوم ہوتی ہین مگر کیا کرون کہ بڑا ضروری کام ہے نہایت مجبوری ہے اسوقت تم سے جدا ہوتا ہون مگر یاوری قسمت سے کل امید ہے کہ پھر تم سے اچھی طرح ملاقات ہوگی۔

لطیفن - مجھے بھی یہی امید ہے -
رائے صاحب نہایت تپاک کے ساتھ رخصت ہوئے اور ہاتھ تک ملانے کی جرات نہ کی اور
خوش خوش دل مین کہتے جاتے تھے - خیر بارے مراد بر آئی - تریا ہٹ مشہور ہے - خود کبھی نہ عورت
سے درخواست کرے - اب یہ پری جانے پاتی ہے بھلا - اب تو ہماری ہو چکی -

باب چہاردہم

بچھڑون کی ملاقات

آسان نہین ہے رشتۂ الفت کو توڑنا مشکل ہے پاس والے کی محبت کو چھوڑنا	دہوا سبحان اللہ

جس روز کہ رائے صاحب نے لطیفن کو چوڑیاں دی تھین اُسکے دوسرے دن تڑکے
رائے صاحب بیدار ہوئے تو پھر لطیفن کا خیال دامن گیر ہوا - اب تو انھین پوری پوری امید
تھی دل مین سوچتے جاتے تھے - آج خوب زرق برق لباس پہن کے چلین - مگر بہت سویرے
چلنا ٹھیک نہین کہینگی منھ اندھیرے سے دھرنا دے کر بیٹھ گئے - ذرا دن نکل آئے تو چلینگے
ذرا وہ خود بھی انتظار کرین تو اور اچھا ہے - ناشتہ کرلین تو ہم فقط کھڑکی سے جھانکین گے
ہمین امید ہے وہ خود بلائے گی - بس یہی طریقہ اچھا ہے -
رائے صاحب نے ناشتہ شروع کیا - بہت اطمینان کے ساتھ قہوہ کا پیالہ گھونٹ گھونٹ پیتے
جاتے تھے اور لطیفن کی ملاقات کے مزہ دل مین آرہے تھے - کچھ دیر تک اخبار پڑھا کیے - پھر
کھڑکی کے پاس پہونچے جسمین سے کہ احاطہ مین نظر تھی - سمجھے کہ ادھر ہم نے جھانکا اور اُسنے
اشارہ کیا - کھڑکی کھول کے جیون ہی اپنی نظر لطیفن کی طرف کی تو سبحان اللہ وہان
اور ہی رنگ ہے - ایک جوان خوشرو لطیفن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور لطیفن کے دونون ہاتھ اپنے
ہاتھون مین لیے ہوے بڑے پیار کی نظر سے اُسکی طرف دیکھ رہا تھا -
رائے صاحب بہت ہی جھلائے اور بولے - لاحول ولا قوۃ - یہ جیسے وہان یہ حضرت بیٹھے ہوے
ہین ہم سے تو کہتی تھی کہ مین کسی کو اپنے یہان آنے نہین دیتی اور اس جوان کو لیے بیٹھی ہے -

چوڑیاں دینے کا صلہ ہی - دیکھیے مین بھی کیسا مزہ چکھاتا ہون - ہمین احمق بنانا کیا سہل ہی - ابھی دریافت کرتا ہون کہ یہ ذات شریف کون ہین جنکو دونون ہاتھ دے رکھے ہین ہم ہاتھ لگاتے ہین تو چونکتی ہین -

وہ جوان جسکے ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوے لطیفن بیٹھی تھین دراصل محبوب تھا جس سے کہ ہم پیشتر واقف ہو چکے ہین - پہلی دفعہ جب وہ لطیفن سے ملنے آیا تھا بالکل وہی لباس اسوقت بھی پہنے ہوے تھا صرف اتنا فرق تھا کہ اگلی دفعہ ذرا پاجامہ ڈھیلہ پہنے ہوے تھا اور بجاے ڈنڈے کے ایک نازک بید ہاتھ مین لیے ہوے تھا مگر اس تین مہینے مین اسمین اتنا فرق ہو گیا تھا کہ پہلے کا ایسا گو گھاپن اب اسمین نہ تھا بلکہ چہرہ پر متانت اور سنجیدگی معلوم ہوتی تھی - آتے ہی انھون نے لطیفن کے ہاتھ پکڑے اور کہا کہ لطیفن تمھین پھر دیکھکر اتنی خوشی ہوئی ہی کہ بیان سے باہر -

لطیفن - اور ہمین محبوب جو خوشی ہوئی ہی وہ ہمارا دل ہی جانتا ہی - کہو گھر مین ہمارے خیریت ہی - ابا - اما - بہنین سب اچھے ہین ؟

محبوب - خدا کے فضل سے سب کو صحیح و تندرست چھوڑ آیا ہون - گھر مین تمھاری بہن نے ایک خط بھی دیا ہی اور کہا تھا کہ انھین کے ہاتھ دینا -

لطیفن - لاؤ محبوب خط جلدی سے ہمین دو -

لطیفن نے خط بڑے شوق سے لیا نفافہ کھولا اور پڑھنے لگی - یہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل خط پڑھنے مین محو ہو گئی - میان محبوب اتنے عرصہ مین کمرہ کا جائزہ لینے لگے اور دل مین کہتے تھے یہ تو بڑا اچھا مکان ہی پہلے والے مکان سے بھی بدرجہا بہتر ہی -

لطیفن خط پڑھ چکین تو نہایت احتیاط سے اُسے اپنی صدری کی جیب مین رکھ لیا - اور محبوب کی طرف ہنسکے دیکھنے لگین محبوب نے پوچھا کہو اس خط کو پڑھ کے تمھین گھر کا دھیان تو ضرور ہی آیا ہوگا - لطیفن نے کہا نہین محبوب ابھی تو ہمارا گھر جانے کو جی نہین چاہتا -

محبوب - تو یہ کہو اب تمھین شہر سے پورا انس ہو گیا - گھر کی محبت چھوڑ دی -

لطیفن - یہ بات نہین ہی بلکہ بات ساری یہ ہی کہ ہم یہان ایک کام کرنے آئے ہین

جب تک وہ ہو نہ لے تب تک یہان سے جا نہین سکتے -

محبوب - تو یہان تم کام سے ٹھہری ہو -

لطیفن - اور کیا -

محبوب - تو ہم سے بتانے کا وہ کام نہین ہو - شاید ہم بھی کچھ ہاتھ بٹا سکتے -

لطیفن - تم انھین کچھ مدد نہین دے سکتے - اور نہ ابھی تم سے اسکا اظہار ہو سکتا ہے مگر ہان ایک دن تم کو بھی معلوم ہو جائے گا - مین اس بات کی قسم کھاتی ہون کہ ایک دن مین سب حال تم سے کہدونگی - اور وہ کام ایسا نہین ہو کہ تم سُنکے خفا ہو گے بلکہ میری تعریف کروگے -

محبوب - ہم خفا تو کبھی بھی نہ ہونگے - لطیفن مین تم سے خوب واقف ہون اتنا مجھے بھروسہ ہو کہ تم سے کوئی کام بد نہ ہوگا - ہان اتنی بات ضرور ہو کہ تمھارے مزاج مین ضد ضرور ہو یا یون کہنا چاہیے - کہ تمھارے مزاج مین خودرائی بہت ہو - بس جو ذہن مین سما گئی پھر وہ کرکے چھوڑتی ہو - پھر کوئی کتنا کہے تم پر اثر نہین ہوتا -

لطیفن - انسان کوئی بد فعل نہ کرے - ضدی ہونا کچھ بُرا نہین اسی سے تو آدمی کا مستقل مزاج ہونا ثابت ہوتا ہو -

محبوب - جو جی چاہے سو کرو - مگر ہمارے اوپر تو وہی نظر عنایت رکھو - اب تم ہم سے اُس بے تکلفی سے نہین ملتین جیسا کہ پہلے ملتی تھین - یہ تلون کیسا ؟

لطیفن - (نیچی نظر کرکے) محبوب یہ صحیح ہو مگر اسکا خیال نہ کرو کیونکہ ہماری تمھاری محبت ویسی ہی ہو - رہا بے تکلفی سو اب اُس بھی تو ہمارا وہ نہین رہا - لڑکپن کی اور بات تھی -

محبوب - خیر اگر تمھین محبت وہی ہو تو چندان ہرج نہین - مگر لطیفن یہان تو محبت تمھاری روز بروز بڑھتی جاتی ہو -

لطیفن - اس سے کیا بہتر بات ہو - تمھاری محبت مین فرق نہ ہونا چاہیے - کیونکہ محبوب محبت کا بڑا سہارا ہوتا ہو -

محبوب - لطیفن تمہاری محبت پیتے جی کبھی نہ جائے گی۔
لطیفن نے کہا کہ آؤ محبوب اسی بات پر گلے مل لو اور محبوب نے خوب زور سے لطیفن کو چمٹایا
یہ تو دل سے چاہتے ہی تھے۔ پھر کیا تھا۔
ارے صاحب نے بوس و کنار کی حالت نہیں دیکھی نہیں تو اور بھی کڑھتے۔
ان باتوں سے فراغت ہوئی تو محبوب نے پوچھا۔ لطیفن اب وہ عشرت بیگ نہیں
دکھائی دیتے جو پہلی دفعہ جب ہم آئے تھے تمہارے یہاں اکثر آیا جایا کرتے تھے۔ اب بھی
آتے ہیں کہ نہیں ؟۔
لطیفن - اب تو وہ نہیں آتے۔
محبوب خوش ہوے مگر لطیفن نے تھوڑی دیر کے بعد کہا۔ عشرت بیگ تو نہیں آتے
مگر ایک صاحب اور آیا کرتے ہیں۔ تب تو محبوب چکرائے۔
محبوب - تو یہ کہو تم نے ایک اور سے ملاقات پیدا کی۔
لطیفن - ہاں یہ حضرت بڑے شوقین ہیں۔ یہیں اعاطہ میں رہتے ہیں اکثر آیا جایا کرتے
ہیں۔ ممکن ہے کہ آج بھی آتے ہوں۔ اگر آوینگے تو میں اُنسے سچا سچا حال کہدونگی کہ تم
میرے لڑکپن کے دوست ہو۔ ہاں اتنا اور کہونگی کہ میں متھرا کے ضلع کی رہنے والی ہوں اسکا
تم بھی خیال رکھنا کہ اختلاف نہ ہو۔
محبوب - تو یہ کہاں ٹھیک ہے تم تو بھوگانوں کی رہنے والی ہو۔
لطیفن - یہ سچ ہے محبوب۔ مگر میں اسکا اظہار ان حضرت سے کرنا نہیں چاہتی۔ ہاں
ایک اور بات کا خیال رکھنا وہ یہ کہ انکے سامنے ابا یا اماں کا نام نہ لینا۔ اس کا
ضرور خیال رکھنا۔
محبوب - یہ کیوں ان سے کیا پردہ ہے۔ ایسا کون تمہارے شوہر کا کام کیا ہے جو گھر والوں کا
نام چھپاتی ہو۔
لطیفن - محبوب تم تو کہتے تھے کہ مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔
محبوب - ہے ہی پھر۔

لطیفن - بھروسہ ہی تو اس سے زیادہ حال نہ پوچھو بالفعل - مین کہ چکی کہ ایک دن یہ سب باتین مین تم پر ظاہر کر دونگی - اس سے تمھارا پورا اطمینان نہین ہوا -
محبوب - بس اتنا کہنا لطیفن کافی ہی - واقعی مین نے ناحق تم سے یہ سوالات کیے اب پھر اسکا ذکر نہ کرونگا ہو گئی بات - اچھا تو تم متھرا باسی ہو -
لطیفن - ہان برندابن کے قریب کی -
محبوب - گانون کا نام -
لطیفن - گانون کا نام تو مجھے کوئی ضلع کا معلوم نہین ہی مگر کیا ہوا کچھ نام لے لیتا وہ خود متھرا کبھی نہین گئے ہین - بڑا گانون کہدیا - بڑا گانون بہت سے ضلعون مین ہی -
محبوب - بس سمجھ گئے تو مین بھی اپنے تئین متھرا کا رہنے والا بناؤن -
لطیفن - بیشک -
محبوب - اچھا تو اگر پوچھین تو یہ ظاہر کرون کہ نہین کہ ہمارے یہان بھیڑ بکری کا روزگار ہوتا ہی -
لطیفن - کیون نہین اسمین کیا قباحت ہی - یہ روزگار تو ہر جگہ ہوتا ہی - اب چپ چاپ بیٹھو معلوم ہوتا ہی کہ وہ حضرت ہمسایہ صاحب آرہے ہین -
رائے صاحب بڑے غیظ کی حالت مین زینہ کوٹھی کرتے ہوے وارد ہوے - یہ معلوم ہوتا تھا کہ غصہ سے بھرے بیٹھے ہین بارود کے گولہ کی طرح فقط فلیتہ دکھانے کی کسر ہی - محبوب نے اٹھکر سلام کیا مگر حضرت نے اسکا کچھ جواب نہین دیا - لطیفن کے پاس آکر بولے - کیے بی لطیفن آپنے مجھے پہچانا - لطیفن نے کہا کس طرح -
رائے صاحب - اسوقت تو ہمارا آنا آپ کو کاہے کو اچھا معلوم ہوا ہوگا -
لطیفن - یہ کیون آنے مین کیا قباحت ہی کچھ روک ٹوک ہی - آس پڑوس مین کوئی وقت ملاقات کا تھوڑے معین ہوتا ہی -
رائے صاحب - مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کے یہان اور لوگ بھی آتے جاتے ہین - تم نے تو خود مجھ سے کہا کہ مین کسی سے نہین ملتی -

لطیفن نے تیوریاں چڑھا کر بڑی متانت سے رائے صاحب کی طرف ایک حقارت آمیز نظر سے دیکھکر جواب دیا کہ "جناب اول تو یہ آپ کا سوال بہت ہی بیجا ہے" اگر میرے یہاں اب تک کوئی نہیں آیا تو کچھ آپ کے خوش کرنے کو مین نے یہ دستور نہیں رکھا تھا۔ آپ کا شاید یہ منشا ہے کہ لوگ سمجھین کہ مین کچھ آپ کے بندھن مین ہون ۔ یا آپ کا میرے اوپر کوئی دعویہ ہے۔ غرض تو نہین آتی ہوگی ۔

رائے صاحب بہت جھلائے مگر کچھ جواب نہ بن آیا۔ لطیفن نے پھر آڑے ہاتھون لیا۔

لطیفن ۔ آج ایک میرے ہم وطن اور ساتھ کے کھیلے ہوئے دوست گھر سے پیغام لے کر میرے پاس آئے ہین انکو مین نہ آنے دیتی ۔ مین تو تم سے انکا تعارف کرانا چاہتی تھی ۔ تم نے آتے ہی خرافات تقریر شروع کی ۔ تمیز کا تمھارے حال یہ ہے کہ انکے سلام کا جواب تک تم نے نہین دیا ۔ اور اپنے تئین بہت صحبت یافتہ خیال کرتے ہو ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج اپنے آپے مین تم نہین ہو کچھ بات ہے ۔ محبوب بیٹھ جاؤ ۔

رائے صاحب بہت ہی خفیف ہوئے اور ہوش وحواس انکے رفوچکر ہوئے ۔ لطیفن نے جو انکی طرف خفا ہو کر دیکھا تو یہ وہین ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے ۔ تھوڑی دیر کے بعد محبوب کی طرف مخاطب ہوئے اور سلام کا جواب دیا ۔ اسکے بعد آپ کرسی پر شکستہ ہو کے

رائے صاحب ۔ آج واقعی طبیعت اچھی نہین ہے ۔ سر مین درد ہے ۔ اور طبیعت گری پڑتی ہے ۔

لطیفن ۔ یہ کہو تو مزاج ہی نہین درست ہے ۔ تب ہی ہر ایک سے الجھنے کو جی چاہتا ہے۔ محبوب تمہین میرس آئے کتنا عرصہ ہوا اور کب تک یہان ٹھہروگے ۔

محبوب ۔ آج ہی پہونچا ہون ۔ کل پھر لطیفن چلے جاینگے ۔

رائے صاحب کو ایک گونہ اطمینان ہوا کرسی پر ذرا سنبھل کے بیٹھے اور محبوب سے پوچھنے لگے "ایسے میان محبوب کیا جلدی ہے"۔

محبوب ۔ بس ایک آدھ کام ہے وہ ہوئے تو گھر کی راہ لین ۔ کچھ جانور بیچے ہین انکی قیمت وصول کرنی ہے ۔

راے صاحب - تو تمھارے یہان جانورون کا روزگار ہوتا ہی -
محبوب - جی ہان - خاص کر یہی گاے بھینس وغیرہ کیونکہ اسمین کچھ فائدہ ہی -
راے صاحب - ہان اور کیا - کام تو اچھا ہی -
پھر راے صاحب لطیفن کی طرف مخاطب ہو کر ذرا جھجکتے ہوے بولے - تم نے چوڑیان آج نہین پہنین -
محبوب - آپ مجھ سے فرماتے ہین - مین تو چوڑیان نہین پہنتا -
اسپر راے صاحب اور لطیفن دونون کھل کھلا کر ہنس پڑے -
لطیفن نے کہا تم سے کون پوچھتا تھا - خیر اب آئے ہو تو کھانا یہین کھانا غریبون کے یہان جیسا کچا پکا ہوتا ہی حاضر کیا جائے گا - بھوک کے وقت انسان ساگ روٹی بھی بڑے شوق سے کھا لیتا ہی - بس یہی سمجھنا -
محبوب - واہ بی ہم سے ایسی باتین نہ کرو -
لطیفن - راے صاحب تو کہنے کی جرات ہوتی نہین کہ آپ بھی قدم رنجہ فرما کر ہم غریبون کو ممنون کیجیے -
راے صاحب اتنی بات سنتے ہی خوشی سے پھولے نہین سماتے تھے - فرمانے لگے "یہ تم نے ایک ہی کہی" جہان تم ہو اُس جگہ اگر سوکھی روٹی ملے ہزار نعمت کے برابر ہی - مین تو سو کام چھوڑ کے آؤنگا - اگر اتنی اجازت دو تو البتہ اچھا ہی کہ ایک دو بوتلین شراب کی اپنے ساتھ لیتا آؤن - یہان کسی کا کیا حرج ہی -
لطیفن - بیشک لائیے اور جو جی چاہے سو آپکے یہان تکلف نہین ہی - ہم لوگ خوشی سے قبول کرینگے -
راے صاحب - تو پھر یہ بیکار ہا کہ کل ہماری دعوت تمھارے یہان ہی - تو خیر تب خدا حافظ ہم رخصت ہوتے ہین کیونکہ تم اور یہ اب باتین کروگی تمھین اپنے والدین کے لیے پیغام دینے ہونگے اور گھر کے لوگون سے کہنے سننے کو ہوگا - مین اب ہارج نہین ہوا چاہتا - میان محبوب صاحب تسلیم عرض ہی - کل ملینگے ہان تو کے بجے حاضر ہون -

لطیفن - یہی کوئی دس بجے -
رائے صاحب - ٹھیک وقت پر ہمیں حاضر سمجھیے -

رائے صاحب آئے تو بڑے طیش میں تھے مگر خوش خوش واپس گئے - ایک دو باتوں ہی میں لطیفن نے میاں ان کی ساری خفگی رفع کر دی - وہ طرز اختیار کیا کہ سبحان اللہ بلا کی عورت تھی - رائے صاحب جب رخصت ہو گئے تو محبوب تھوڑی دیر تک اداسی کے عالم میں بیٹھے رہے - یہ حال دیکھکر لطیفن نے کہا کہ محبوب کس سوچ میں ہو - محبوب بولے میں یہ سوچتا تھا کہ یہ حضرت جس وقت آئے تو کتنے گرم تھے - لطیفن نے کہا پھر میں نے کیسا سیدھا بنا دیا -

محبوب - میں اپنے جی میں تمہیں شاباش کہہ رہا تھا - یہ حضرت تم پر لٹو معلوم ہوتے ہیں سچ ہے کہ نہیں ؟ -

لطیفن - ہونگے تم کچھ اسکا خیال نہ کرو عشرت بیگ بھی تو اسی پھیر میں تھے -

محبوب - خیر تمہیں جب کوئی اندیشہ نہیں ہے تو کیا ہرج ہے مگر تم نے انھیں کھانے پر کیوں بلایا ؟ ہمیں تو اکیلے میں تمہارے ساتھ کھانے میں زیادہ لطف آتا -

لطیفن - مجھے خود نہیں منظور تھا مگر کیا کرتی مجبوری تھی اگر نہ بلاتی تو وہ ضرور ناراض ہو جاتے اور مجھے بوجوہ انکا ناراض کرنا ابھی منظور نہیں ہے - اب میں جاتی ہوں اور کریمن کے خط کا جواب لکھتی ہوں - پھر نصیبن کو خط لکھونگی - کل دونوں خط تمہارے حوالے کرونگی -

محبوب - اب میں بھی رخصت ہوتا ہوں کیونکہ کئی چیزیں خریدنی ہیں تم جانتی ہو کہ جب دیہات سے کوئی شخص شہر میں آتا ہے تو ہر ایک کچھ نہ کچھ اس سے فرمائش کرتا ہے - اور آج ایک دوست نے دعوت بھی کی ہے - اب کل سے پہلے میں نہ آسکونگا -

لطیفن - تو ذرا پہلے آنا کہ کچھ بات چیت کھانے سے پہلے ہو سکے -

محبوب - اچھا بات چیت تو خوب ہوئی مگر تم نے رائے صاحب کو بلا لیا -

لطیفن - صبر کرو وہ دن بھی آتے ہیں کہ ہمیں تم اکیلے ہونگے اسوقت شاید آنا شوق

یہ تمھارا باقی ہے ۔

محبوب ۔ واہ لطیفن ایسا خیال کبھی نہ کرو ۔

اسکا جواب لطیفن نے یہ دیا کہ اپنا ہاتھ بڑھا دیا ۔ محبوب نے ہاتھ پکڑ لیا اور منھ کے پاس لیجا کے شوق سے چوما ۔ محبوب کا بھلا دل وہاں سے چلنے کو کب چاہتا تھا یہ کہیے کہ بیچارہ کو بہت سے کام شہر مین کرنے تھے اسوجہ سے چار ناچار رخصت ہوے ۔

باب پانزدہم

دعوت

دوسرے دن قریب نو بجے کے میان حیدر ایک بہت بڑے طشت مین کئی رکابیان اور پیالے سرپوش سے ڈھکے ہوے لطیفن کے یہان پہونچے کھولا تو تین رکیبیون مین پلاؤ و پیالون مین گوبھی کا سالن اور قورمہ اور کوفتہ اور کباب تھے اور سامان بھی مثل مربہ اور چٹنی وغیرہ کے موجود تھا چند بوتلین ولایتی شراب کی بھی ہمراہ تھین میان حیدر کو وہ دو قعہ یاد تھا جب پہلے راے صاحب کا پیام لے کر بی لطیفن کے یہان آئے تھے آج ڈھنگ ہی حیدر کا اور تھا وہ گستاخی کہان ۔ آج نہایت ادب اور قرینہ کے ساتھ انھون نے عرض کی کہ راے صاحب نے حضور کو سلام کہا ہی اور یہ بھیجا ہی ۔ لطیفن نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا کہ میری طرف سے بھی سلام کہدینا اور کہنا کہ آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہی ۔ اور چہرہ سے کچھ حیدر پر اظہار نہ کیا میان محبوب بھی اسی وقت پہونچ گئے تھے انکی یہ حالت دیکھکر آنکھین کھل گئین فرمانے لگے ارے یہ اتنا کون کھائیگا مگر سبحان اللہ کیسے عمدہ عمدہ کھانے ہین ۔ بی لطیفن یہ حضرت راے صاحب معلوم ہوتا ہی کہ بالکل تم پر لٹو ہین ۔

لطیفن ۔ یہ محبت کا ثبوت ہی ۔

محبوب ۔ بہرحال کچھ ہی تو ضرور ۔

لطیفن ۔ اسکا ثبوت ہی کہ یہ احمق داس میری آبرو لیا چاہتے ہین ۔ کیونکہ بہت سی

عورتین لاچ مین اپنی آبرو کھو بیٹھتی ہین - موئی نکم بندیان -

محبوب - سچ ہے - وہ بھی ہے گلبیا - دھوبن کی لڑکی - باغ مین لوگون نے اُسے حسنو کیچڑہ کے ساتھ پکڑا - معلوم ہوا کہ حسنو اُسے شریفون کی ہماٹ پر لگائے گیا تھا - لطیفن تمھاری تو یہ عادت نہین ہے -

لطیفن - توبہ توبہ - تم دیکھو تو تماشے - دعوت کی دعوت چکھون اور میان موچی کے موچی ہین - محبوب وہ خط نہ بھولنا جو بہن نے بہنون کے لیے دیے ہین -

محبوب - بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ جو چیز تم دو وہ بھول جاؤن اور یہ خط - کریمن اور نصیبن دونون اس خط کو ضرور مانگے کے یاد دلاوینگی آنکو توان خطون کا انتظار ہوگا -

لطیفن - مین جانتی ہون بیچاریون پر خدا رحم کرے -

محبوب - تم نے انکمین لکھدیا ہے نہ کہ مین جلدی گھر آونگی - -

لطیفن - ابھی کیسے لکھدون -

محبوب - تو اب کتنے دن یہان مین رہوگی -

لطیفن - یا الٰہی مین کس طرح بتا سکتی ہون -

محبوب - تمھاری اماں تمھین دیکھنے کو ترستی ہین -

لطیفن - اماں کو ضرور خیال ہوگا - محبوب تم اماں سے کہنا کہ مجھے بھی تمھارا اتنا ہی خیال ہے - اور اس نے تاکید کردی ہے کہ وہ رنج نہ کرین خیراب چپ ہو رہو راے صاحب آتے ہین -

راے صاحب تشریف لائے - اسوقت حد درجہ محظوظ تھے - لطیفن کو سلام کیا اور میان محبوب کے کندھے پر ہاتھ رکھا -

لطیفن - آئیے جناب راے صاحب ہم لوگ تو سب آپ کا انتظار ہی کر رہے تھے آپ نے وہ تکلف کے کھانے بھیجے ہین کہ اب انکے سامنے مین اپنے یہان کی نان خشک کیا نکالون -

راے صاحب - کیون مذاق کرتی ہو - تمھاری نان خشک مین تو وہ ذائقہ ہوگا کہ یہ سب

کھانے اُسکے سامنے گردہیں - کیون میان محبوب -

محبوب - میری بھی یہی راے ہے -

راے صاحب - تو اب کھانا شروع کیجیے - اول طعام بعدہ کلام -

سب لوگ میز کے قریب جا کر بیٹھے - میز پر نہایت صاف کپڑہ بچھا ہوا تھا - گو وہ خوشنما گلدستہ جو امرا کے یہان ہوتے ہین بیچاری درزن کے یہان نہین تھے گر اُسنے تھوڑے سے پھول ہی اس سلیقہ سے میز پر لگائے تھے کہ اُنسے میز کی رونق ہو گئی تھی - لطیفن فرائض میزبانی کو اس خوش تمیزی سے ادا کرتی تھی کہ سبحان اللہ اور وہ سادہ لباس جو اُسوقت پہنے ہوے تھی اُسنے بہار حسن کو دو چند کر دیا تھا -

لطیفن - معاف کیجیے راے صاحب آج مین نہایت سادہ لباس پہنے ہون مگر مجھے بہت بنا و اچھا نہین معلوم ہوتا - اور ہر وقت اگر انسان قیمتی کپڑے پہنے رہے تو کپڑون کی آب جاتی رہتی ہے -

راے صاحب - تم انھین کپڑون مین اچھی معلوم ہوتی ہو ع زیور ہے سادگی ترے اندام کے لیے + کیون میان محبوب ہے نہ ؟ -

محبوب کھانے مین مشغول بعد تامل اُنھون نے کہا " جناب مین تو انکو ہمیشہ سادہ وضع ہی مین دیکھتا آیا - ہمارے یہان دیہات مین تو عید بقر عید کو کوئی قیمتی کپڑے پہنتے ہین روزمرہ کون پہنا کرتا ہے -

راے صاحب کس گانون سے حضور آئے ہین -

میان محبوب نے لطیفن کی طرف دیکھا وہ سمجھی کہ یہ سب سیکھا سکھایا بھول گئے -

لطیفن - بڑے گانون سے کہتے کیون نہین ! -

راے صاحب - بڑا گانون اس نام کا تو کوئی قصبہ متھرا مین نہین ہے -

لطیفن - قصبہ کیسا جناب چھوٹا سا گانون ہے -

راے صاحب - ہان تو گانون کوئی ہوگا - کیے میان محبوب صاحب - آپ پیتے بھی ہین

محبوب - جناب مفت راجہ گفت یعفت کی تو قاضی کو بھی ملال ہی -
راے صاحب - آپ کے یہان گانون مین تو لوگ ٹھرا پیتے ہونگے -
محبوب - جناب ٹھرا کیسا - لطیفن نے کہا اور کیا ٹھرا یا سونفی اور دیہات مین کیا میسر ہوسکتا ہی - کبھی کبھی تاڑی بھی لوگ پیتے ہین سنو میان محبوب زیادہ نہ پینا نہین تو تم ہوش مین نہین رہو گے -
راے صاحب نے کہا ڈرومت - سونفی تھوڑے ہی ہی - ولایتی شراب ہی -
لطیفن - انکے کہتے مین نہ آنا - راے صاحب اگر محبوب بہت پی جائیگا تو آج گانون واپس نہ جاسکے گا - یہ فقرہ جو لطیفن نے کہا تو راے صاحب چونکے ہان سچ تو کہتی ہی اگر یہ لونڈا زیادہ پی گیا اور گھر واپس نہ جاسکا - تو اور مشکل ہوئی اس لیے آپ نے پھر محبوب سے شراب پینے کے لیے اصرار نہین کیا - بڑی دیر تک دسترخوان پر باتین ہوا کین محبوب نے بہت تھوڑی شراب پی لطیفن جب کبھی وطن کا ذکر آتا تھا تو اور باتین کرنے لگتی تھی - چنانچہ ایک بجا راے صاحب نے کہا کہ مجھے ایک ضرورت سے جانا ہی -
محبوب - اب ہمین بھی چلنے کی تیاری کرنی چاہیے -
راے صاحب - خدا حافظ میان محبوب امید ہی کہ پھر کبھی تم سے ملینگے -
لطیفن نے کہا کیون نہین ضرور ملاقات ہو گی -
جب راے صاحب چلے گئے تو محبوب نے لطیفن سے کہا کہ ہم سے راے صاحب ہی اچھے کہ تم سے روز ملاقات ہو جاتی ہی اور ہم اب جدا ہوتے ہین دیکھیے کب دیدار نصیب ہون -
لطیفن نے کہا - ملاقات ہونے سے کیا ہوتا ہی مین تو تجھے دل دے چکی ملاقات نہ ہزار ہوا کرے -
محبوب - سچ ہی اس معنی مین تو ہمین زیادہ خوش قسمت ہین - مگر بیچارے نے کھانے بہت عمدہ عمدہ بھیجے تھے اسکا شکریہ ضرور ہی - مگر نہ بھی بھیجتا تو ہمین تمھارے ساتھ ابالے ہوے آلو اور نمک مین وہی لطف آتا جو اس کھانے مین کیا -

لطیفن نے کہا علےٰ ہذا القیاس۔
مجبوب۔ تو پھر تم نے ناحق انھین بلایا تھا۔
لطیفن۔ پر وہی سوال ابھی تمھاری تشفی نہین ہوئی۔
محبوب۔ نہین جانی اب نہ پوچھینگے۔
لطیفن۔ تو پھر اب رخصت ہو۔ اور دیکھو بھولنا نہین میری طرف سے اما اور بہنون کو سب کو پیار کہدینا۔
مجبوب۔ تم اطمینان رکھو مین بھولونگا نہین۔
میان محبوب نے لطیفن سے چمٹ کر پیار کیا اور اب کی پہلی دفعہ سے بھی زیادہ چلتے وقت روئے۔

باب شانز دہم

سات ہزار کی رقم

شام کے پانچ بجے راے صاحب پھر لطیفن کے یہان آئے لطیفن حسب معمول کھڑکی کے پاس بیٹھی ہوئی تھین راے صاحب قریب آکر بیٹھ گئے اور پوچھا کہو تمھارے ہم وطن صاحب تشریف لے گئے کہ نہین۔
لطیفن۔ عرصہ ہوا۔ جسوقت تم گئے کوئی تھوڑی سی دیر کے بعد وہ بھی چل دیے۔
راے صاحب۔ اس جوان کی تمھین بڑی محبت معلوم ہوتی ہے۔
لطیفن۔ ہان یہ میرا بڑا اچھا دوست ہے۔
راے صاحب۔ اب بات چھپاتی کیون ہو یہ کیون نہین صاحب کہتین کہ میرا یار غار رہا ہے۔
لطیفن۔ سُنیے صاحب مین آپ سے کہہ چکی ہون کہ میرا کوئی یار ہے اور نہ تھا۔
راے صاحب۔ تم نے کہا اور مین نے مانا۔ ہان اس زمانہ مین بیس برس مین کوئی اس عمر کی عورت اس طرح کی ملنی مشکل ہے۔ تمھارا اکیس بیس برس کا سن ہوگا

یا کچھ کم ہوگا۔

لطیفن۔کم نہین بلکہ اور چھ مہینے زیادہ۔

راے صاحب۔خیر چھ مہینہ کم یا زیادہ ایک ہی بات ہی۔مگر اس عمر مین [illegible] طرح رہتے کسی کو نہین دیکھا تم بڑی احتیاط سے رہتی ہو۔مین ایک عرصہ سے دیکھ [illegible] اس بات کے دیکھنے سے نہایت درجہ مسرت ہی مگر یہ بتاؤ کہ کب تک اس طرح رہوگی [illegible] سے دل ملاؤگی یا نہین۔

لطیفن۔اب یہ کون کہہ سکتا ہی کہ کیا ہوگا۔

راے صاحب۔واللہ کیا بات کہی ہی۔

راے صاحب اور قریب آکر کہنے لگے۔اچھا اگر تمھین کوئی ایسا ملے جو تم پر جان دیتا ہو اور جان و دل تم پر سے تصدق کرے مثلاً بندہ درگاہ تو اس سے تو رضامند ہوگی۔

لطیفن۔تم جانتے ہی ہو کہ عورت ذات آخر پھسل جاتی ہے۔

راے صاحب۔ارے میری جان تم نے اسوقت جلا لیا۔یہ کہکے راے صاحب نے ہاتھ اپنا اُس سیاہ سایہ پر رکھ دیا۔ہاتھ رکھنا تھا کہ لطیفن فوراً ہٹ گئی اور ایسا جھٹکا دیا کہ راے صاحب کے ہاتھ مین سخت چوٹ لگی۔پھر نہایت غصہ سے کہا۔واہ میان واہ بڑے بدتمیز ہو تم۔یہ بھی کوئی وطیرہ ہی۔مین نے تم سے بارہا کہا کہ مجھے چھینا کھسوٹی اچھی نہین معلوم ہوتی۔

راے صاحب بہت جھلائے" واہ جی تم نے اچھا بیوقوف مجھے بنا رکھا ہی۔ابھی تو ایسی گھل گھل کے باتین کر رہی تھین کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کچھ تکلف باقی ہی نہین رہا اور اب خفا ہو رہی ہو کہ مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔میری سمجھ مین نہین آتا کہ تمھارا مطلب کیا ہی۔آخر انسان کس طرح تم سے برتاو کرے۔اصل منشا تمھارا کیا ہی۔

لطیفن۔خیر مین تمھین ہنستی نہین ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ تمھین یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ اب مین اتنی جلد تمھارے قبضہ مین آگئی۔

راے صاحب۔اتنی جلد کی ایک ہی کہی تمھارے نزدیک ابھی کچھ عرصہ ہی نہین گذرا۔

دو مہینے سے تو مین ایڑیان گھس رہا ہون - اور تمھاری تعمیل ارشاد ہو رہی ہی - وہ اسکے علاوہ ہی - وہ کپڑون سے مطلب نہین وہ تو ایک خفیف بات ہی - چوڑیان تم نے کہین چوڑیان لا دین - اب یہ سب کچھ نہ ہوا - بھلا جو عورت تحفہ تحائف نے گی ——

لطیفن - ہان تو وہ عجب سے لونڈی بن جائے گی - ہی نہ -

راے صاحب - بیشک قاعدہ تو یہی ہی -

لطیفن - تو میرا یہ دستور نہین ہی -

راے صاحب - تو پھر تمھارا کیا قاعدہ ہی آخر معلوم تو ہو - تمھارا منشا سمجھ مین نہین آیا کہ کیا ہی -

لطیفن - سنو راے صاحب اب جو تم نے پوچھا ہی کان دھر کے سنو -

راے صاحب - ہان یہ بات کہی بیشک تم نے - جو دل مین ہی کہہ ڈالو -

لطیفن - غور سے سنیے - اگر اس تحفہ کے صلہ مین جو آپ نے مجھے دیا ہی مین آپ کا کہنا مان لون جیسا کہ آپ کا ارادہ ہی تو کیا ہوگا جب آپ کا شوق پورا ہو جائے گا کیونکہ مردون کا شوق ہوا کرتا ہی جسکو وہ محبت کہتے ہین -

راے صاحب - اجی واہ تمھارے بھی وہی خیالات ہین -

لطیفن - ہان میرے یہی خیالات ہین - آپ سنتے جلیئے ٹوکیے نہ خیر اگر مین ایسی حماقت اور کچا پن کرون سنتے جایئے - اور اپنا بچاؤ نہ کرون تو مہینہ دو مہینہ مین وہ دو مہینہ نہ سہی تین مہینہ مین حد درجہ - مجھ بیچاری درزن کی چاہ سب جاتی رہے گی - اور تم کو پھر میری ہوس نہین باقی رہے گی - اور تم میری صورت سے بیزار ہو جاؤ گے - جیسا کہ پہلے شوق تھا ویسی پھر نفرت ہو جائے گی - پھر کیا ہو گا - یہ ہوگا کہ لوگ دیکھینگے کہ جس مرد کا اعتبار مین کرونگی اور جسکے واسطے آبرو گنواؤنگی وہ پھر بات بھی نہ پوچھے گا - اسوقت تو مین چار پیسے پیدا کر کے اپنا پیٹ پال لیتی ہون - جب یہ کام بھی چھوڑ دونگی اور میری عادت مین بھی فرق ہو جائے گا تو تم بھی مجھے چھوڑ دو گے - پھر پیٹ پالنے کا بھی وسیلہ نہ رہے گا - نہ ادھر کی ہونگی نہ اُدھر کی - خیر اتنا ہی نہین ہی - اگر اتنے ہی پر ٹلے تو بھی غنیمت ہی - اگر اور

کچھ ہوا یعنی کبھی ایسا بھی ہوا جیسا کہ ہوتا ہی ہی اور خدا نے گناہ کی سزا نہین دی - تو پھر بیچاری عورت کو اپنا پیٹ پالنا تو دوبھر ہی اور بچہ کی پرداخت کی بلا گلے پڑ گئی - یہ ایسی مصیبت ہی کہ خدا دشمن کے بھی آگے نہ لائے - اب یہ بتاؤ کہ انسان کو ایسا فعل کرتے ہوے کچھ سمجھنا بوجھنا چاہیے یا نہین -

رائے صاحب - تمھین تو وہم ہی پیش از مرگ واویلا -

لطیفن - یہ وہم نہین ہی - مین نے وہی بات کہی جو مین نے دیکھی ہی اور دنیا مین روزمرہ ہوتی ہی - اور سُنئیے مین آپ سے پوچھتی ہون - آپ جو بہت کہہ رہے ہین کہ مجھے وہم ہی - کبھی آپ کو ایسا اتفاق نہین ہوا ہی - کبھی تم نے تو کسی عورت کی آبرو لے کر اُسے پھر چھوڑ نہین دیا ایسی حالت مین جیسا کہ مین نے تم سے ذکر کیا پہلے - خوب غور سے اپنی گذشتہ زندگی کے کُل حالات یاد کرو - یاد کرو کہ کس کس عورت سے تم سے تعلق رہا ہی اور کس کس کو تم نے جُل دیا ہی اور مجھ سے سچ سچ کہو کہ کبھی ایسا ہوا ہی کہ نہین -

رائے صاحب کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا کرسی سے اُٹھ کر آپ منتشر و متردد کمرے مین اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور کہنے لگے - بی بی تم کو میرے افعال کی تحقیق سے کیا غرض ہی - اب یاد کسکو ہی کہ کیا کیا - مدتین ہو گئین - اب تو مجھے کسی کا یاد بھی نہین ہی -

لطیفن - یہ کیون نہین کہتے کہ یاد کرنا نہین چاہتے -

رائے صاحب - اجی اس ذکر کو جانے دو - اب جو گفتگو ہم مین تم مین ہی اُسکے متعلق باتین کرو - تمھارے کہنے سے تو یہ پایا جاتا ہی - اگر مین ٹھیک سمجھتا ہون تو یہ بات پائی جاتی ہی کہ تم کسی سے تعلق نہ کرو گی -

لطیفن - بیشک جب تک مجھے کوئی ایسا نہ ملے گا کہ جو میرا اطمینان کر دے گا کہ پھر مجھے مصیبت اور افلاس کا سامنا نہ ہوگا اور مجھے اتنی مقدرت ہو جائے گی کہ اگر کچھ اولاد ہو تو مین اُسکی پرورش کر سکون - بس یہ میرا عہد ہی - اور مین نے پکا ارادہ کر لیا ہی اور اس سے مین نہ ٹلونگی

رائے صاحب نے ہنسنا شروع کیا اور کمرے مین ٹہلتے جاتے تھے اور بڑبڑاتے جاتے تھے "بی بی تم نے پہلے ہی سے یہ سب مراتب طے کر لیے اور حساب لگا لیا ہی"

لطیفن - تو کیا یہ بُری بات ہے -
رائے صاحب - مگر شاذونادر کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے - عشق جوانی کے ولولے - دوستی آشنائی کے فوائد تمھارے نزدیک کوئی چیز ہی نہیں - اور عورتیں جن باتوں پہ جان دیتی ہیں تمھارے کچھ خیال ہی میں نہیں آتیں - دل پر اثر ہی نہیں کرتیں - تم بڑی سخت دل معلوم ہوتی ہو -
لطیفن - تم کو یہ یقین ہے - کہو تم ہو نرم دل ؟ -
رائے صاحب - ایسے نرم دل ہیں کہ تمھارے حسن پہ دلدادہ ہیں - یقین مانو - مگر تم پر کچھ اسکا اثر نہیں ہوتا تمھاری وہی بیرخی موجود ہے -
لطیفن - میں نفس امارہ کی ایسی بس میں نہیں ہوں جیسی کہ بعض عورتیں ہیں -
رائے صاحب - تو بی لطیفن پہلے انسان ایک دولت کثیر تمھارے نذر کرے تو تمھاری امید رکھے تو ایسا کسکے پاس لا انتہا روپیہ ہے -
لطیفن - دولت کثیر - دولت کثیر کون کہتا ہے - میرے مزاج میں طمع ہی نہیں میں تو یہ کہتی ہوں کہ ایسے تعلقات میں اولاد کا ہونا ضرور ہے تو اُس بچہ کی پرورش کا عورت کو ضرور انتظام کر لینا چاہیے -
رائے صاحب - میں سمجھا ایسی حالت کے لیے تم روپیہ چاہتی ہو - مگر فرض کرو کہ یہ حالت نہ پیش آوے -
لطیفن - اگر یہ نہو تو اُس بیچاری عورت کو اپنی بسر اوقات کی تو فکر چاہیئے -
رائے صاحب - اچھا تو عورت کی بسر اوقات کے لیے روپیہ جس حالت میں کہ اولاد نہ ہو واقعی تم بڑی ہوشیار ہو ہر بات کا انتظام پہلے سے کرنا چاہتی ہو تم ایسا لالچ تمھارے مزاج میں ہے -
لطیفن - اسکو تو میں عیب نہیں سمجھتی مرد تو قلم سے اتنا کماتے ہیں کہ عورتیں تمام عمر اگر سلائی کریں تو نہیں پیدا کر سکتی ہیں -
رائے صاحب - مگر جب عورتوں کو اپنے حظ اور آسائش کے لیے روپیہ پیدا کرنا ہوتا ہے

تو سلائی سے تھوڑے ہی پیدا کرتی ہین۔

لطیفن۔ ہر ایک عورت بد تھوڑے ہی ہوتی ہے۔ عورت بد نہو تو بھی مرد اسکو بد کر لیتے ہین۔

رائے صاحب پھر ٹہلنے لگے اور بڑبڑاتے جاتے تھے۔ سنو بی جب عورت مین یہ سلیقہ ہو کہ وہ انسان کے دل کو فریفتہ اور خوش کر سکے تو اُسے اس قدر ہوشیار نہ ہونا چاہیے ایسے خیالات وہ کبھی اپنے دل مین نہ لاوے۔ کام دیو کی آنکھون مین لوگ کہتے ہین کہ پٹیان بندھی ہوتی ہین۔ اسی سے تو جو آدمی عشق مین مبتلا ہوتا ہے اُسے کچھ نہین سوجھتا۔ عشق اور طمع مین لاگ ہے۔ آپ نے غنغنانا بھی شروع کیا۔

لگ جا گلے سے طاقت اے نازنین نہین
ہے ہے خدا کے واسطے مت کر نہین نہین

لطیفن چپ چاپ سنتی گئی گویا کچھ سنا ہی نہین۔ آخر کار رائے صاحب لطیفن کے پاس آکے اور پوچھا "تو تمھاری نگاہ مین اس فرضی بچہ کے واسطے کسقدر روپیہ درکار ہوگا۔

لطیفن نے ہنس کے کہا تو تم خود کیون نہین حساب لگا لیتے ہو۔

رائے صاحب نے کہا اب تم تو بے فائدہ کو بھی حیران کرتی ہو حساب لگانا مین کیا جانون کس طرح اسکا حساب لگتا ہے میرے رائے مین ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ کافی ہے۔

لطیفن نے کہا واہ یون تو بچہ کے واسطے سو روپیہ بھی کافی ہین مگر یہ صرف کھانے کا خرچ ہے۔ ضروری تھوڑا ہے جب بچہ بڑا ہو تو اُسکی تعلیم تربیت کا بھی خیال چاہیے۔ پھر اُسے کسی پیشے مین لگانا چاہیے تاکہ اپنی بسر اوقات کر سکے اور پھر اپنے والدین کی ضعیفی مین مدد کر سکے۔

رائے صاحب۔ سبحان اللہ پہلے ہی سے معلوم بھی ہو گیا کہ لڑکا ہی ہوگا۔ ارے بیفائدہ یہ سب حساب کرتی ہو۔ تمھارے تو جیسے کوئی کان مین پھونک گیا کہ لڑکا ہی ہوگا۔ اور اگر لڑکی ہوئی ؟۔

لطیفن۔ لڑکی کے حق مین کیا کم خرچ ہوتا ہے۔

رائے صاحب۔ بی تمھارا مطلب سارا یہ ہے کہ پہلے ایک معقول رقم ہتیا دو پھر کچھ ہو یا نہ ہو

لطیفن - آپ کا خیال غلط ہی فرض کرو کہ لڑکا ہو تو میری راے مین سات ہزار روپیہ اُسکے لیے کافی ہونگے - پرورش اور تعلیم کے لیے حسب حیثیت -

راے صاحب - کیا سات ہزار ایک نہ دو - ارے غضب یہ کھلر کانون پر ہاتھ رکھے تمھارے نزدیک بی لطیفن سات ہزار کچھ بات ہی نہین ہی -

لطیفن - میری راے مین تو شاید سات ہزار بھی اس غرض کے لیے پورے طور سے کافی نہین ہوسکتے ہین ہان ایک طور پر ہوسکتے ہین کہ شروع سے یہ رقم کسی بنک مین سود پر جمع کیجاے تو البتہ سود ملاکر کافی ہوسکتے ہین - اور پھر مان کے لیے کیا ہو - خیر لڑکے کی فکر مقدم ہی -

راے صاحب نے پھر کمرے مین ٹہلنا شروع کیا اور بڑبڑانے لگے "دنیا کا رنگ ہی پلٹ گیا ہی - کسی نے سچ کہا ہی - پیر شو بیا موزہ - عورتون کا تو اب رنگ ہی جداگانہ ہی - مردون کو تو اب انھون نے بالکل اپنے بس مین کرلیا ہی - سات ہزار کی بھی اسنے اچھی سُنائی سات ہزار مین انسان کو سو عورتین مل سکتی ہین - بلکہ مین تو سو عورتون پر بھی اس قدر نہ خرچ کرون یہان تو بلا دمڑی خرچ کام نکالتے ہین - ہمین تو یہ ڈھنگ پسند ہی - انسان کو یہ تو خیال نہین ہوسکتا کہ بیوقوف بنے -

لطیفن - سنو جی میرے سامنے تم ایسی بیہودہ باتین نہ بکو -

راے صاحب - اجی بکتے کیا اپنی تقدیر کو روتے ہین -

لطیفن - تو خیر گھر جاکر رونا - اور مجھے اگر کوئی طعنہ دوگے تو یاد رکھنا گھڑی بھر مین ساری حشیخت بھلا دونگی - پھر بنائے نہ بن پڑے گی -

راے صاحب نے آنکھین نیلی پیلی کرکے کہا - کیا کروگی پھر تو کہنا -

لطیفن - خیر اسوقت اتنا ہی سمجھا دیا -

راے صاحب وہان سے رخصت ہوے - دل مین کہتے جاتے تھے چوڑیان بے فائدہ کھوئین جی مین آتا ہی کہون چوڑیان واپس کرو - مگر کیا مانگون - مانگون بھی تو نہ دے گی - اچھا اس چھوکری نے چکمہ دیا - وہیات ہی - ہم بے وقوف بن گئے مگر بیلو خیر ہے کی - آئندہ

سمجھ بوجھ کے چلینگے -

چلتے وقت انھون نے لطیفن سے بات تک نہ کی پیٹھ پھیر کے چلتے ہوے - راستہ مین بڑبڑاتے جاتے تھے - اچھا زمانہ آن لگا ہی درزنون کے دماغ تو دیکھیے - سات ہزار روپیہ - کیون نہ ہو -

باب ہفتدہم

بقیہ

ایک ہفتہ تک راے صاحب بڑے پریشان رہے - جب دل گھبراتا تھا وقت بے وقت باہر دل بہلانے نکل جاتے تھے - حیدر پر خفا ہو کرتے تھے - اشتہا بالکل جاتی رہی تھی - اور نیند بھی انھین اچھی طرح نہین آتی تھی - کھڑکی جہان سے احاطہ مین نظر تھی اُسکے قریب تک اب نہین جاتے تھے -

ایک دن حیدر نے کچھ لطیفن کا ذکر چھیڑنا چاہا - راے صاحب نے جھڑک دیا - خبردار جو پھر تو نے اُس درزن کا ذکر کیا اب اگر یہ گستاخی کی تو یاد رکھنا کہ مارے ٹھوکرون کے بُرا حال کر دونگا اور گھر سے نکال دونگا -

ایک ہفتہ کے بعد راے صاحب کو اپنی حالت دیکھکر سخت خفقان پیدا ہوا - روز بروز انکی حالت ردی ہوتی جاتی تھی - خواب و خور مین تو فرق آیا ہی تھا - چہرے کی ابتری ہونے لگی وہ صورت ہی نہین رہی - کہان وہ بشاش چہرہ نظر آتا تھا کہان مردنی چھائی ہوئی - بھوون مین شکن - گال پچکے - یہ سوچنے لگے اگر اور کچھ دن یہی حالت رہی تو بالکل بڈھے ہی معلوم ہونے لگینگے -

فرمانے لگے اسکا کچھ علاج ہونا چاہیے - بہت دل بہلانے کی کوشش ہوتی ہی مگر بے سود اور عورتون سے رجوع کرتا ہون اور وہ متوجہ ہوتی ہین مگر دل نہین مانتا - بس اُسی درزن کا دھیان ہر وقت رہتا ہی - اُسکی ایک ایک ادا یاد آتی ہی - جسوقت اُسکی بھولی بھولی صورت یاد آجاتی ہی کلیجہ پر سانپ لوٹنے لگتا ہی - واقعی دل اُسکے دام زلف مین

گرفتار ہوگیا ہو۔ اب یہ ہماری حماقت ہو کہ روپیہ کے لالچ مین آکر عیش وعشرت سے منھ موڑتے ہین ایسا کون خرچ ہو۔ سات کیا دس ہزار بھی خرچ کر دین تو کیا ہمارا بگڑتا ہو۔ اور وہ تو سات ہی مین راضی ہو خود ہم سے کہ چکی کہ سات مین راضی ہون۔ اور عورتون سے یہی ہو کہ اُنکی کبھی فرمائشات کا تانتا بندہی نہین ہوتا تا بہ عمر لگاہی رہتا ہو گو ایک دفعہ اگر اُنھون نے اس قدر رقم بھی نہ مانگی مگر آخیر مین لیکھا ڈیوڑھا ایک ہو جاتا ہو بلکہ اور زیادہ بیٹھتا ہو۔ ان سب خیالات کے بعد آپ نے حیدر کو آواز دی۔ "کیون حیدر تم نے بی ہمسائی کو کب دیکھا تھا"

حیدر کو اپنے آقا کا حکم یاد تھا کہ درزن کا ہم سے ذکر نہ کرنا۔ بولے۔ وہ بھنگن ہ آج ہی سویرے احاطہ مین جھاڑو دے رہی تھی۔

راے صاحب۔ ابے احمق بھنگن کو کون پوچھتا تھا۔ بھنگن کو کم بخت مین ہمسائی کہتا؟ کم بخت بھنگن کی فکر تجکو رہتی ہوگی۔ مین اُس ڈھڈھو کا ذکر نہین کرتا مین اُس چھوکری کو پوچھتا تھا۔ لطیفن کو۔

حیدر سمجھے یہ ہمین آزما رہے ہین کہ ادھر یہ لطیفن کا ذکر کرے اور اُدھر ہم ٹھوکر رسید کرین۔ آسیبنے دونون ہاتھون سے کان پکڑے اور کہنے لگے۔ ایسے بیوقوف ہم نہین ہین۔ اسپر راے صاحب کو غصہ آیا۔ اُنھون نے کندھا پکڑکر ایک دھکا دیا۔ ابے جواب کیون نہین دیتا

حیدر۔ خود تو میان تم نے منع کیا کہ اُسکا ذکر نہ کرنا۔

راے صاحب۔ ابے اب تو ہم خود ذکر کرتے ہین۔

حیدر۔ تو اب ہم کو یہ کیا معلوم۔

راے صاحب۔ خیر اب حال بتاؤ کہ اُسکی نسبت تمھین کیا معلوم ہوا۔ تمام دن تو تو چوکیدار کے پاس بیٹھا رہتا ہو تجھے تو پورا پورا حال معلوم ہوگا۔

حیدر۔ حضور حال کیا ہو وہی حال ہو۔ اس عرصہ مین میان ریاض احمد نے ایک گلدستہ لطیفن کو بھیجا اور اُسکے ساتھ ایک رقعہ مین درخواست کی کہ ہمین اپنے یہان آنے دو لطیفن نے نہ رقعہ لیا اور نہ اُنھین آنے دیا۔

رائے صاحب بہت ہی خوش ہوے - تو لطیفن نے صاف انکار کر دیا کہ اپنے یہان بلانا منظور نہین ہی - واللہ خوب ہوئی - ہمین تو اُسنے آنے دیا - اور ریاض احمد تو دولت مند آدمی ہی - اُسنے تو خوب سبز باغ دکھائے ہونگے - تسپر بھی اُسنے ہمین کو ترجیح دی یعنی ہماری اُسکے دل مین محبت ضرور ہی -

ساری بات یہ ہی کہ وہ ہماری بات نہین مانتی اِس جہت سے کہ اُسکے دماغ مین یہ بات سمائی ہی کہ اگر ہم سے تعلق ہوا تو وہ پیٹ رہ جائے گا - دیکھی ہوگی کوئی بات اُسنے بس اسی کا اُسے کھٹکا ہی - یہ ہمین کو سب پر ترجیح دیتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسے ہمارا ہی عشق ہی اور کچھ حیدر تم نے سُنا -

حیدر - اور حضور یہ ہوا کہ وہ بڈھے نواب جو رہتے ہین نہ اُنھون نے بہت چاہا کہ لطیفن سے راہ و رسم پیدا کرین چنانچہ آپ نے ایک بڑا اشیرمال تیار کرایا - نہ معلوم اماّن کو کس نے خبر کر دی بہرحال اُسے بھی معلوم ہو گیا - بس امّان جاکے چوکیدار کی کوٹھری کے پاس کھڑی ہو گئی جون ہی نانبائی کا لونڈا اشیرمال لے کر پہونچا اُنھون نے اُسے روکا شیرمال اُس سے لے لیا اور اُسمین بیچ مین چھید کر کے اُسے اپنے سر پر اوڑھ لیا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑے مولوی شملہ پہنے ہوے ہین اور تمام احاطہ بھر مین یون ہی پھرین - بلکہ نواب صاحب کے سامنے بھی اُسی طرح گئین - تمام احاطہ مین اسکا چرچا ہوا -

رائے صاحب - اچھی دل لگی ہی - نواب سمجھے ہین کہ شیرمال کی چاٹ دے کر دل مین جگہ کرین - ہین بڑے عقل مند -

رائے صاحب کھڑکی کے پاس گئے اور پردہ ہٹا کے لگے درزن پر ڈورے ڈالنے - لطیفن اپنی معمولی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسوقت اُسکی صورت بڑی دل فریب معلوم ہوتی تھی - انھین یہ خوف تھا کہ کہین خفا نہو - پھر بھی جی کڑا کر کے اُنھون نے کھڑکی کو اچھی طرح پر کھول لیا اور قریب جا کر کھڑے ہوے جسمین لطیفن کو اچھی طرح گھورین - تھوڑی دیر کے بعد لطیفن نے بھی سر اُٹھا کر دیکھا تو دونون کی نظرین ملین -

رائے صاحب نے جھک کے سلام کیا اُسکے جواب مین لطیفن مسکرائین - رائے صاحب

بہت خوش ہوے اور قریب ایک گھنٹہ کے کھڑکی کے پاس کھڑے رہے - اس عرصہ مین لطیفن کئی دفعہ انکی طرف دیکھکر مسکرائین -

راے صاحب نے خیال کیا کہ خفا تو نہین معلوم ہوتی ہی - یقین تو پڑتا ہی کہ پھر ہم سے اچھی طرح ملے گی اُسکی آنکھون سے ثابت ہوتا ہی - مثل ہی ع آنکھ چھپتی نہین ہی یاری کی اب اُسکے یہان جانے مین کچھ اندیشہ نہین ہی - مگر جب تک کہ اُسکے کہنے کی پوری تعمیل نہو گی تب تک کچھ کام نہین نکلے گا -

اُس دن تو راے صاحب کوئی ارادہ پختہ نہ کرسکے کئی دفعہ اُنھون نے بکس کھولا بہت سے نوٹ اُسمین سے نکالے - اُنکو پیار کی نظر سے دیکھا اور پھر ٹھنڈی سانسین بھر کر بکس مین بند کردیا - عشق اور بخل مین ہمیشہ لاگ ہی - اور انکے مزاج مین بخل بے حد تھا - دوسرے دن راے صاحب پھر اسی پس وپیش مین تھے اور کوئی ارادہ جمتا نہ تھا - اتنے مین حیدر دوڑتا ہوا آیا - حضور ذرا جلدی سے کھڑکی تک چلے آئیے - بی لطیفن پمپ سے پانی بھر رہی ہین حضور دیکھین تو کس نزاکت سے پانی بھر رہی ہین -

راے صاحب - ضرور دیکھینگے بھئی - یہ کہکے حضرت دوڑے اور جو کھڑکی پمپ کے مقابل تھی وہان جاکر کھڑے ہوگئے - لطیفن وہی چست سایہ پہنے ہوے پانی بھر رہی تھین اُسوقت لطیفن پر عجب جوبن تھا -

راے صاحب بڑی دیر تک یہ تماشا دیکھا کیے - مگر پھر انسے ضبط نہ ہوسکا - صندوق کے پاس آئے اور اُسمین سے اُنھون نے کئی نوٹ نکالے - اب کچھ پس وپیش انھین باقی نہین رہا تھا یہ اُنھون نے ایک لفافہ مین بند کرکے اپنی جیب مین رکھ لیے - اسکے بعد اُنھون نے ذرا اپنا مُنھ شیشہ مین دیکھا اور لطیفن کے مکان کی طرف روانہ ہوے اور یہ مصرع پڑھا ؎

ہر چہ بادا باد ماکشتی درآب انداختیم -

لطیفن پانی بھرکے ابھی مکان مین داخل ہوئی تھین - اور ہاتھ مین شیشہ لیا تھا کیا دیکھتی ہین کہ راے صاحب ہانپتے ہوے چلے آتے ہین - اور بدحواس سے معلوم ہوتے ہین - لطیفن کے پاس آئے اور کرسی پر بیٹھکر فرمانے لگے - وہ بی لطیفن ہم تم سے اپنا قصور معاف کرنے آئے ہین

لطیفن ۔کس بات کی معافی آپ چاہتے ہین مجھے تو آپ کی کوئی خطا یاد نہین آتی۔
رائے صاحب ۔ مگر مجھے تو یاد ہی پچھلی دفعہ جب مین یہان تھا تو مین نے بعض کلمے ایسے کہے تھے جو مجھے کہنے شایان نہ تھے ۔
لطیفن ۔ تو مجھے تو بالکل یاد نہین ہی ۔
رائے صاحب ۔ لطیفن تم بڑی نیک ہو اور جانی ہم سچ کہتے ہین تم یقین ماننا کہ اتنے دن ہم تم سے جدا رہے مگر کانٹون پر جان رہی ۔
لطیفن ۔ سچ کہنا ۔
رائے صاحب ۔ اب سچ تو یہ ہی کہ نوبت اگر چاہو تو ہم جان و مال سب تم پر سے صدقہ کرنے کو تیار رہین ۔ اللہ جانتا ہی اب تک کسی عورت کو ہم نے کبھی بھی جو دی ہو مگر تم نے وہ جادو کیا ہی کہ جو کہو سو منظور ہی مگر خدا کے لیے ذرا سایہ کو ہاتھ لگانے دو کیونکہ تم نے ابھی تک ہمین ہاتھ تک لگانے نہین دیا ہی سنو جانی اس لفافہ مین سات ہزار کے نوٹ ہین اسے قبول کرو اور ہمارے اوپر رحم کرو ۔
لطیفن عجیب انداز سے مسکرائین ۔ اور آنکھون سے مسرت کے آثار معلوم ہوے ۔ اُسنے اُس لفافہ کو لے لیا اور بغیر کھولے نوٹون کے اُس لفافہ کو دیکھا کین پھر آنکھین نیچی کر کے ایک عجیب ادا سے کہا ۔ چونکہ آپ نے میرے لیے اسقدر خرچ گوارا کیا تو مین آپ سے کسی امر مین انکار نہین کر سکتی ہون ۔ مگر مین آپ سے ایک درخواست کرتی ہون وہ یہ ہی کہ آپ مجھے ایک دن کی مہلت دیجیے ۔ آج مین چاہتی ہون کہ اپنے گھر کے لوگون کی یاد مین بسر کرون ۔ اور اپنے بچپن کے خیالات کو آخری دفعہ پھر دل مین تازہ کرون ۔ پھر کل سے تو مین تمھاری ہون ۔
رائے صاحب ۔ بھلا مین انکار کر سکتا ہون ۔ تم اب میری خوشی کرتی ہو تو مجھے کیا عذر ہی اب کل سے تو ہم سے نہین شرماؤ گی ۔ اب تو اس سایہ کو چھونے دو گی اسکو تو دیکھ کے میرا کلیجہ منھ کو آتا ہی ۔
لطیفن ۔ اب تم کل سے اسے جی بھر کے چھونا ۔ مین جو منع کرون تب ہی کہنا ۔

راے صاحب - بس جان من - بس ہماری تمنا یہی ہی - اب ہم رخصت ہوتے ہین تم اپنے دھیان مین خلل نہ ڈالو کیونکہ اب زیادہ دیر تمھارے پاس ٹھہرینگے تو ہمین تاب نہین رہے گی تو اب کل ہم کھانا بھی ساتھ کھائینگے - اور کھڑکیون کو اُسوقت بند کردینگے جسمین غیرون کی نظر نہ ہو -

لطیفن - کل تو خواہ مخواہ بند کرینگے - دیکھ لینا -

راے صاحب رخصت ہوے - کچھ دیر کے بعد انھین خیال آیا - آج پھر اسنے کل پر ٹالا مین جانتا ہون کہ اسنے خیال کیا ہوگا کہ قبل اسکے اپنے تئین ہمین سپرد کرے یہ تو خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ آیا وہ نوٹ اُتنی مالیت کے ہین کہ نہین جیسا کہ مین نے بیان کیا - بڑی پکی ہی - ہر بات مین جوکنا رہتی ہی - مگر خیر اب تو یقین کر لے گی کہ ہم نے کوئی چال نہین کی پھر تو اپنا وعدہ وفا کرنا لازم آئے گا - آپ جانئیے کہ انتظار کی سختی موت کے برابر ہوتی ہی - اور یہ مثل مشہور ہی ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

راے صاحب کو یہ مدت بہت شاق گذری - بہت جتن کیے کہ کہین دن کٹے - مگر وہ دن کم بخت پہاڑ ہو گیا - یہ گھر مین اسی لیے بیٹھے تک نہین - ایک ہوٹل مین جاکر کھانا کھایا دوستون کے یہان ملاقات کو گئے - کئی تھیٹر دن مین تماشہ دیکھنے گئے بڑی رات گئے گھر آئے - پلنگ پر جاکر آخر کو لطیفن ہی کے دھیان مین سو رہے - آخر وہ شب ہجر خدا خدا کرکے کٹی اور روز وصل آن پہونچا - راے صاحب تھکے تھکائے تو سوئے ہی تھے ذرا دیر کو اُٹھے حیدر کو آواز دی - حیدر دبے پانون حاضر ہوے -

راے صاحب - حیدر کے بجے ہین -

حیدر - حضور کوئی دس کا عمل ہی -

راے صاحب - بڑی دیر تک سویا کیے تجھسے اتنا نہ ہوا کہ جگا دیتا -

حیدر - حضور کو کس طرح جگاتا - حضور نے تو حکم دیا ہی نہ تھا - بلا حکم میری مجا

ایسی گستاخی کرتا -

راے صاحب - خیر ذرا ہمارے بالون مین اچھی طرح سے کنگھہ دیدو آج ہم ذرا خوب اپنا سنگار کیا چاہتے ہین -

حیدر - حضور کے چہرے پر تو یونہی نور برستا ہی -

راے صاحب - ابے جا منھ پر خوشامد کرتا ہی -

حیدر - امیرون کے چہرے پر خواہ مخواہ ہی ایک جلا ہوتی ہی -

راے صاحب - حیدر اب تم بیہودہ بکنے لگے - کھانے کے کمرے مین جاؤ اور دیکھو کہ ہماری ہمسائی کی کھڑکیان حسب معمول کھلی ہین یا نہین - اور ہمین یہ بھی اطلاع دو کہ لطیفن وہین اپنی جگہہ پر بیٹھی ہین یا نہین -

حیدر تعمیل حکم کے لیے روانہ ہوے مگر تھوڑی ہی دیر مین بہت بدحواس چلاتے ہوے آئے حضور آج تو کچھ بڑے تعجب کی بات معلوم ہوتی ہی کہ ساری کھڑکیان اُس کمرہ کی بند ہین - کیونکہ یون ہمیشہ لطیفن کھلی رکھا کرتی تھین -

راے صاحب بولے بند ہین نہ ہم سمجھ گئے کل ہمین نے تو اُنسے کہا تھا کہ کل کھڑکیان بند رکھنا اس سے ثابت ہوا کہ وہ ہمارے انتظار مین ہین - ہم سے بڑی غلطی ہوئی کہ اتنی دیر تک سویا کیے - حیدر بالون کو جلد درست کرو -

حیدر نے جلد جلد بالون کو درست کیا اور جب فارغ ہوا تو راے صاحب بولے "اب حیدر جھٹ سے تم گودام مین جاؤ اور کچھ بوتلین شراب کی لاؤ اور لطیفن کے یہان جاؤ اور ہمارا سلام کہو اور کہدو کہ راے صاحب بھی ایک پانچ منٹ مین آتے ہین عمت ہوے مگر ابھی راے صاحب سامان کر ہی رہے تھے کہ یہ پھر آن موجود ہوے سکہ دو بوتلین تو دونو بغلون مین دبی تھین اور ایک ہاتھ مین تھی اور عجیب ہونق بنائے ہوے تھے -

صاحب - ابے کھڑا کیا کرتا ہی - ہم نے تجھ سے کیا کہا تھا لطیفن کے یہان یہ بوتلین وتجھ سے کہا تھا -

حیدر۔ حضور گیا تو تھا مگر وہان تھا ہی نہین کوئی۔ اسی سے تو تولین واپس لایا۔

رائے صاحب۔ ابے وہ نہین تھین تو تو ذرا ٹھہر گیا ہوتا آخر کچھ سودا وغیرہ خریدنے گئی ہونگی۔ کھانے کا سامان کرتی ہونگی۔

حیدر۔ حضور میرا بھی یہی خیال تھا مگر اچھا ہوا کہ مین نے اسپر عمل نہین کیا نہین تو وہان مفت مین کھڑا رہتا۔

رائے صاحب۔ ابے کیا بکتا ہی۔ مفت مین کیون کھڑا رہتا کچھ بتائے گا بھی۔

حضور۔ مین لوٹا آرہا تھا تو راستہ مین چوکیدار ملا مین نے کہا کہو جمعدار بی لطیفن معلوم ہوتا ہی کہین باہر گئی ہین تمھین معلوم ہی کب تک لوٹینگی؟ اسپر حضور وہ ہنسا اور کہنے لگا تم اُنکے انتظار مین کھڑے ہو ماشاء اللہ اُنکا انتظار کیا کرتے ہو۔ بھیا وہ تو کل شام کو یہان سے اُٹھ گئین۔

رائے صاحب نے متعجب ہوکر پوچھا کیا شام کو اُٹھ گئین۔ یہ کیسے ابے تو بکتا کیا ہی تجھسے کسی نے یونہین کہدیا۔ بھلا اُٹھ کے کہان جاتین۔

حیدر۔ یہی تو حضور مین نے اُس سے سوال کیا تو وہ بولا کہ بی لطیفن نے یکایک مکان بدلنے کا ارادہ کرلیا۔ اور کمرہ کا کرایہ جتنا اُنسے چاہیے آتے پائی پائی چوکیدار کو ادا کردیا پھر ایک سوداگر کو بلا کے آئین اپنا سارا اسباب اُسکے ہاتھ فروخت کرڈالا۔ اُس سے دام لے کے ایک گاڑی منگوائی اور اُسپر سوار ہوکے چل دین لیکن یہ کسی سے نہ کہا کہ کہان کو گئین۔

رائے صاحب مارے گھبراہٹ کے ہانپنے لگے اور کہا حیدر ذرا پانی لانا۔ میرے تو حواس ٹھکانے نہین ہین۔ ارے یہ کیا غضب ہوگیا۔

حیدر پانی لینے دوڑے پانی پلاکے لگے تسلی دینے۔ معلوم ہوتا ہی حضور کا لطیفن پر بے طرح دل آیا تھا۔

رائے صاحب کو اس کہنے پر آگ لگ گئی پانی کا گلاس حیدر کے سر پر پھینک پر چیخ اُٹھے چپ کم بخت۔ مین تو لٹ گیا مارے۔ ذرا چوکیدار کو میرے پاس بلانا۔ مجھے کچھ

اُس سے کہتا ہی -
حیدر - ہان حضور مجھے اب یاد آیا - چوکیدار حضور کو کچھ دیا چاہتا ہی - ایک پوٹلی ہی - جو لیٹیفن حضور کے لیے اُسے دے گئی ہین کیونکہ مجھ سے پوچھتا تھا کہ تمھارے مالک اُٹھے کہ نہین میرے پاس ایک پوٹلی ہی جو مجھے وہ درزن دے گئی ہین کہ خاص اُنھین کے ہاتھ مین دینا -
راے صاحب - ابے تو تو نے پہلے کیون نہین کہا - واہ بے گدہے - جا جلدی چوکیدار سے کہہ کہ تمھین ابھی بُلایا ہی -
حیدر - وہ لیجیے حضور چوکیدار خود دروازہ کھٹ کھٹا رہا ہی - مین ابھی اُسے اندر بُلائے لیتا ہون -
راے صاحب کے دل مین کئی طرح کے خیال آ رہے تھے - امید و بیم دونون صورتین نظر آتی تھین دل مین سوچے پوٹلی ہی تو ہو نہو وہی نوٹ ہونگے جو ہم نے لیٹیفن کو دیے تھے اور اب اُسنے وہ ہمین واپس بھیج دیے ہین - معلوم ہوتا ہی کہ غور و تامل کے بعد اُسنے اپنے ارادہ کو پلٹ دیا - اور پارسا رہنا مناسب سمجھا -
اتنے مین چوکیدار راے صاحب کے سامنے آیا - ایک بھاری سی گٹھری جسپر کاغذ لپٹا ہوا ہاتھ مین لیے ہوے - جسکو کہ وہ نہایت احتیاط سے بغل مین دبائے ہوے لایا تھا گویا کوئی بڑی بیش قیمت چیز ہی - پوٹلی راے صاحب کے سامنے رکھدی حضرت اُسے غور سے دیکھنے لگے اور دل مین سوچنے لگے - اتنے نوٹ کہان جو اتنی بڑی گٹھری ہوتی -
چوکیدار نے کہا حضور یہی پوٹلی ہی جو بی لیٹیفن مجھے دے گئین کہ راے صاحب کو دیدینا
راے صاحب - وہ اُٹھ کہان گئین - تم نے اُنھین جاتے کیسے دیا - کیا تم نے اُنھین نوٹس دیا -
چوکیدار - نہین حضور سب دام دام ادا کر گئین - بلکہ مہینہ کے باقی دنون کا بھی اُنھون نے کرایہ ادا کر دیا - ہم لوگ کیسے روک سکتے - اُنکو کام بڑا ضروری تھا -
راے صاحب - تم نے یہ نہ پوچھا کہ کہان کو جاتی ہو -

چوکیدار۔ اُنھون نے تو حضور خود کہا کہ ہم اپنے گانون جاتے ہین ایک ہفتہ کے بعد پھر پیرس واپس آوینگے۔

رائے صاحب۔ کچھ اپنا پتہ بھی دیا۔

چوکیدار۔ نہین حضور۔ البتہ ایک خط حضور کے نام دے گئی ہین۔

رائے صاحب۔ کہان ہی لاؤ۔ پہلے تو تمھین خط ہی دینا چاہیے تھا۔ اچھا تو تم رخصت ہو۔ اور حیدر تم بھی یہان سے کھسکو۔

چوکیدار اور حیدر دونون رائے صاحب کے پاس سے ہٹ گئے۔ راستہ مین چوکیدار نے حیدر سے کہا۔ یار رائے صاحب نے ہمارے سامنے پوٹلی نہین کھولی۔ اسمین کوئی چیز ضرور رہی۔

حیدر نے کہا ہان یار ہمین بھی اشتیاق تھا کہ دیکھین اس پوٹلی مین کیا ہی جو درزن نے اُنکے پاس بھیجی ہی۔ تم تو پوٹلی لائے تھے تمھین معلوم ہی کیا تھا؟

چوکیدار۔ نہین یار۔

حیدر۔ کچھ کڑی کڑی چیز تھی اندر۔

چوکیدار۔ نہین جی کوئی ملائم چیز تھی ——

حیدر۔ تو معلوم ہوتا ہی کہ درزن کے یہان گھر سے چیز آیا ہوگا وہی بھیجا ہی۔

جب تخلیہ ہوگیا تو رائے صاحب نے پوٹلی کو کھولا۔ اُسمین وہی سیاہ سایہ تھا جو سلیفن پہنے رہا کرتی تھین۔

رائے صاحب بولے "ارے یہ تو وہی سایا ہی جو پہنتی تھی یہ کیا مسخرہ پن اسنے کیا ہی" اسکے بعد خط کو کھولا اُسمین یہ لکھا تھا۔

"مین نے تم سے کہا تھا کہ آج تم میرے سائے کو خوب جی بھر کے چھونا۔ ہاتھ لگانا جو چاہنا سو کرنا۔ دیکھو مین اپنے وعدہ کو پورا کرتی ہون تمھارے پاس اُسے بھیجے ہی دیتی ہون مجھے یقین ہی کہ تم ضرور مجھ سے بدگمان ہوگے۔ مگر خیر کوئی رہے اپنی دفعتاً قائم نہ کرنا۔ صبر کرو۔ مین پھر تم سے ملونگی۔ اور جہان تک ممکن ہوگا جلد ملونگی تب تک انتظار کرو۔

اور یہ سایہ تم کو واپس کرنا ہوگا۔ مین تمھین پھر اطلاع دونگی ۔
راے صاحب یہ پڑھکر مارے غصہ کے دانت کٹ کٹانے لگے اور خط اُنکے ہاتھ سے گر پڑا ۔

باب ہشتدہم

ایک نوجوان رئیس کا حال

جس واقعہ کا کہ ہم ذکر کر چکے ہین اسکو دو ہفتہ کا زمانہ گذر چکا ۔
محلہ حضرت گنج کے ایک عالی شان مکان مین ایک نوجوان ایک بیش قیمت کپڑے کا لبادہ اوڑھے ہوے ادھر سے اُدھر ٹہل رہا ہی۔ کچھ دیر ایک کمرے مین ٹہلتا ہی پھر دوسرے کمرہ مین چلا جاتا ہی۔ مگر سگرٹ منھ مین دبا ہوا ہی اور اُسکا دھوان منھ سے بھک بھک اُڑ رہا ہی ۔
یہ نوجوان ایک بہت معزز اور دولتمند راجپوت خاندان کا لڑکا ہی اسکا نام ٹھاکر اندر بیر سنگھ ہی۔ اور بہت بڑا علاقہ بیسواڑہ مین اسکا ہی۔ مگر پیدائش اس نوجوان کی پیرس مین ہوئی تھی اور اسنے کبھی قدیم وطن مین جاکر رہنے کا خیال نہین کیا شروع سن بلوغ ہی سے اسکو چار ہزار روپیہ ماہوار کے قریب علاقہ سے ملتا رہا اور اُسی وقت سے یہ عیش و عشرت مین مشغول ہو گیا۔ ظاہر ہی کہ ان اطوارون سے انسان کے قویٰ بہت جلد ضعیف ہو جاتے ہین ۔ صورت اور شکل سے یہ جوان بہت حسین تھا۔ قد و قامت بہت درست تھا اگر اپنی طبیعت کو یہ قابو مین رکھتا اور ہوش سے چلتا تو کل سامان عمر طبعی پر پہونچنے کے موجود تھے ۔ اس جوان کی اب اُنتیس برس کی عمر تھی۔ گو ابھی تک یہ زندہ تھے مگر زندہ درگور۔ جان سے عاری ۔ انھون نے زندگانی کا حظ نہین اُٹھایا تھا بلکہ یہ کہیے کہ زندگی کے حظ سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے ۔
اگر اُن عورتون کی فہرست لکھی جائے جن سے اُنسے تعلق رہا تھا تو بہت بڑی کتاب بن جاوے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ ردوبدل کیا کرتے تھے۔ کبھی کسی سے تعلق ہی پھر کسی اور سے۔ طبیعت مین استقلال نہ تھا۔ ایک ہفتہ بھی برابر ایک جگہ دل نہ رہا۔ جس عورت پر کہ آج جان دیتے تھے کل اُسی کی صورت سے نفرت ہو جاتی تھی گو قسمت کے دھنی تھے اور جس عورت

کے پیچھے پڑتے تھے وہ ضرور انکے دام مین پھنس جاتی تھی مگر یہ دراصل اور انکے لیے باعث خرابی ہوا۔ جس قدر کہ یہ بدنام ہوگئے تھے اس معاملہ مین - اُسی قدر عورتین انکو پیار کی نظر سے دیکھتی تھین -

آدھی دولت توانپی یہ اُسوقت تک خرچ کر چکے تھے - مگر اب بھی انکے پاس اسقدر اثاثہ رہ گیا تھا کہ ڈھنگ سے چلتے تو تمام عمر راحت سے بسر کرسکتے تھے - مگر یہ انہین کہان انکو اتنا تمیز تو تھا ہی نہین کہ دل کس طرح انسان بہلا سکتا ہی - کسی چیز مین انکا جی نہین لگتا تھا - ہر شے سے طبیعت اُکھڑ جاتی تھی حتی کہ اب کسی عورت پر بھی انکا جی نہین آتا تھا اپنا ہاضمہ معجون کے شراب پیتے پیتے دوکوڑی کا کر دیا تھا - جوے کی عادت باقی تھی - مگر وہ بھی کچھ شوق نہین بلکہ زیادہ تر کھیل مین اُسوقت جی لگتا تھا جسوقت کہ یہ ہارنے لگتے تھے - حالانکہ یہ کثرت سے روپیہ ہارتے تھے - مگر اُسوقت انکو ذرا جوش سا آجاتا تھا اور اُس سے انکے گال جنپر عموماً زردی چھائی رہتی تھی انہین سرخی دوڑ جاتی تھی - اب صرف انھین ایک شوق سگرٹ نوشی کا باقی رہ گیا تھا - کسی وقت یہ اس سے خالی نہین رہتے تھے جب دیکھو تب سگرٹ مُنھ مین دبا ہوا - جب وہ ختم ہوا دوسرا شروع کیا - گھر مین ہون یا باہر ہون سگرٹ ہر وقت مُنھ مین ہوگا -

انکا قول تھا کہ مین ایک دم بھی بغیر سگرٹ کے نہین جی سکتا ہون - یہ بھی کہتے تھے کہ مجھے یہ عادت میم لوگون نے ڈال دی ہی - کیونکہ اکثر وہ سگرٹ نوشی مین میرے شریک ہو جاتی تھین - اس سے ذرہ مزہ معلوم ہوتا تھا بس اسی طرح عادت پڑ گئی - خدا ان سگرٹ کی شایق میمون سے پناہ مین رکھے -

ڈاکٹر انسے اکثر کہا کرتے تھے - راجہ صاحب آپ اس قدر سگرٹ نہ پیا کیجیے یہ آپ بہت بُرا کرتے ہین یہ آپ کو بہت نقصان دے گی عادت - آپ کو اکثر کھانسی آنے لگتی ہی - آپ کا سینہ بہت کمزور ہی اخیر نتیجہ اسکا یہ ہی جتنی کہ قدرتی رطوبت آپکے اندر کے حصہ جسم مین ہی وہ خشک ہو جائے گی اور مرض سل ہو جائے گا - مگر اس نصیحت پر یہ کیا عمل کرتے - یہ ڈاکٹر کی غیبت مین کہا کرتے تھے " یہ ڈاکٹرون کی عادت ہوتی ہی -

کر انسان کے دل میں وہم پیدا کردیتے ہیں۔ اچھا یہ منع کرتے ہیں کہ سگرٹ نہ پیو ہم اور زیادہ پی کے انہیں دکھاوینگے۔"

اب انتہی یہ ہے کہ انکی سگرٹ نوشی اس قدر بڑھ گئی کہ انکے ملازم خاص کو سوائے سگرٹ بنانے کے اور کام کی فرصت نہیں ہوتی تھی۔

ٹھاکر اندر بیر سنگھ صاحب سیاحی بھی کر چکے تھے۔ کوہ نینی تال۔ رام پور۔ بریلی گرد نواح کے مقامات کی خوب سیر کر چکے تھے۔ روپیہ والے کے لیے ظاہر ہے کہ جہان چاہے ہر چیز میسر ہے عورتین تمام دنیا مین اچھی بھی ہین اور بری بھی ہین۔ مرد بھی ہر قماش کے ہوتے ہین بعض ہوٹل والے انعام و اکرام کے لیے کیا نہیں کرتے۔ اہل غرض خوشامد کرکے اور دماغ رئیس کا آسمان پر پہونچا دیتے ہین۔ رام پور مین البتہ ذرا انہیں مشکلات کا سامنا ہو گیا تھا اور جان تک بھی نوبت انہیں حرکات سے آگئی تھی مگر یہ بھی راجپوت تھا تلوار کا دھنی حریفون نے منھ کی کھائی۔ یہ جان بچا نکلے۔ مگر کچھ لطف نہ رہا۔ ہر وقت جان سنبھی ہین۔ ایک دفعہ انھون نے بڑی زینت اٹھائی نینی تال پر چینا پہاڑ کی سیر کر رہے تھے۔ نشہ مین تو بدن قابو مین رہتا نہیں پیر جو ڈگمگایا تو نیچے گر رہے۔ کچھ گھنٹے تک پڑے رہے ہزار خرابی قلیون نے رسی کے سہارے انکو اوپر کھینچ پایا۔ تمام بدن چور ہو گیا تھا اور سر زمین ٹھٹھر گئے تھے جب آپ گھر پہونچے تو اکثر اس واقعہ کا ذکر بڑی خوشی سے کرتے تھے کہ بڑی سیر رہی۔

جسوقت کا کہ ہم ذکر کر رہے ہین اسوقت راجہ صاحب ایک مہینہ ہوا کہ بریلی سے لوٹے تھے اور اس دن کمرہ مین ادھر سے اُدھر ٹہل رہے تھے۔ اور سگرٹ پیتے جاتے تھے انکا ملازم خاص بینی سر جھکائے انکے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اور انکو سگرٹ دیتا جاتا تھا۔ دفعۃً راجہ صاحب گول کمرہ مین جا کر کھڑے ہو گئے اور بولے "بینی کیا وقت ہوگا"۔

بینی "حضور اب تو تین بجے ہونگے"

اندر بیر سنگھ۔ "ارے۔ سچ مچ۔ اچھا ایک سگرٹ تو دو۔"

بینی "لیجیے حضور"

اندر بیر سنگھ۔ "اچھا اب کپڑے پہن لین۔ آج ہم کیا کام کرنے کو تھے۔ بینی تم کو کچھ یاد ہے۔"

بینی - آج تو حضور نے نواب محمود علی خان صاحب اور راے پرجو دیال اور منشی وحید الدین صاحب سے اسوقت آنے کو کہا تھا اور حضور کا ارادہ ان صاحبوں کے ساتھ بنارسی باغ کی طرف سوار ہو کر جانے کا تھا -

اندربیر سنگھ - ہان یاد آگیا - مگر یہ لوگ آئے کیون نہین - یہ سگرٹ اچھا نہین ہے اور بناؤ -

بینی - یہ لیجیے حضور دوسرا -

اندربیر سنگھ - بنارسی باغ مین اب کچھ لطف نہین آتا - بینی کوئی ایسی بات نہین بتاتے جسمین ذرا جی لگے ہ -

بینی - حضور اور کیا تجویز کرون - حضور کی تو طبیعت کسی بات مین نہین بہلتی - سیر و تماشے مین انسان کا جی خوش ہوتا ہے - حضور کو اسمین بھی لطف نہین آتا -

اندربیر سنگھ - یہ تو تو بھی سچ کہتا ہے - میرا جی ہر بات سے سیر ہے - میرا خیال تھا کہ پیرس آکر کوئی نہ کوئی دلبستگی کا یہان سامان ہو جائے گا - یہ سگار اچھی طرح نہین سلگتا دوسرا لا -

بینی - یہ لیجیے حضور -

اندربیر سنگھ - کوئی تازی بات نہین ہے وہی پرانا ڈھرا ہر بات مین ہے -

بینی - حضور پڑوس مین چند بڑی حسین عورتین آکے رہی ہین -

اندربیر سنگھ - تمہارے نزدیک حسین ہونگی مین تو آنکھ اٹھاکے بھی نہ دیکھون - گھوڑون کی ٹاپ احاطہ مین سنائی دیتی ہے -

بینی - ہان حضور وہی سب صاحب آئے ہین - وہی تین صاحب حضور کے دوست آئے ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے -

اندربیر سنگھ - لاحول ولا قوۃ - ابھی ہم نے کپڑے تک نہین بدلے - انسے کہو دوسرے کمرے مین ٹھہرین - ایک اور سگرٹ دینا -

باب نوزدہم

احباب

تینون حضرات سواری کے کپڑے پہنے ہوے تھے اور ہاتھ مین ہر ایک کے سواری کا چابک تھا۔ پہلے صاحب جو داخل ہوے۔ بڑے دراز قد تھے کوئی پورے چھ فٹ کا قد۔ مگر ساتھ ہی اُنکے حد درجہ منحنی تاڑ سا قد مگر جسم پر گوشت ندارد بالکل بکس کا لگا اسا ڈیل۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر ذرا جھکے تو کمر ٹوٹ جائے گی۔ لباس بہت ہی چست اور تنگ پوری بیرس کی وضع۔ کپڑے بالکل جسم سے چپکے ہوے تھے کہین پر ذرا سا جھول نہین معلوم ہوتا تھا۔ اور اُسپر آپ کی پتلی کمر اور بھی لطف دیتی تھی۔ آپ کا نام نواب محمود علی خان صاحب تھا اور بڑے ہنس مکھ آدمی تھے۔

دوسرے صاحب بھی بالکل جوان تھے۔ میانہ قد اُنکے سر کے بال بلکہ ابرو کے بال بھی سرخ رنگ کے تھے مگر اپنے تئین بہت حسین سمجھتے تھے۔ کالر ایسا کڑا لگائے ہوے تھے کہ ڈر کے مارے گردن تک نہین ہلاتے تھے کہ کہین گلا نہ چھل جائے۔ پارسیون کے تھیٹر کا آپ کو حد درجہ شوق تھا کیا مجال کہ کوئی تماشہ خالی جائے۔ اور آپ کو بڑی تمنا تھی کہ لوگ ہمین علم موسیقی مین اُستاد سمجھین۔ فرماتے تھے کہ یکا گا البتہ ہر لوگ اس بات کو تو جانتے نہین ذرا کوئی شخص گلے باز ہوا اور اُسکی تعریف کرنے لگے۔ قاعدہ بے قاعدہ کو کوئی خیال نہین کرتا۔ انپر لوگ اکثر پھبتیان کہا کرتے تھے اور بنایا کرتے تھے۔ انکا نام نامی منشی وحید اللہ تھا۔

تیسرے صاحب جو راجہ صاحب کے یہان تشریف لائے تھے نہ خوبصورتون مین سے تھے نہ بدصورتون مین خوب موٹے تازے جسم کے تھے صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ بڑے عیش پسند اور آرام طلب ہین۔ انکا نام راے پربھو دیال تھا۔

نواب صاحب اور راے صاحب کے منھ مین چرٹ تھا منشی وحید اللہ صاحب چرٹ نہین پیتے تھے داہنی آنکھ مین ایک آنکھ کا چشمہ لگائے رہتے تھے۔ لوگ انکو چڑھاتے تھے کہ بھوین

بھی اپنی چھپائے رکھا اور سرخ سرخ بال بہت بڑے معلوم ہوتے ہین -
انھون نے [illegible] پکارنا شروع کیا - السلام علیکم راجہ صاحب - کہان ہو ابھی
تیار نہین ہوئے [illegible]

اندر بیر سنگھ - [illegible] دی کیا پڑی ہی - ابھی بنارسی باغ کا وقت کہان آیا - ابھی بہت وقت ہو
کپڑے تو [illegible] پہن لیتا ہون - بینی ایک سگرٹ لانا -
بینی [illegible] حضور -
اندر بیر [سنگھ] - آپ لوگ اجازت دین تو سب کے سامنے مین کپڑے بدل لون
پربھو دیال - شوق سے یہان تکلف ہی کی کیا ضرورت ہی - ہم تو بلا اسوقت ایک
[illegible] دار چرٹ پی رہے ہین وہ بڑا لطف آرہا ہی -
[صاحب] - ہم غریبون کو یہ راجہ صاحب والا چرٹ کہان میسر ہم ابھی سے خوشامد تے ہین -
اندر بیر سنگھ - منشی وحید اللہ صاحب آپ چرٹ پینا چاہین تو بکس وہین رکھا ہی خود
نکال لیجیے مین سگرٹ پیتا ہون - مگر میرے یہان احباب کے لیے چرٹ بھی موجود رہتے ہین -
وحید اللہ - تسلیم بجا لاتا ہون - مگر راجہ صاحب مین چرٹ پیتا ہی نہین - کل کا ذکر
ہی تھیٹر مین ایک صاحب بیٹھے ہوے تھے اغل بغل انکے میمین بیٹھی ہوئی تھین اور
ان حضرت کے کپڑون سے چرٹ کی بو آرہی تھی - اور میمون کے دماغ پراگندہ
ہو رہے تھے -
اندر بیر سنگھ - تو آج تو آپ تھیٹر مین جاتے ہین پھر کیا ڈر ہی -
وحید اللہ - نہین آج تو ایک جگہ جلسہ مین جاتے ہین وہان سُنا کلکتہ سے ایک بڑی نامی
رنڈی آئی ہی -
اندر بیر سنگھ - آپ سے حضرت مین جانتا ہون کہ کوئی ناچ یا جلسہ شاید ہی چھوٹتا ہو -
وحید اللہ - بھئی ہمین تو اسی کا شوق ہی -
پربھو دیال - راجہ صاحب آپنے سُنا نہین منشی وحید اللہ صاحب ایکدفعہ ...خان
کے سامنے مجرا گائے بس جناب وہ تو عش عش کرنے لگا۔ آپ نے کہان سیکھا - میری عمر تمام

اُڑ گئی مگر سوا ے جہان پناہ کے یہان کے اور کہین ایسا گانا نہین سُنا۔
وحید اللہ۔ خیر آپ نہ باور کیجیے مگر ایک دفعہ ایک پارسی نے ہم سے کہا کہ اگر کہین حضور ہمارے تھیٹر مین ہوتے تو واللہ کمپنی مالامال ہو جاتی۔
اندر بیر۔ تو تم راضی ہو گئے ہوتے۔ حرج کیا تھا۔
وحید اللہ۔ اور لطف یہ کہ کہتا تھا کہ پانچ سو روپیہ ماہوار لیجیے فقط تماشہ کے شو میں آدھ گھنٹہ آپ کو گانا ہوگا۔
اندر بیر۔ پھر تم نے بڑی حماقت کی جو انکار کیا۔
وحید اللہ۔ بس ہر بات کو ہنسی مین لے جاتے ہو اسی جہت سے تو تم سے کبھی ذکر نہین کرتے
منشی وحید اللہ صاحب ناراض ہو گئے اور اُٹھکے کمرے کی تصویرون کا ملاحظہ کرنے لگے۔
اندر بیر۔ خیر حضرات اور کچھ ذکر چھیڑیے کہیے اور کیا شہر کا حال ہے۔ راجہ کیڑے بہن چکے تھے فقط نکٹائی کی گرہ لگا رہے تھے۔
نواب۔ کوئی نئی بات نہین۔ سب بقول راے پربھو دیال صاحب سابق دستور۔ مدت سے کسی نے بگڑے رئیس یا بیگم و بیگم کا حال بھی سننے مین نہین آیا۔
اندر بیر۔ آج کل کن کن کا چرچہ زیادہ ہے آپ لوگ جانتے ہین کہ مین اس عرصہ مین بریلی گیا ہوا تھا مجھے یہان کی کچھ خبر نہین ہے۔
نواب۔ اجی پانچ جمع آج کل بہت مشہور ہو رہی ہین۔ تم نے سُنا ہی ہوگا کیونکہ کل تم بھی مرزا صاحب کی پارٹی مین گئے تھے۔
اندر بیر۔ گئے تو تھے مگر وہان اسکا کچھ ذکر نہ تھا۔
وحید اللہ۔ ہاں کل جناب تھیٹر مین عورت دکھائی دی بس کیا کہین۔ لوگون نے انکی بات کا کچھ خیال نہ کیا۔
اندر بیر۔ یہ نظیر بیگم کون ہین۔
نواب۔ یہ نہ پوچھو کہ کون ہین اب تو ایک صاحب انکو کلکتہ لیے جاتے ہین۔
وحید اللہ۔ چلے جائیے نہ کلکتہ۔ وہان سب حال معلوم ہو جائے گا۔ خیر آپ بریلی سے

آتے ہیں وہاں کا کیا حال ہے۔ سُنا بریلی میں بھی خوب جی لگتا ہیں۔ مگر فیضا مرحوم کی
سنگتے ہوتی ہیں آپ جانتے ہیں کون نسل ہے۔

اندر بیر۔ جی دیکھ لیا۔ سُنا مرد تو مرد عورتوں کے بھی کمر بند میں بڑا سا چاقو جھولتا ہے مگر خیریت
ہمیں تو خدا نے محفوظ رکھا۔

وحید اللہ۔ تو کہیے کہ خیریت ہوئی۔

اندر بیر۔ اجی کچھ لطف نہیں آیا۔ ہمارا تو اب دل بجھتا جاتا ہے۔

نواب۔ آپ کا دل بجھا ہوگا۔ ایک صاحب پارسیوں کے تماشے کے بڑے شائق ہیں۔
اُنکے دل سے پوچھیے۔ ایک ایکٹرس پر جان جاتی ہے۔ بھلا اُنکے سامنے کوئی اُسے کچھ کہے تو

اندر بیر۔ اجی وہ لوگ البتہ زندہ دل ہیں۔ بینی ایک سگرٹ لانا۔

بینی۔ لیجیے حضور۔

نواب۔ ارے میاں اندر بیر سنگھ تم کتنے سگرٹ دن بھر میں پیتے ہو۔

اندر بیر۔ کچھ گنا کرتا ہوں۔

نواب۔ پھر بھی آخر دو درجن تین درجن کچھ شمار بھی ہے۔

اندر بیر۔ بھئی بینی سے کیوں نہیں پوچھتے اُسے معلوم ہوگا۔

نواب۔ بینی یہ کتنے سگرٹ دن بھر میں پیتے ہیں تخمینًا بتاؤ۔

بینی۔ حضور۔ میں نے راجہ صاحب کے لیے ایک دن میں ساٹھ سگرٹ تک بنائے ہیں
چالیس سے تو کسی دن کم نہیں بنتے۔

نواب۔ معاذ اللہ۔ ایک دن میں ساٹھ سگرٹ۔ واللہ تمھیں تو انکی نمائش گاہ میں
انعام ملنا چاہیے۔ سگرٹوں کا ہار کیوں نہیں پہنے رہتے ہر وقت۔

اندر بیر۔ بھئی آخر انسان کچھ کرے بھی یا نہیں۔ اسی طرح جی بہلتا ہے۔

نواب۔ یار تم ہم سے چھپاتے ہو۔ کہیں نہ کہیں تمھاری چلس ہے ضرور۔

اندر بیر۔ بھئی سچ کہتے ہیں جو کہیں بھی ہو۔ ہمارا تو دل بالکل بجھ گیا۔ اب دل میں وہ ولولہ
بھی نہیں۔ اب تو ہم پر کسی کی ناوک نگاہ کا اثر نہیں ہوتا۔ عورتوں سے جی بھر گیا کبھی انسے

دل نہ لگائیے کہ خال مہروفا نیست روے زیبا را +

نواب - اجی سب ایک سی تھوڑا ہوتی ہین -

پربھودیال - ہان راجہ صاحب وہ عورت کہان گئی جو آپکے پاس پہلے تھی - ایک درزی کے یہان سے آپنے اسکو نکلوا منگایا تھا - دہاتن تھی -

اندربیر - ہان یاد آگیا - نصیبن کو پوچھتے ہونگے -

پربھودیال - ہان یہی نام تھا آپ سے بہت محبت کرتی تھی -

اندربیر - اسی سے تو مین گھبرا گیا - جب دیکھیے سایہ کی طرح ساتھ - پیچھا نہین چھوڑتی تھی

پربھودیال - پھر نصیبن کو کیا کیا تم نے ——

اندربیر - کیا کیا ؟ - کرتے کیا ؟ ایسی عورتون سے کیا کیا جاتا ہے - جب مطلب نکل گیا - نکال باہر کیا -

پربھودیال - تو آپ کو نہین معلوم کہ وہ کیا ہوگی -

اندربیر - نہین اور نہ مجھے تلاش ہے اسکی - اجی ہم نے بڑی دقت سے اُسے ہٹایا - بینی ایک سگرٹ دینا -

بینی - بیجیے حضور -

نصیبن کے نام سے اندربیر سنگھ کے چہرہ کا رنگ سُرخ ہونے لگا - اور بھوون پر شکن پڑ گئی - اُسنے وہ سگرٹ پھینک دیا جو ابھی لیا تھا اور جسمین سے کہ اُس نے فقط چند کش پیے تھے -

منشی وحید اللہ غور سے یہ سب باتین دیکھ رہے تھے - انھون نے بات ٹالنے کو کہا - کیون جناب کسی صاحب کو معلوم ہے - کل گورون کے تھیٹر مین کیا تماشے ہونگے - ہمین معلوم تو تھا مگر اسوقت یاد سے جاتا رہا -

اندربیر - بھئی وحید اللہ تھیٹر کا ہر وقت ذکر نہ کیا کرو ہمین معلوم ہے کہ آپ کو انگریزی تماشہ کا بھی شوق ہے حالانکہ ایک حرف انگریزی آپ نہین جانتے -

وحید اللہ - کون کہتا ہے کہ ہم انگریزی ایک حرف نہین جانتے - ہمارے سامنے بولیے

ہم سمجھ جائینگے۔

اندر بیر۔ سمجھ جاتے ہو بول نہین سکتے۔

وحید اللہ۔ واہ واہ۔

اندر بیر۔ اچھا بتاؤ اسکے کیا معنی۔ دی ازای اسٹوپڈ فلو۔

منشی وحید اللہ کچھ دیر تک سوچا کیے پھر فرمایا ”یہ تو کسی اکٹر کو ہم نے کہتے نہین سُنا“ سب لوگ اسپر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ نواب محمود علی خان نے کہا ”ارے بیوقوف یہ کہ رہے تھے کہ وحید اللہ بالکل گدھا ہی“۔

وحید اللہ۔ پھر یہ تو گالی گلوچ ہی یہ ہم کیا نہ سمجھتے۔

اتنے مین خادم نے آکر عرض کی حضور گھوڑا تیار ہو۔

اندر بیر۔ بیٹھیے حضرت اُٹھیے۔ بیتنی سگرٹ تم نے ہماری جیب مین بھر دی ہین؟

بیتنی۔ حضور دو سگرٹ کیس حضور کے کوٹ کے جیب مین اور دو بنڈل کھچر سے کے پاکٹ مین ہین۔

اندر بیر۔ بس بس۔ بیٹھیے حضرت سوار ہو بیٹھیے۔

باب بستم

تیسری چال

اس واقعہ کے دو دن بعد اندر بیر سنگھ اپنے سونے کے کمرہ مین دن کو ایک کوچ پر لیٹے ہوے انگڑائیان لے رہے تھے اور سگرٹ پیتے جاتے تھے سگرٹ کا جو دھوان اُٹھتا تھا وہ اسقدر گاڑھا ہو کر تمام کمرہ مین بادل کی طرح چھا گیا تھا اور اسقدر بوجہ دھوئین کے تاریکی ہو گئی تھی کہ کوئی چیز اچھی طرح نظر نہ آتی تھی۔

دفعۃً دروازہ کھلا اور بنی سردار کمرہ مین گھسا مگر بوجہ دھوئین کے اُسے اچھی طرح معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب کس جگہ ہین اُس نے پوچھا۔ حضور آرام کرتے ہین۔

اندر بیر۔ نہین تو۔ نیند ہی نہین آتی۔ سگرٹ پیتا ہون تو نیند جاتی رہتی ہی۔ کیون

کیون کیا کام ہے۔

بینی۔ حضور مین اس لیے حاضر ہوا کہ حضور اسوقت ایک بڑے سونے کی چڑیا میرے ہاتھ لگی۔

اندر بیر۔ خیر کچھ ہوگا تمھین اُسے اپنے ہی پاس رکھو۔

بینی۔ حضور سچ مچ چڑیا تھوڑے ہے۔ بلکہ حضور عجب چیز ہے۔ حضور دیکھین گے تو خوش ہو جائین گے۔

اندر بیر سنگھ کھنی ٹیک کر کوچ سے گردن اُٹھا کے بولے۔ ابے کیا چیستان ہے۔ بتاتا کیون نہین۔

بینی۔ حضور ایک عورت ہے۔ بلکہ عورت کاہے کو ایک کم سن چھوکری ہے۔

اندر بیر سنگھ پھر لیٹ رہے " ابے اسی واسطے تونے تکلیف دی یہی سونے کی چڑیا ہے۔

بینی۔ حضور مجھے تو امید ہے کہ اگر حضور اس کم سن عورت جو یہین رہتی ہے دیکھین گے تو خوش ہو جائینگے۔

اندر بیر۔ اخاہ تو یہ پری اسی مکان مین رہتی بھی ہے۔

بینی۔ ہان حضور وہ چوکیدار جو اس مکان کا ہے۔ اُسنے میز کرسی وغیرہ کچھ کرایہ پر دے رکھی ہین۔

اندر بیر۔ پھر اس فضول تقریر سے مطلب۔

بینی۔ حضور مطلب یہ ہے کہ وہ اسی عورت نے کرایہ پر سے کر اپنے کمرہ مین لگائی ہین۔ ہے حضور بڑی سلیقہ دار۔ کوئی بیتا عادہ بات نہین کرتی ہے نہ کہین خود پھرنے پھرا سنے جاتی ہے اور نہ کوئی اُسکے یہان آتا ہے۔

اندر بیر۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیچاری بیراگن ہے۔ دن بھر یاد الہٰ کرتی ہوگی۔ چوکیدار کو کیا معلوم کہ نیک عورت ہے یا بد۔

بینی۔ چوکیدار نے حضور تھوڑے کہا۔ یہ تو مین اپنا سُنا ہوا کہتا ہون۔

اندر بیر۔ اچھا تو معاش اس عورت کی کیا ہے۔ آخر اگر نیک چلن ہے تو اسکی بسر کس طرح ہوتی ہے۔

بلینی۔ حضور مین نے سُنا ہی کہ بیل بوٹے کاڑھتی ہی۔ اور کارچوب کا کام بھی کرتی ہی۔ ٹوپیان۔ سنار بٹوے اس طرح کی چیزین بناتی ہی۔ چرٹ رکھنے کے بٹوے بھی بناتی ہی حضور دیکھین تو کیسے خوبصورت چرٹ کے بٹوہ بناتی ہی۔

اندرپیر۔ تجھے کیسے معلوم ہوا۔ تو نے بھی اس جوان عورت سے کچھ خریدا ہی۔

بلینی۔ نہین حضور چوکیدار نے مجھے ایک بٹوہ دکھایا جو اس عورت نے اُسے دیا ہی۔ بہت عمدہ کام ہی اُس بٹوہ پر۔

اندرپیر۔ تو یہ چوکیدار چرٹ بھی پیتا ہی۔

بلینی۔ حضور وہ چرٹ بہت پیا کرتا ہی۔

اندرپیر۔ واہ تو یہاں مکان کو خوب دلتا ہوگا۔ مگر یہ تقریر جو تو نے کی اس سے مجھے کیا حاصل۔

بلینی۔ مین نے یہ خیال کیا شاید حضور اس عورت کو بلائین۔

اندرپیر۔ کوئی معمولی عورت ہوگی۔ مین خوب جانتا ہون۔ بعض خانگیان اپنے تئین بہت نیک چلن ظاہر کرتی ہین تاکہ لوگ زیادہ متوجہ ہون۔ ارے مین ان لوگون کو خوب پہچانتا ہون۔

بلینی۔ یہ تو حضور معمولی عورت نہین ہی۔ یہ مین نہین کہتا حضور سے کہ بالکل بچہ حور ہی مگر ہان قبول صورت ضرور ہی۔ سڈول بدن ہی۔ سینہ بہت اچھا ہی۔ چھوٹے چھوٹے نازک پیر ہین۔

اندرپیر۔ اخاہ تو تو نے اُسے اچھی طرح دیکھا ہی معلوم ہوتا ہی کیونکہ یہ سب حال تجھے معلوم ہی۔

بلینی۔ حضور مین کل برآمدہ مین کھڑا ہوا تھا جب وہ اوپر آئی تو مین نے ایک سفید قمیص اور سایہ پہنے ہوے دیکھا۔ قمیص تو بالکل سفید تھا جیسے بگلے کا پر۔ اور سایہ کے کنارہ پر ایسا عمدہ دوڑی کا کام کیا ہوا تھا کہ سبحان اللہ۔ اور حضور وہ تو خانگی نہین معلوم ہوتی ہی۔ البتہ اُسوقت بڑی شیرین ادائی سے ایک غزل نیچے سُرون مین گا رہی تھی۔ حضور خوش گلو بھی معلوم ہوتی ہی۔ مین عجیب سے رستہ مین سے الگ کھڑا ہوا تو مجھ سے بہت خوش ہوئین۔ جب جانے لگین تو مین نے کہا کیا حضور کا ارادہ اس جوار مین مکان لینے کا ہی۔

اندربیر - واہ بینی تو خوب جلدی سے ملاقات پیدا کر لیتا ہی-
بینی - حضور غلام کی بھی تو عمر حضور ایسے امیرون ہی کی خدمت مین گذری ہی-
اندربیر - کیون نہ ہو-
بینی - تو حضور وہ ٹھیر گئین اور کہنے لگین مین بھی تو اسی احاطہ مین رہتی ہون - یہ کہکر اپنے کمرہ کو چلی گئین -
اندربیر - بس -
بینی - نہین حضور - میری طبیعت اس درجہ خوش ہوئی کہ مین اکثر جاکر پھاٹک پر کھڑا ہوا کہ پھر اُنسے ملاقات ہوگی چنانچہ ایسا ہی کئی دفعہ ہوا - ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین کھڑا تھا تو وہ کمرہ سے اُترین -
اندربیر - ابھی تو تو کہتا تھا کہ آتی جاتی نہین ہی - اور اب تیرے بیان سے معلوم ہوا کہ ہر گھڑی پھاٹک ہی پر ہوتی ہی-
بینی - حضور قہوہ خریدنے اکثر چلی جاتی ہین قہوہ پینے کا اُنھین بڑا شوق ہی-
اندربیر - کیا یہ حال بھی اُسنے تجھسے کہا ؟ -
بینی - ہان حضور چلتے چلتے یہ بات بھی ہوئی - تھوڑی دیر مین لوٹےگی اور اگر حضور حکم دین تو مین جاکر پھاٹک پر کھڑا ہوون اور جسوقت آتے آتے دیکھون حضور کو اطلاع دون -
اندربیر - لاحول ولا قوۃ - ارے کیا تجھے سودائی سمجھتا ہی کہ مین کوٹھے پر سے جاکے جھانکون کسکے لیے - ایک نامی کے لیے - بینی تیری عقل ماری گئی ہی-
بینی - مین نے خیال کیا کہ حضور نے اسکی پوشاک تو دیکھی ہی کیسی اچھی معلوم ہوتی ہی -
اندربیر - توبہ توبہ تو تو یہ کیون نہ کرتو کہتا تھا کہ وہ چرٹ رکھنے کے بٹوہ بناتی ہی - خیر تو ہم اُس سے بٹوہ بنانے کی فرمائش کرینگے تو جا اور دیکھ کسوقت لوٹتی ہی اور جب وہ آوے تو اُس سے کہو کہ تمھین تھوڑی دیر کو بلایا ہی - ہمارا نام لینا اور وجہ بھی بتا دینا کہ اس لیے بلایا ہی-
بینی - بس حضور مین ابھی اُسے لایا -
اندربیر - سُنا بینی اگر راستہ مین نہ ملے تو تو اُسکے گھر چلا جانا کیونکہ جب وہ کاریگر ہی تو

اُسکے یہان جانے مین چوری کیا۔

بینی۔ بہت اچھا حضور اگر رستہ مین نہ ملی تو یہی کرونگا۔

بینی روانہ ہوا۔ اور راندر بیر سنگھ پھر سگرٹ پینے لگے۔ مگر پانچ منٹ بھی نہ گذرے تھے کہ بینی پھر آن موجود ہوا۔

بینی۔ حضور وہ شخص حاضر ہی۔

اندر بیر۔ ابے کون شخص۔

بینی۔ حضور وہی عورت جو بٹوہ بناتی ہی۔

اندر بیر۔ مجھے بالکل خیال نہین رہا تھا خیر آنے دو۔

بینی۔ حضور یہان۔

اندر بیر۔ اور کیا گول کمرہ مین اُس سے ملاقات کرنے جاؤن۔

بینی۔ خیر حضور مین یہین لاتا ہون۔

بینی ایک منٹ پر حاضر ہوا اور کہا حضور یہ بی بی لطیفن حاضر ہین۔ اور بی بی لطیفو جنکو ہم واقف ہین اُسی لباس مین راجہ اندر بیر سنگھ صاحب کے سامنے تشریف لائین۔ لباس انتہا درجہ کا سادہ تھا مگر تراش خراش غضب کی تھی۔ مثلاً قمیص مین بہت ہی نفیس جالی کی بیل لگی ہوئی تھی۔ اور ساےہ کے کنارے پر بہت عمدہ ڈوری کا کام کیا ہوا تھا۔ بالون مین اچھی طرح برش کیا ہوا۔

لطیفن دو تین قدم بڑھ کے پھر پیچھے کو ہٹین۔ اُف کتنا دھوان ہی۔ دماغ پھٹا پڑتا ہی۔

راجہ صاحب کوچ پر ذرا سنبھل کے بیٹھے۔ اخاہ تو آپ کو دھوئین سے اسقدر نفرت ہی۔

لطیفن۔ ارے یہ کون بولا کیا اس کمرہ مین کوئی ہی۔ مجھے تو دھوئین مین کسی کی صورت نہین دیکھ پڑتی۔ خیر مجھ سے یہان دو گھڑی بھی نہین ٹھہرا جائے گا۔ تمام جسم مین دھوئین ہی کی بو بس جائے گی۔

یہ کہکر لطیفن وہان سے بھاگین گھبراہٹ مین راستہ یاد نہین رہا ایک دروازہ جو کھولا تو اُسین سے دوسرے کمرہ مین جا رہین۔ وہان ٹھہر گئین ہو گئے لگین۔ خیر یہان آدمی سانس

تو لے سکتا ہی - اور صاف دکھائی تو پڑتا ہی -
راجہ صاحب نے جو لیلیفن کو دیکھا کہ بھاگ گئی تو ہنس کے کوچ پر سے اُٹھے اور دل مین کہنے لگے ارے یہ تو بڑے تماشہ کی عورت ہی - مگر یہان ہم اندھیرے مین اُسے اچھی طرح دیکھ بھی نہین سکتے مگر یہ گئی کہان - تلاش کرنا پڑا - یہ تو وہی مثل ہوئی جیسے لڑکے آنکھ مچولا کھیلتے ہین - خیر سب کمرون مین گھوم کے آپ اُس کمرے مین آئے جسمین لیلیفن بھاگ کے آئی تھی - وہان دیکھا کہ بی لیلیفن ایک آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی ہین - اور ایک البم کی سیر کر رہی ہین - جو قریب رکھا ہوا تھا - اس عورت کی ڈھٹائی اور اس سجے ہوے کمرہ مین اس بے تکلفی سے بیٹھنا دیکھکر راجہ صاحب بہت متعجب ہوے اور کچھ دیر دل مین سوچ کر انھون نے کہا "معلوم ہوتا ہی تمھین تصویرون سے بہت شوق ہی"
لیلیفن - اُٹھ کھڑی ہوئی اور سلام کیا - پھر کہنے لگی مین یہان حضور کا انتظار کر رہی تھی مجھے نہین معلوم تھا کہ البم دیکھنے مین آپ کچھ حرج سمجھین گے -
اندر بیر - حرج کون کہتا ہی - مین تو یہ کہتا ہون کہ تم وہان سے اس طرح بھاگین جیسے کوئی ریچھ سے بھاگتا ہی -
لیلیفن - سچ پوچھیے تو اُس کمرہ سے جہان مارے دھوئین کے آنکھین اندھی ہو رہی تھین ریچھ کا غار بھی بدرجہا بہتر ہی - میری تو آنکھون سے آنسو آنے لگے - اور اگر اور ٹھہرتی تو ضرور سر مین درد ہونے لگتا - اور تو یہ سانس لینا مشکل تھا -
لیلیفن باتین کرتی جاتی تھی اور اندر بیر سنگھ اُسے سر سے پیر تک گھور رہے تھے - اسکی بھولی بھالی صورت اور سڈول جسم کو دیکھکر یہ بہت ہی خوش ہوے اور کہنے لگے "واقعی بینی نے سچ کہا تھا" - لیلیفن کمرہ کے بیچ مین کھڑی تھی - اندر بیر سنگھ اسکے ارد گرد ٹہل رہے تھے اور اسکی طرف دیکھتے جاتے تھے - یہ لیلیفن کو ناگوار گذرا اور اخیر کو اُسنے کہا - آخر یہ آپ کب تک اسی طرح پھرا کرینگے -
اندر بیر - ابھی تمھارے دیدار سے سیری نہین ہوتی -
لیلیفن - تو آپ نے مجھے یہی کہنے کے لیے بُلایا ہی -

اندر بیر - اس لیے بھی بلایا تو کیا گناہ کیا - بینی نے ہم سے تمھاری بہت تعریف کی ہم نے کہا دیکھیے سچ کہتا ہی کہ جھوٹ -

لطیفن - مجکو یہ معلوم ہوتا تو مین ہرگز ہرگز یہان قدم دھرتی نہین - بندگی عرض ہی -

اندر بیر - اجی ذرا ٹھہر د تو - بی لطیفن تم گھوڑے پر سوار معلوم ہوتی ہو لطیفن نام ہی تمھارا

لطیفن - جی ہان بندی کا یہی نام ہی -

اندر بیر - آپ کہان سے تشریف لائی ہین -

لطیفن - فیض آباد سے -

اندر بیر - اودھ کی رہنی والی ہو صاف معلوم ہوتا ہی -

لطیفن - یہ کیون ؟ -

اندر بیر - تمھارے مزاج مین ذرا تیکھا پن ہی -

لطیفن - اب اس بندی کا مزاج بدل تھوڑے سکتا ہی -

اندر بیر - تو تم اپنے گھر مین اکیلی رہتی ہو -

لطیفن - جی ہان -

اندر بیر - تمھارے تو بہت سے دوست ہونگے بی لطیفن -

لطیفن - نے حقارت سے اندر بیر سنگھ کی طرف دیکھا اور کہا ”میرا حقیقت کوئی دوست دوست نہین ہی“

اندر بیر - کیا ایک بھی دوست نہین ہی - اجی کوئی تو ضرور ہوگا جسکو تم چاہتی ہوگی وہ تم کو چاہتا ہوگا - اگر نہین ہی تو تعجب ہی - مگر ہم کیسے مان لین -

لطیفن - اسمین تعجب کی کیا بات ہی - دوست بھی کیا دال روٹی ہی کہ آدمی بغیر اُسکے جی نہین سکتا -

اندر بیر - پیرس مین دال روٹی بغیر تو آدمی جی بھی جائے مگر یار بنا جینا مشکل ہی -

لطیفن - پیرس ہو یا کہین ہو - اسمین کچھ زبردستی تھوڑے ہی یہ اپنے دل کا سودا ہی -

اندر بیر - واہ واہ - ہر عورت مین دلربائی کے ڈھنگ ہوتے ہین اور یہ بغیر یار کے ناز د

غمزہ بھی اُٹھانے والا تو کوئی ہونا چاہیے - ہر عورت اچھی پوشاک چاہتی ہی پھر کوئی چاہیے جو پہنائے - کون عورت ہی جو ریشم اور گوٹہ ٹھپہ پر جان نہین دیتی گو تم اس سادی پوشاک ہی مین اچھی معلوم ہوتی ہو - مگر میلہ تماشہ کے قابل تو یہ کپڑے نہین ہین -

لطیفن - مجھے میلہ تماشہ کا شوق ہی نہین ہی -

اندر بیر - یہ تو ہم کبھی نہ مانینگے -

لطیفن - مین تو سچ ہی کہہ رہی ہون -

اندر بیر - کیا سچ مچ تمھارا کوئی یار جان نثار نہین ہی - بڑے اچنبھے کی بات ہی کیونکہ اس عمر مین تم نے ہزارون کو بسمل کیا ہوگا -

لطیفن - کیا تو -

اندر بیر - بس بسمل کرکے چھوڑ دیا کسی سے تعلق نہین کیا -

لطیفن - کسی سے نہین -

اندر بیر - خیر یہان نہین تو جہان کی تم رہنے والی ہو وہان کوئی ہوگا جسکو تم بھی چاہتی ہوگی

لطیفن - مین حضرت کسی کو بھی نہین چاہتی -

اندر بیر - اگر یہ ہی تو دافعی تم عجائبات سے ہو - ہماری خوش نصیبی ہی کہ تم ہمارے قریب آکر رہین تو کیا تم کسی سے محبت کرتے ڈرتی ہو - کچھ اندیشہ ہوتا ہی کیا بات ہی -

لطیفن - ڈر تو مجھے کسی چیز سے نہین لگتا -

اندر بیر - اہاہا - بھئی تم بڑے تماشے کی عورت ہو -

لطیفن - آپ کو بڑی ہنسی آئی - آپ مجھے ہنسی کے قابل سمجھے ہین -

اندر بیر - اجی مین تو تمھین پیار کے قابل سمجھتا ہون -

حضرت نے چاہا کہ لطیفن کو گودمین اُٹھالین - مگر وہ ہٹ گئی اور راجہ صاحب کو دھکا زور سے دیا اور بہت خفا ہوکر کہا "سنیے جناب مجھے یہ طرز اچھا نہین معلوم ہوتا - اور مین ایسی باتون سے خوش نہین ہون"

اندر بیر - "معاف کرو بی بی مجھے نہین معلوم تھا کہ تم ایسی پارسا ہو"

لطیفن - خیر اور آپ کو کچھ کہنا ہی یا یہی باتین ہوا کرینگی -
اندر بیر - نہین جی مین تو تم سے جوتہ کا ذکر کرنے والا ہون - میرے نوکر نے مجھ سے کہا کہ تم بہت اچھے بناتی ہو -
لطیفن - خیر مین تو اپنی طرف سے دیدہ ریزی کرتی ہون - پسند آنا نہ آنا آپ کے اختیار ہی - کیا آپ کو دراصل ضرورت ہی -
اندر بیر - اگر تم اتنی تکلیف گوارا کرو -
لطیفن - تو کس رنگ کا آپ کو چاہیے -
اندر بیر - رنگ ونگ مین نہین جانتا مین تو تمھاری ہی پسند پر چھوڑتا ہون -
لطیفن - تو مین پانچ روپیہ فی جوتہ لیتی ہون -
اندر بیر - اجی جو تم چاہنا لے لینا - یہان چکاتا کون ہی -
لطیفن - خیر تو آپ کو جوتہ تیسرے روز ملے گا -
اندر بیر - اچھا تو خود لے کر آنا -
لطیفن - بہت خوب -
اندر بیر - مرزا مست اب اُس کمرہ مین تمھین نہین بلا وینگے -
لطیفن - یہ اور بھی آپ کی عنایت ہی - سچ پوچھیے تو آج دھوئین کے مارے سر مین درد ہونے لگا - تسلیمات بجا لاتی ہون -
لطیفن نے راجہ صاحب کو جھک کے سلام کیا اور رخصت ہوئی - یہ سوچ مین غرق تھے دل مین کہنے لگے اس عورت کو قابو مین نہ کیا تو کچھ نہ ہوا - واللہ حسین بھی ہی اور شوخی بھی کوٹ کوٹ کے بھری ہی -

---

باب بست ویکم

لطیفن نے جو اپنے عشق و محبت کے معاملات سے کنارہ کشی کی نسبت کہا اُسکا راجہ صاحب کو یقین نہین آیا انکا خیال تھا کہ غریب عورت جو تہوار ہے اور شفقت سے اپنا پیٹ پالے

وہ کبھی بچ نہین سکتی - یہ اپنے جی مین سوچنے لگے کہ یہ عورت اس غرض سے پارسا بنی ہی کہ جسمین لوگ زیادہ گرویدہ ہون - بھلا ہم لوگ ایسی چالون مین کب آسکتے ہین - بڑی بڑی ہوشیار تو قابو مین آہی جاتی ہین - کون عورت ہی جسکو لباس اور زیور کی چاہ نہین بس عورتین تو ان چیزون پر جان دیتی ہین "-

ان تین دنون مین جب تک کہ فرمائش کے تیار ہونے کا وقت پورا ہوا - راجہ صاحب نے کئی دفعہ بینی سے پوچھا کہ لطیفن نظر پڑی یا نہین - مگر لطیفن سے اور بینی سے بھی ملاقات اس عرصہ مین نہین ہوئی - بینی بھی اپنے دل مین خجل تھے - کیونکہ بینی کو بھی دعوی تھا کہ مین راجہ صاحب سے بھی زیادہ عورت کو جلد راہ پر لا سکتا ہون -

خیر جب وہ دن آیا تو راجہ صاحب ایک بہت ہی قیمتی لبادہ پہنے ہوے لطیفن کے انتظار مین ایک بہت عمدہ سجے ہوے کمرہ مین بیٹھے - جسمین کہ نشست کا اسباب بھی تھا - سگرٹ پیتے جاتے تھے مگر بہت ہی اعلے قسم کے کہ جنمین دھوان کم ہوتا ہی -

نو بجتے ہی بینی نے اطلاع کی کہ لطیفن آتی ہین - اتنے مین لطیفن بھی اُسی سادہ لباس مین داخل ہوئین - لطیفن نے جھک کے سلام کیا راجہ صاحب کو اور کہا معاف کیجیے مین اُسی طرح اٹھی چلی آئی - پوشاک بدلنے کا جھگڑا نہین کیا - کیونکہ آپ جانتے ہین کہ مجھے استقدر کام کرنا پڑتا ہی کہ مین پوشاک بدلنا آس پاس جانے کے لیے پسند نہین کرتی -

اندر بیر سنگھ نے دل مین خیال کیا "یہ ظالم خوب جانتی ہی کہ مین اس سادہ پوشاک مین بے حد اچھی معلوم ہوتی ہون - اسی وجہ سے تو یہ سایہ پہن کے آتی ہی - اگر کہین واقعی ایسا سڈول جسم نہ ہوتا تو نہ معلوم کیا کیا سنگار کرتین - ارے یہ مین چالین خوب جانتا ہون - بی لطیفن کا منشا ہی کہ اس سادہ لباس مین جسم کو اچھی طرح دیکھ کے لٹو ہون - انھون نے بیٹھے ہی بیٹھے لطیفن سے اشارہ کیا کہ کرسی لے لو -

اندر بیر - بی لطیفن تشریف رکھیے - بڑے وسیعون کے یہان جانے مین کپڑہ بدلنے کی کیا ضرورت ہی مین چرٹ پیتا رہون تو آپ خفا تو نہو نگی -

لطیفن - مین آپ کو تکلیف دینے تھوڑے آئی ہون -

اندر بیر - یہ سگرٹ بہت ہلکے ہین - علاوہ اسکے انمین خوشبو ایسی ہر کہ جو لوگ تمباکو نہین پسند کرتے انھین بھی اسکی بو بری نہین معلوم ہوتی -

لطیفن - بیشک خوشبو تو اسمین بالکل عطر کی سی ہر -

اندر بیر - کہیے سگار کا بٹوہ بھی آپ کو یاد رہا کہ نہین -

لطیفن - یہ لیجیے - یہ کہکر لطیفن نے ایک بہت ہی خوشنما بٹوہ دو روپیہ اطلس سے منڈھا ہوا پیش کیا -

اندر بیر - بھئی واللہ کتنا اچھا بٹوہ ہر - بہت ہی نفیس تم نے سیا ہر - سبحان اللہ -

لطیفن - آپ کو پسند آیا - مجھے بھی خوشی ہوئی -

اندر بیر - بھلا یہ بھی نہ پسند آتا - مجھے تو یہ بیحد پسند ہر خوش رنگ خوش وضع کوئی عیب نہین - خدا نے جیسی کہ عقل دی ہر ویسا ہی سلیقہ بھی دیا ہر - بھلا سچ بتاؤ یہ تم نے تین دن مین بنایا ہر -

لطیفن - سچ کہتی ہون تین ہی دن مین بنایا ہر -

اندر بیر - یہ تو کم سے کم پچیس روپیہ کا معلوم ہوتا ہر -

لطیفن - نہین جناب ایسا کیا اندھیر ہر - مین اُسی قیمت مین راضی ہون جو طے ہوئی تھی -

اندر بیر - واہ اسمین تو تمھین دو روپیہ روز محنت کے بھی نہین پڑینگے - اور اون اور ریشم کی قیمت علیحدہ ہر -

لطیفن - اجی دو روپیہ کہان ملتے ہین اتنا روز ملے تو ہم غریب آدمی مالامال نہ ہو جائین -

اندر بیر - تمھارے مزاج مین قناعت بہت معلوم ہوتی ہر - تمھین دولت کی چاہ نہین ہر -

لطیفن - چاہ سے کیا ہوتا ہر - یا تو انسان بھرپور امیر ہو - دل مین ہمارے کیا شوق نہین آتا کہ ہم بھی محلون مین رہین - ہیرے موتی پہنین - دوشالہ اوڑھین - گاڑیون پر سوار ہون - نوکر چاکر ہاتھ باندھے کھڑے ہون - پھر قسمت مین بھی ہو -

راجہ صاحب نے خیال کیا - سمجھ گئے ہم نکلسے دل آگاہ یہ تمنا ہر کہ کوئی ایسا ملے جو یہ

سب سامان انھین مہیا کرے - ہے ہوشیار عورت - یہ سوچتے ہوئے وہ نوجوان اپنی کرسی پر سے اُٹھا اور لطیفن کی کرسی کے پاس آیا - اور وہان لطیفن کے شانون پر ہاتھ رکھکے لطیفن کی نگاہ سے نگاہ ملا کے کہا - بی لطیفن تم کسی کی دمون مین آنے والی نہین معلوم ہوتین " -

لطیفن بلا جھجک آنکھ سے آنکھ لڑاتے رہین مگر پھر کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئین اور کہا خیر شکر ہے آپ نے مجھے پاگل تو نہین سمجھا -

اندر بیر - خیر بیٹھے تو رہیے بھاگی کیون جاتی ہو -

لطیفن - اجی مین اس طرح کیسے بیٹھی رہ سکتی ہون - مین بھی کیا کوئی راجہ بابو ہین -

اندر بیر - اجی ایک لمحہ تو ٹھہرو - اول تو مین بغیر قیمت دیے تم کو جانے نہ دونگا -

لطیفن - اجی قیمت مل ہی جائے گی - کہین چلی جاتی ہے -

اندر بیر - دنیا مین کسی کا بھروسہ نہ کرے - ذرا اور رحم پر کرم کیجیے - واللہ تم سے باتین کرنے مین بڑی خوشی ہوتا ہی -

اندر بیر نے لطیفن کا ہاتھ پکڑ لیا - لطیفن اس دفعہ کچھ مچلی نہین اور اندر بیر اُسے لیے ہوئے کوچ پر اُسکے پاس بیٹھ گئے اور کہا " بتاؤ لطیفن ہم تم سے کیا کہنے والے ہین -

لطیفن - ہمین کیا معلوم -

اندر بیر - جانی بات یہ ہی کہ ہم تم پر دل و جان سے عاشق ہین -

لطیفن - کیا واہیات ذکر چھیڑا -

اندر بیر - خیر تم واہیات کہو - ہمارے تو دل سے لگی ہی - ہمین خود تعجب ہی کہ تم نے ہم پر کیا جادو کیا کیونکہ ہم نے تو عہد کر لیا تھا کہ پھر کسی عورت سے عشق نہ کرینگے - کوئی نہ کوئی بات تم مین ضرور ہی - نہ معلوم کیا بات ہی کہ جو اور عورتون مین نہین پائی جاتی - کہین یہ تمھارا سایہ تو نہین ہی جسنے ہمارا دل ایسا بے قابو کر دیا ہی -

لطیفن - اگر اس سایے پر ایسا دل آپ کا آیا ہی تو لیجیے مین رہی رہنے مگر خیال رہے کہ آپ کے پاس نہ جاتی ہون جسمین آپ کی ہوس نکل جائے -

اندر بیر - تم بڑی شوخ ہو - بھلا خالی سایے سے ہماری کیا تسکین ہو گی - - - - - - -

ہے کیسا نازک نازک ہاتھ تمھارے ہین -
لطیفن - بس بس دور ہی سے باتین کیجیے - آپ ایسین ہین جو ہاتھ لگاتے پہونچا پکڑتے ہین -
مجھے ایسی باتین پسند نہین -
اندر بیر - معاف کیجیے مین بھول گیا تھا کہ آپ بڑی پارسا ہین - ہمین پارسا لوگون سے سابقہ کم پڑتا ہے -
لطیفن - آپ سب عورتون کو بد سمجھتے ہین - مگر کوئی نہ کوئی تو آپ کو نیک عورت ضرور ملی ہوگی جسے تم نے جھانسے دے کر بدراہ خود کیا ہوگا پھر اُسے چھوڑ دیا ہوگا اور عورتون کی طرح
اندر بیر - ہوگا مجھے یاد نہین - مین کبھی گذشتہ باتون کو یاد نہین کرتا -
لطیفن - مجھے پکا یقین ہے - اسی لیے مین تقدم بالحفظ مناسب سمجھتی ہون -
اندر بیر - یہ تو عجیب بات کہی تم نے - تم تو اب تماشے کی باتین کرنے لگین -
لطیفن - بس جناب بہت بڑھیے نہین - زیادہ بے تکلفی اچھی نہین ہوتی -
اندر بیر - اس وجہ سے کہ ابھی ہم تم مین حجاب باقی ہے نہ تو خیر - اگر مانند شعبے مانند شبے دیگرے ماند +
لطیفن - مُنھ دھو رکھیے - مین کہے دیتی ہون آپ مجھ سے ایسی باتین نہ کیجیے ورنہ مین جاتی ہون اور پھر یہان قدم بھی نہین رکھونگی -
اندر بیر - اجی جانے بھی دو - ذرا ذرا سی باتون پر خفگی نہین چاہیے - مین تو تمھارا بڑا لحاظ کرتا ہون - تو تم ہم سے دوستی نہین چاہتین کیون ہے نہ ؟ -
لطیفن - جی نہین -
اندر بیر - کیون آخر وجہ ہم مین کیا بُری بات ہے -
لطیفن - بُری بات کی وجہ سے نہین -
اندر بیر - پھر بُری بات بھی نہین ہے - تو آخر تمھارا مطلب کیا ہے -
لطیفن - مین تمھارے جھانسون مین نہین آنا چاہتی - مین تمھاری طبیعت کا حال سُن چکی مہینہ بھر بعد تو تم کسی عورت کو نہین نبھاتے - بھلا مجھے یہ کب گوارا ہے -

اندربیر - ارے یہ کسنے تمھارے جھوٹ کان بھرے ہین - مین یہ نہین کہتا کہ مین تمام عمر کا کسی سے واسطہ رکھتا ہون - تو مین کیا - عورتین کب ایک کی ہو کے رہتی ہین - پھر جب عورتین جب اُنکا جی چاہتا ہی ذرا دیر مین اُٹھ بیٹھتی ہین تو اگر مین بھی اسی لیے خیال رکھتا ہون کہ آغاز میری ہی جانب سے ہو تو کیا برا کرتا ہون -

لطیفن - واہ کیا بات بنائی - مین ایسی باتون سے قائل نہین ہوتی - ساری بات یہ ہی کہ جب روپیہ پیسہ والیان تم پر ریجھی ہوئی ہین تو تم بھلا مجھ بیچاری کی کیا قدر کروگے -

امیرزادیان جب مفت مین گرین یاری
تو ہم غریبون کی ہو کس طرح بسر دیکھو

اندربیر - خیر ایسا اگر ہی بھی تو یقین مانو مین سچ کہتا ہون - میرا جی اُن عورتون سے خوش نہین ہوتا مجھے تو انکی صحبت مین چین ہوتا ہی -

لطیفن - مجھے نہین یقین آتا ہی - اب مین جاؤنگی - خدا حافظ -

اندربیر - مین بغیر جواب لیے تمھین جانے نہین دونگا -

لطیفن - پھر اور وقت کہدونگی -

اندربیر - تو پھر آکے ہم سے ملنا - دیکھو وعدہ کرتی جاؤ - اور ہان دو اور بھی بٹوہ بنادو مین اپنے دوستون کے نذر کرونگا - اور یہ لو اسکے تو دام لیتی جاؤ -

اندربیر نے اپنی جیب سے ایک تھیلی اشرفیون کی بھری ہوئی نکالی اور لطیفن کے گود مین پھینک دی -

لطیفن نے کچھ دیر تک تھیلی کو دیکھا پھر ہاتھون مین وزن کرکے کہا "یہ کس لیے"۔

اندربیر - یہ تمھاری سگار کیس کے دام ہین -

لطیفن نے ہنس کے تھیلی کو کھولا سب اشرفیان گنین پھر کہا اسمین تو بیس اشرفیان ہین سگار کیس کی قیمت بیس اشرفیان ہوتی ہین -

اندربیر - دو اور بنا دینا بس دام پورے ہو جائینگے -

لطیفن - نہین صاحب مین یہ سب نہین لے سکتی - جو میرا حق ہی وہی لونگی - اور باقی آپ لیجیے

مجھے زیادہ کی ہوس نہین ہی ۔
یہ کہکر لطیفن نے ایک اشرفی تھیلی سے نکالی ۔ اور تھیلی کو میز پر رکھکے وہان سے جھٹ سے نکل بھاگی اور یہ کہتی چلی ”تسلیم عرض ہی راجہ صاحب اب جب یہ دو ٹوہ جو آپ نے کہے ہین بن جائینگے تو پھر حاضر ہونگی“
اندربیر سنگھ اسوقت ایسے خیالات مین مصروف تھے کہ وہ چل ہی دی اور یہ بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے ۔

باب بست و دوم

اچھا چل دیا

لطیفن نے جو اُن کُل اشرفیون کے لینے سے انکار کیا ۔ تو اندربیر سنگھ کی نظرون مین اُنکی قدر اور بھی بڑھ گئی اور وہ یہ بھی سمجھے کہ یہ آن بان کی عورت ہی ۔ ایسی حریص اور طامع نہین ہی لطیفن نے یہ حرکت خوب سمجھ بوجھ کے کی تھی وہ جانتی تھی کہ جو بات فی الفور حاصل ہو جاتی ہی اُسکی انسان کو قدر نہین ہوتی قدر اُسی کی ہوتی ہی جسکے لیے انسان کو ایڑیان رگڑنی پڑتی ہین ۔ انسان ہلکے پن سے اپنے تئین دوسرون کی نظرون مین گرا دیتا ہی ۔ ہان ذرا اپنے تئین لیے رہے تو لوگ بھی اُسکی عزت کرتے ہین ۔ بی بی کتنی حسین ہو اُسکی قدر نہین ہوتی غیر عورت پر نظر جاتی ہی سچ ہی گھر کی مرغی دال برابر یہی وجہ ہی ۔ بی بی کی خوشامد کی کیا حاجت ہی ۔ البتہ باہر والیان ناچ نچاتی ہین ۔
راجہ اندربیر سنگھ صاحب کو جو لطیفن کا عشق پیدا ہوا تو انکی عادت مین بھی فرق آ گیا اول تو یہ جو بے کیف رہا کرتے تھے ۔ اب وہ بات نہین تھی ۔ اب ذرا دلبستگی کی صورت تو پیدا ہو گئی ۔ اب یہ اتنے سگرٹ بھی نہین پیتے تھے ع ہر چند بلا ہی مگر اسمین بھی مزہ ہی ۔ دوستون نے بھی انکی اس بات کو غور کیا ۔
نواب محمود علی خان ۔ بھئی ہم شرط بدتے ہین کہ تم کسی نہ کسی پھیر مین آج کل ضرور رہو
راے پربھو دیال ۔ یہ تو احمق سے احمق بھی ہوگا تو اُسے بھی اتنا سوجھے گا ۔ یہ آپ نے

کون بُری بات بتائی۔

وحید اللہ۔ کہین نظر پڑی ہی انکی۔ کیون صاحب ہی نہ۔

اندر بیر۔ بھئی کہتے تو تم لوگ سچ ہو۔ ہی تو کچھ ایسا ہی معاملہ ہے

بُرا ہو حسن پرستی کا جسنے تا دم مرگ ہمین کسی نہ کسی پر نثار ہی رکھا	

آجکل پھر وہی جن سر پر سوار ہی۔

وحید اللہ۔ خوبصورت ضرور ہوگی۔

اندر بیر۔ اجی نہین خوبصورت کیون ہوتی۔ ارے احمق خوبصورت ہی کہ بالکل پیچ مچ کی پری ہی۔

وحید اللہ۔ تو کہان ملی تھین۔ تماشہ مین دیکھا ہوگا۔

اندر بیر۔ تماشہ مین ہم سے قسم لو جو وہ تماشہ مین جاتی بھی ہو۔

وحید اللہ۔ تماشہ مین نہین جاتی۔ یا آلٰہی کون عورت ہی سمجھ مین نہین آتا۔

محمود علی خان۔ ارے میان بتاؤ بھی کون ہی۔ کس قماش کی ہی۔ تم بھی کس جھگڑے مین پڑے ہو

اندر بیر۔ عفیفہ طاہرہ۔ باحیا۔ باعصمت۔

محمود علی خان۔ تو آخر ہم لوگ کب زیارت کرینگے۔

اندر بیر۔ زیارت تب کرنے دونگا۔ جب اپنا مطلب حاصل ہو جائیگا۔

محمود علی خان۔ ارے تو ابھی زبانی داخلہ ہی۔

اندر بیر۔ اسی وجہ سے تو تم لوگون کو دکھاتا نہین۔ تم سب ایک ہی چھٹے ہوے گرگے ہو۔ ہمین کو چرکہ دو۔

محمود علی خان۔ تو آخر برس دو برس کب تک آپ کو کامیابی حاصل ہوگی۔

اندر بیر۔ اجی کچھ نہ پوچھو۔ ابکی ایسے ہی شخص سے کام پڑا ہی۔

محمود علی خان۔ اچھا تو کوئی مدت معین کرو۔ کہ اتنے عرصہ مین دکھا دینگے۔ کہو تین دن کافی ہونگے۔

اندر بیر۔ نہین جی اس قدر قلیل عرصہ مین نہین ہو سکتا۔

محمود علی خان - خیر تین دن نہ سہی تو سُنیئے اگر ایک ہفتہ کے اندر تم نے ہم لوگون کا تعارف اپنی معشوقہ سے نہ کرایا اور ایک ساتھ اُنکی اور ہماری دعوت نہ کی تو ہم سمجھینگے کہ تم سے کچھ نہ ہو سکا - کیون راجہ صاحب -
اندربیر - اچھا تو خیر آٹھ دن کی ہم بھی شرط بدتے ہین -
محمود علی خان - اگر تم جیتے تو ہم لوگ اُس دعوت کا خرچہ دینگے - نہین تو تمھارے سر ہوگی -
اندربیر - منظور - ایک ہفتہ کی تو مین نے شرط بدی ہے - دیکھیے گا اسی کے اندر سب کچھ ہو جائے گا -
جس دن کہ لیلیفن نے اشرفیون کی تھیلی لینے سے انکار کیا تھا اُسکے دو دن بعد یہ احباب سب جمع ہوے تھے جیون ہی کہ یہ سب صاحب رخصت ہوے - اندربیر سنگھ نے اپنے دل مین غور کیا کہ اب جلد کوئی فکر کرنی چاہیے - اشرفیون سے تو اُسنے صاف انکار ہی کر دیا - مگر اشرفیون سے کام نہین نکلتا - عورتین ہمیشہ عمدہ لباس سے رجھتی ہین - اشرفیون کو تو اُسنے گھمنڈ مین نہین لین - مگر اب مین ایسی چیزین دونگا کہ کبھی دل نہ مانے گا کہ نہ لین فوراً ہی تو لے لیگی -
راجہ صاحب نے فوراً گاڑی کو حکم دیا اور سوار ہو کر بہت ہی عالیشان دُکانون مین پہونچے ایک بہت ہی خوبصورت اور عمدہ کام کا دوشالہ خریدا - ریشمی پارچہ اور مخمل بہت ہی اعلیٰ قسم کی کئی نمونے کی خریدی - اور ایک بہت ہی اچھی ہیرون کے سر کی ٹوپی لی - جو انکے خیال کے مطابق لیلیفن کے سر پر اچھی معلوم ہوتی - جب گھر پہونچے تو بینی کو بلا کر کہا - دو بینی یہ سب چیزین بی لیلیفن کے یہان لے جاؤ - یہ چیزین دے کر ہمارا سلام کہنا - اور پوچھنا کہ جو سگار کیس ہم نے بنوا لیے ہین وہ تیار رہونگے یا نہین - وہ تیار رہون یا نہ رہون تم اُنسے کہنا کہ آپ کو کل شام کو بلایا ہے -
بینی یہ چیزین لے کر آقا کی تعمیل ارشاد کو روانہ ہوے - اور اندربیر سنگھ گھوڑے پر سوار ہو کر بنارسی باغ کی طرف چل دیے - شام کو جب سیر کر کے لوٹے تو پہلے دھیان آیا کہ بینی سے دریافت کرین کہ وہ چیزین جو لیلیفن کے پاس لے گیا تھا اُنھین اُسنے کس طرح لیا -
بینی نے مُنھ لٹکا کے اور متفکر صورت بنا کے جواب دیا ”آج حضور مین نے وہ بات دیکھی جو عمر بھر نہ دیکھی تھی“ -

اندر بہیر - کیا بات دیکھی - یہ تو نے صورت کیسی بجوت ایسی بنائی ہی -
بلینی - حضور ایک ادنی عورت جھوپڑہ کی رہنے والی کا یہ دماغ - کہ سیکڑون روپیہ کے کپڑے اور زیور کو دھیان مین نہ لائے اور لینے سے انکار کرے ؟ -
اندر بہیر - ایسی تو کون عورت ایسی ہی - کہین لطیفن کا تو ذکر نہین ہی -
بلینی - اور کیا حضور - بی لطیفن نے حضور کی کل چیزین واپس کردین -
اندر بہیر - غیر ممکن -
بلینی - حضور سے عرض جو کرتا ہون -
اندر بہیر - تم نے کچھ سمجھنے مین غلطی کی -
بلینی - حضور غلطی نہین ہوئی - حضور میری تو ساری عمر امیرون کی خدمت مین گذری - صدہا دفعہ یہ کام کیے - مین بھی کوئی بے سمجھ آدمی ہون - مین نے بہت اچھی طرح سے ریشمی کپڑے دوشالہ اور اور چیزین سب ایک میز پر اس عورت کی نگاہ کے سامنے چن دیے - حضور اسنے ایک دفعہ تو آنکھ بھر کے دیکھا - پھر مجھ سے بولی "تمھارے مالک کا ان باتون سے مطلب کیا ہی" مین نے کہا یہ حضور جانین اور وہ جانین - مجھ سے تو فقط اتنا کہا ہی کہ اُنسے ہماری طرف سے ہاتھ جوڑ کے کہنا کہ یہ چیزین حضور کی نذر ہین - اور حضور کو بہت بہت سلام دیا ہی - یہ بھی پوچھا ہی کہ وہ سگار کیس تیار ہو گئے - نہ بھی ہوے ہون تو کچھ پرواہ نہین - حضور سے وہ ملاقات کرنا چاہتے ہین -
اندر بہیر - یہ تو سب تم نے ٹھیک کہا پھر -
بلینی - یہ سُنکے حضور وہ اُٹھین اور اُن چیزون کے پاس آئین اور بولین - چیزین تو یہ سب بہت ہی نادر ہین مگر مجھے انکی کچھ حاجت نہین ہی - تم راجہ صاحب سے میرا شکریہ کہنا اور کہنا کہ مین سگار کیس لے کر کل ضرور حاضر ہونگی - مگر یہ چیزین تم لیتے جاؤ - مین نے حضور ہاتھ جوڑ کے بہت خوشامد سے کہا کہ بی بی جو تم چاہو ان چیزون کو کرو مگر انھین یہین رہنے دو نہین تو راجہ صاحب مجھپر بہت خفا ہونگے - حضور وہ بولین کہ "کچھ ہو مین نہین رکھ سکتی" - یہ کہکے حضور اُنھون نے زبردستی وہ سب چیزین میری بغل مین ٹھونس دین اور مجھے

آہستہ سے دھکا دے کر دروازے کے باہر کر دیا اور جھٹ سے پٹ بھیڑ دیے۔ حضور مزاج کی بڑی تیز معلوم ہوتی ہین۔ بس حضور یہ حال ہوا۔

اندر بیر - ابے تو لایا کیون۔

بینی - حضور لاتا نہ تو کیا کرتا۔

اندر بیر - کرتا۔ ابے تو بیوقوف ہی رہا۔ تجھے چاہیے تھا کہ وہین پھینک کے بھاگ آتا۔

بینی - مجھے حضور پورا یقین ہی کہ وہ پھر میرے پیچھے پھینک دیتی۔

اندر بیر - خیر یہ بُری ہوئی۔ اب اور کچھ تدبیر ہونا چاہیے۔ خیر یہ تو اُنھون نے وعدہ کیا ہی کہ کل یہان آئینگی۔

بینی - ہان حضور۔

اندر بیر - چلو خیر۔

اندر بیر کو لطیفن کی اس حرکت پر سخت تعجب ہوا اور وہ بڑے سوچ مین کمرہ مین ادھر سے اُدھر ٹہلتے رہے۔ پہلے تو اُنکا یہ ارادہ ہوا کہ سیدھے لطیفن کے گھر جائین۔ مگر سمجھے کہ شاید ہمارے جانے پر بھی دروازہ نہ کھلے تو خواہ مخواہ کو ہنسی ہو۔ اسی سوچ مین اُس رات کو سو گئے۔ مگر یہ یقین تھا کہ کل تو آخر آوے ہی گی اُسوقت پوچھونگا کہ آخر تم نے یہ چیزین کیون واپس کین کچھ اسکے بدلے مین مین نے درخواست تو کی نہ تھی۔ مگر آخر سمجھ تو گئی ہوگی۔ اچھا بی لطیفن اب ہم سے بچکے کہان جاؤ گی مگر بات یہ ہی کہ اسنے بے طور ہمین اپنا گرویدہ کر لیا ہی مگر اب ہم بغیر اسکو قابو مین لائے ماننے والے بھی نہین ہین۔ عہد کر لیا۔ علاوہ اسکے یہ بھی تو شرط ہو چکی ہی کہ جو ہم سے کچھ نہ ہوا تو اُلٹا اور دعوت مین دوستون کے خرچ کرنا پڑے گا۔ یہ اور اُسپر طرہ ہی نہ صاحب یہ نہ ہونے کا۔ تا بو مین لائین اور ضرور قابو مین لائین۔ ہمت ہارنا کیا معنی۔ یہ نوجوان عورت جسنے اتنا بڑا دل کیا کہ ہزار ہا روپیون کی چیزون کو خیال مین نہ لائی۔ اندر بیر سنگھ کو رات کو بھی نہ بھولی اُسی کا نیند مین بھی خیال رہا۔ سپنے مین بھی وہی نظر آئی۔ صبح کو منھ اندھیرے اُٹھے سگرٹ پینا چاہا مگر ذرا اسلگا کے پھینک پھینک دیے۔ حکم دیا کہ وہ سب چیزین ہمارے

سامنے لگا دو اور کوچ پر سے لیٹے لیٹے دل مین سوچنے لگے " کہین ایسا تو نہین ہوا کہ ان چیزون کا رنگ پسند نہین آیا - مرد کی پسند اور طرح اور عورت کی پسند اور طرح کی ہوتی ہی - مگر یہ دوشالہ تو بہت ہی خوشنما ہی جو دیکھے گا پسند کرے گا - یہ بات نہین کوئی اور ہی بات ہی - کچھ سمجھ کے اسنے یہ سب چیزین پھیرین ہین - اس عورت کے حوصلہ بہت بلند ہین - اسکا فی الضمیر کچھ اور ہی ہی - خیر ہم معلوم کر لینگے -

آخر کار دوپہر کے قریب لطیفن بھی آگئین - اور ملنی جھٹ سے اُنھین لے کر اُس کمرہ مین جہان اندر بیر سنگھ منتظر بیٹھے تھے داخل ہوے - لطیفن نے مسکرا کر سلام کیا - مگر حضرت مُنھ لٹکائے رہے - بیٹھنے کو اشارہ کیا -

اندر بیر - بیٹھو بی لطیفن -

لطیفن - آپکے سگار کیس تیار ہو گئے - یہ لیجیے -

اندر بیر - ہمین انھین سگار کیسون ہی کی تو فکر ہی -

لطیفن - ملنی نے تو کہا کہ آپ کو بلایا ہی لے کر -

اندر بیر - ملنی تو ہی گدھا - اجی تم تو جانتی ہی ہوگی کہ سگار کیسون کا تو حیلہ ہی - مطلب تو ملنے کا تھا - آخر چھپانے سے کیا حاصل - جو بات ہو آدمی صاف نہ کہدے -

لطیفن - مین آپ کا مطلب نہین سمجھی -

اندر بیر نے ذرا نگاہ غضب سے دیکھکر لطیفن سے کہا - یہ تم نے چیزین کیون واپس کر دین لطیفن نے بھوین چڑھا کر اُسی لہجہ مین کہا - تم نے بھیجین کیون تھین ؟ اب اندر بیر سنگھ سے جواب نہ بن آیا - تو زور سے قہقہہ لگا کے بولے - لطیفن تم بڑی شوخ اور حاضر جواب ہو تم سے جیتنا مشکل ہی مگر آؤ تاش کھیلین دیکھین تم جیتتی ہو کہ ہم -

لطیفن - ہمین تاش کھیلنا نہین آتا -

اندر بیر - بنتی ہو - خیر اب تو تم سے صاف صاف کہتے ہین - ہماری تو تم پر جان جاتی ہی -

لطیفن - خیر یہ تو مین سن چکی -

اندر بیر - خیر پھر سنو - غرض مند باؤلا ہوتا ہی - ہم تو اپنے مطلب کی گائے جائینگے ہمارے

تو اب جان پر بنی ہی۔
لطیفن۔ تو سُنو۔ تمھاری باتون کا مجھے اتنا سا بھی یقین نہین ہوتا۔
اندر بیر سنگھ۔ ہم تو یقین دلا کے مانینگے بھلا یہ عشق سے آگاہ ہوے تم جوانی یونہین خالی
خولی گنوا دوگی؟
لطیفن۔ اب یہ اللہ جانے۔ مگر مین جانتی ہون کہ انسان بے سمجھے بوجھے کبھی کسی
کے بندھن مین نہ پڑے۔
اندر بیر۔ ہان یہ سمجھ کی بات کہی۔ یہان ہم بھی قائل ہوگئے۔ خیر اب ہم تمھین اس
کوچہ سے آگاہ کرینگے۔ ہماری تمنا ہی کہ ہمیشہ تمھاری رضا جوئی کرین۔ تمھین چشم و ابرو پر
جگہ دین۔ لوگ کہین کہ ہان یہ عورت بھی بڑی نصیب والی ہی۔
لطیفن۔ ارے یہ تو سب مرد کہا ہی کرتے ہین جب عورتون کو پھنسانا چاہتے ہین
اَور کچھ ذکر کرو۔
اندر بیر۔ اجی یہان اُن لوگون مین نہین جو کہا سو کر دکھایا۔ سُنو اول تو آج ہی
سے تمھین وہ اچھا سا مکان لے دون کہ خوش ہو جاؤ اور پھر دُلھن کی طرح اُسے سج
دونگا۔ جو چاہو سو پہنو چاہو سو اوڑھو۔ گہنا زیور جو کہو سو حاضر کرون۔ میلہ تماشہ جہان
جی چاہے جاؤ۔ خاص ایک گاڑی تعینات کر دونگا اسی لیے۔ جو چیز خرید و دام ہمارے
سر۔ علاوہ اسکے پانسو ماہوار ہم سے لو۔ کہو اب تو خوش ہوئین۔
لطیفن۔ کیا کہنا ہی۔ مگر یہ کتنے دن کا چاؤ ہی۔
اندر بیر۔ جبتک تمھاری خوشی ہو۔
لطیفن۔ مطلب یہ کہ جب تک تمھاری طبیعت چاہے۔ تھوڑے ہی دن مین
یوں چھوڑ دوگے بھی نہین۔
اندر بیر۔ اجی عمر بھر تمھاری رضا جوئی نہ چھوڑین۔ کبھی تمھاری اطاعت سے انحراف
کرین تو کہنا۔ اب لطیفن بات کو سمجھو۔ اب کہو بس ہان کہدو ہم جی جائینگے۔ یہ کہکے اندر بیر
نے چاہا کہ ہاتھ پکڑین مگر اُسنے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا نہ حضرت مین نہ مانونگی۔

اندر بیر - کیا تمھین منظور نہین ہی -
لطیفن - جی ہان مجھے منظور نہین ہی -
اندر بیر - تو تمھارے دل مین کچھ عناد ضرور ہی - تمھین دلی نفرت ہی مجھ سے -
لطیفن - خدا جانتا ہی کچھ بھی ہو -
اندر بیر - تو شاید جو مین نے کہا وہ تمھاری نظرون مین نہین آتا - تو اب تمھین کہدو کہ کیا چاہتی ہو - تمھاری دل کی مراد کیا ہی - اب ہم سے صاف صاف کہدو نہ -
لطیفن - تھوڑی دیر چپ رہین پھر بولین "اب مین کہونگی تو تم ہنسوگے" -
اندر بیر - نہین ہنسونگا کیون تم ضرور کہو - ہر شخص کی خوشی ہی ہمین کسی کا کیا اجارہ ہی -
لطیفن - اجی یہ خوشی کی بات نہین ہی - فقط آگے کا سوچ ہی - راجہ صاحب یہ بتلائیے کہ ایک لڑکی کی پرورش اور تربیت مین روز پیدائش سے لے کر ۱۶ یا ۱۷ برس کی عمر تک یعنی شادی کی عمر تک کیا خرچ ہوتا ہی -
اندر بیر - چونکتے ہوے اور بولے - ارے یہ کیا سوچ تمھین ہوا - اس سے اور ہمارے سوال سے کیا مطلب -
لطیفن - بہت بڑا تعلق ہی - پہلے یہ بتائیے کہ پرورش اور تعلیم اور سب خرچ ملا کر کس قدر ہوگا -
اندر بیر - اب مجھے کیا معلوم مین نے کبھی حساب لگایا ہو تو یاد ہو -
لطیفن - خیر یہ تو مجھے معلوم ہی کہ آپ کبھی ایسے جھگڑون مین نہین پڑے - پھر بھی ذرا سوچیے تو -
اندر بیر - یہی ہزار دو ہزار -
لطیفن - واہ واہ - اچھا حساب لگایا - جناب دس ہزار سے کم نہین ہو سکتے -
اندر بیر - کیا دس ہزار غضب کیا - اندھیر ہی - ایک بچہ کی پرورش مین دس ہزار -
لطیفن - جی تو کیا بچہ ہی وہ عمر بھر رہے گی - بڑی بھی تو ہوگی - پھر اُسکی عمر کے موافق تربیت بھی تو ہونی چاہیے کہ جسمین جب اُسکی شادی ہو تو اپنا کاروبار سنبھال سکے - واہ جناب

مین تو سوچی تھی کہ آپ اس سے بھی زیادہ صرف خیال کرینگے - چار ہزار ماہوار تو آپ تن تنہا صرف کر ڈالتے ہین - اور اُس بچہ کی تمام عمر کو دس ہزار بہت ہوے - مردون کا ایسا ہی جی ہوتا ہی -

اندربیر - ہان اس حساب سے تو دس ہزار بہت نہین ہوے - مگر خدا کے واسطے یہ ذکر چھوڑو یہان ہم اپنا حال کہہ رہے ہین - اب ہم پر کب تک یہ ظلم روا رکھوگی - اپنے دل کا حال تو کہو یہ تو تم نے کہا ہی نہین -

لطیفن - سُنیے اگر مین آپ کا کہنا مان لون اور اسکا نتیجہ یہ ہو کہ مجھ سے کوئی لڑکی پیدا ہو تو مین اسقدر چاہتی ہون کہ جتنے مین اسکی پرورش ہوسکے اور تعلیم خاطر خواہ ہوجائے - چونکہ مجھے مردون کا اعتبار نہین ہین تو صاف کہتی ہون مین چاہتی ہون کہ پہلے یہ رقم اپنے قبضہ مین کرلون پھر کچھ ہو سکے -

اندربیر سنگھ بہت ہی چکرائے - انھون نے بھوین چڑھائین اور کرسی اپنی ہٹا لی اور کہا تو تمھارا مطلب یہ ہے کہ پہلے دس ہزار رسید کرلو پھر کچھ سنو -

لطیفن - بس جناب میرا یہی مطلب ہی -

اندربیر - تو بی بی - یہ تو بڑی رقم ہی -

لطیفن نے ایک حقارت کی نظر سے اندربیر سنگھ کی طرف دیکھا اور کہا "جناب مین یہ اپنے لیے نہین مانگتی ہون - مین تو اُس بچہ کے لیے لڑکی کے لیے مانگتی ہون -

اندربیر - بچہ کے لیے - وہی خیالی بچہ نہ - ارے پہلے بچہ تو ہونے دو پھر دیکھا جائے گا -

لطیفن - پھر کیا کرلونگی جو تم نے انکار کیا -

اندربیر - تمھین یہ یقین آتا ہی -

لطیفن - یقین آتا کیا معنی - مجھے پورا پورا الیقین ہی - یہ کہکے لطیفن نے اندربیر سنگھ کی طرف ایسا نظر ملا کے دیکھا کہ اندربیر سنگھ جھینپ گئے اور آنکھین نیچی کرلین اور کہا "بھئی شاید"

کچھ دیر کے بعد لطیفن اُٹھی اور کہا - خدا حافظ -

اندربیر - کیون یہ کیا تم چلین -

لطیفن - اب میٹھے کیا کرون - تم تو چپ ہی ہوگئے -
اندر بیر - اجی چپ کیا ہوگئے - تم نے یک بیک وہ بات کہی - ذرا مہلت تو دو - سمجھ بوجھ کے جواب دینگے -
لطیفن - بے شک! جلدی کیا ہی - خوب سمجھ لو - تم نے خود مجھ سے کہلایا - مگر مین تو یہ کہتی ہون کہ اس خیال خام سے درگذرو - اب اسکا ذکر ہی نہ کرنا -
اندر بیر - تو پھر یہ تم کیا ہنسی کرتی تھین -
لطیفن - نہین تو - مین نے تو سب سچ سچ کہا - مگر مین یہ خیال کرتی ہون کہ تم بھلا میرے واسطے اتنا کاہے کو خرچ کروگے - بھلا مین اس قابل کہان ہون -
اندر بیر - نہین یہ تو مین نے نہین کہا - البتہ ہر وقت انسان کے پاس بھلا اتنا روپیہ کہان رکھا ہوتا ہی -
لطیفن - تو مین تقاضا تو نہین کرتی تم سے - تمھارا جی چاہے جب تک اسکا بندوبست کرو - مگر مجھے معاف کیجیے گا - مین اب زیادہ یہان نہین ٹھہر سکتی - کام پڑا ہی تسلیم عرض ہی راجہ صاحب -
لطیفن اندر بیر سنگھ کے ہاتھون سے بچ کر نکل آئی - انھون نے روکنا چاہا تھا - مگر وہ چل دی تو کہنے لگے - مین پہلے ہی جانتا تھا - یہ بڑی چالباز ہی - بڑی عیار عورت ہی - شوخی اور چالاکی تو اسمین کوٹ کوٹ کے بھری ہی - دس ہزار کیا ہنسی ہی اور پھر یک مشت نہ حضرت ایک خانگی کے پیچھے اتنا صرف حماقت ہی - عقل کے خلاف بات ہی - بھئی واللہ لڑکی کا اچھا راگ نکالا - ارے یار لڑکی کا اسنے ذکر کیا تو بیچاری نصیبن یاد آئی - اسکو ہمین یاد پڑتا ہی کہ لڑکی ہوئی تھی - اجی کہان کا سوچ پیدا ہوا خواہ مخواہ کا - ذرا غم غلط کرنے کلب جانے ہین -
اندر بیر سنگھ اپنے احباب کے ملنے کے پہلے تو کلب گئے وہان سے ایک دوست کے گھر گئے - وہان تاش کی بازی شروع ہوئی - انکی خواہش تھی کہ ذرا جی بہلے مگر کھیلتے کھیلتے اول تو یہ پانچ ہزار ہارے - آخر مین تین ہزار کی جیت مین رہے - اسکے بعد یہ اٹھ کر شط

ہوے اور گھر کا راستہ لیا - راستہ میں انھیں خیال آیا "دیکھو خیر ہوئی - ممکن تھا کہ ہم دس ہزار ہار جاتے اور دن بھر میں ہمیں روپیہ کی سبیل کرنی پڑتی - خیر اگر کرنی پڑتی تو کیا بات تھی سبیل ہو ہی جاتی - کچھ ریل کے حصہ بیچ ڈالتے مگر نہیں ایسا نہ کرنا چاہیے - یہ حماقت ہے پھر آخر کو رنج ہی ہوتا۔"

دو دن گذر گئے اس عرصہ میں اندر بیر سنگھ نے کوشش کی کہ لطیفن کا خیال دل میں نہ آنے دیں مگر تیسرے دن جب کسی طرح وہ خیال دل سے نہیں ہٹا - وہ جب صبح اٹھے تو دل میں کہنے لگے - بھئی یہ تو دل کو ایک مرض ہو گیا - پورا سوہان روح - خاص کر جب روپیہ کے خرچ سے یہ بلا ٹلتی ہے تو انسان کو روح پر صدمہ گوارا کرنا حماقت ہے - آخر دس ہزار نشد نشد - اور اخراجات میں کس لینگے - ہم ان ریل کے حصوں کی فروخت کی تدبیر کرتے ہیں - علاوہ اسکے برسوں ہی تک تو وعدہ ہے دوستوں کی دعوت کا - اگر ادھر کچھ نہ ہوا تو ہمیں دعوت کا خرچ دینا پڑے گا اور ندامت گھاتے میں ہے -

اندر بیر سنگھ اُس مہاجن کے یہاں گئے جن سے لین دین تھا اُس سے ذکر کیا کہ اسقدر روپیہ کی حاجت ہے اور کہا کہ ان حصوں کو ہمیں فروخت کرنا منظور ہے اُسپر روپیہ درکار ہے - روپیہ اُس سے لیے اور اپنے گھر آئے - انھوں نے دس ہزار کے نوٹ ایک لفافہ میں رکھے - پھر ان چیزوں کو جو پہلے لطیفن کے یہاں بھیجی تھیں یکجا کیا - اور یہ نوٹ اور کپڑے زیور وغیرہ بینی کے حوالہ کیے اور کہا کہ یہ لطیفن کو دے آؤ اور صرف اتنا کہنا کہ وہ تم سے کل ملنا چاہتے ہیں - پھر تاکید سے کہا بینی ہم تمھارے انتظار میں بیٹھے ہیں - دیکھو اگلی دفعہ کوئی غلطی نہ کرنا - بینی جھٹ پٹ تعمیل ارشاد کے لیے روانہ ہوا اور اندر بیر سنگھ اُسکی واپسی کے انتظار میں تردد میں بیٹھے ہوے تھے - بارے اب کی دفعہ بینی بہت ہی خوش خوش لوٹا -

اندر بیر - ہاں کہو بینی کیا ہوا -

بینی - حضور اُنھوں نے لفافہ کو کھولا - اور جو کچھ اُسمیں تھا اُسے گنا - معلوم ہوتا تھا کہ حضور نے نوٹ بھیجے تھے - وہی گن رہی تھیں مجھے کچھ اسکی ٹوہ نہیں تھی - مگر جب حضور اُنھوں

نے میرے سامنے گنے تو مجھے بھی معلوم ہوگیا۔

اندر بیر۔ خیر پھر کیا ہوا۔

بینی۔ پھر کیا تھا حضور۔ پھر تو بہت ہی خوش ہوئیں۔ اور مجھ سے نہایت مہربانی سے کہنے لگیں "بینی تم مہربانی کرکے راجہ صاحب سے کہنا کہ وہ مجھ سے ملنے رات کو گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان میں آویں۔ اگر وہ خود قدم رنجہ فرمائینگے تو بڑی مہربانی ہوگی کیونکہ میں خود انکا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

اندر بیر۔ شاباش اب کیا ہی فتح ہے۔ اب ہمیں یقین ہوا کہ مراد بر آئی۔ اور اب احباب کو ہمیں ہنسنے کا موقع نہو گا۔

اندر بیر سنگھ جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ بینی سے سگرٹ کی فرمائش کی جب سے انھیں بے لطیفن کے عشق نے گھیرا تھا جب سے سگرٹ کی عادت جاتی رہی تھی۔ اسکے بعد ذرا جی بہلانے کو نکلے۔ گیارہ بجے لوٹ آئے۔ مگر انھوں نے ایک گھنٹہ اور ٹھہرنا مناسب سمجھا جسمیں راستہ میں کوئی جاتے نہ دیکھ لے۔ پھر ایک موم بتی ہاتھ میں لی اور روانہ ہوئے بینی نے دروازہ بتا دیا تھا اور ٹھیک اُسی جگہ پہونچے۔ پٹ بھڑے ہوئے اندر سے دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر بیر سنگھ دل میں کہنے لگے کہ بڑی سمجھدار عورت ہے۔ ہر بات کا خیال رکھتی ہے اب ہمیں کھٹ کھٹانے کی بھی دقت نہ پڑی۔ انھوں نے پٹ آہستہ سے کھولے اور کمرہ میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو بالکل اندھیرا تھا۔ اندر بیر سنگھ دل میں کہنے لگے بھئی واہ سوجھی رہیں اور اندھیرے میں راستہ ٹٹولتے ٹٹولتے پلنگ تک پہونچے جو کمرہ کے اُس کنارہ پر تھا۔ اب انھوں نے جھٹ سے شمع کو روشن کیا۔ دیکھیں تو وہاں کوئی بھی نہیں۔ سناٹا۔ پلنگ خالی اور کمرہ میں کوئی بھی نہیں۔ اب یہ حیران کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ انھوں نے ادھر اُدھر غور سے دیکھنا شروع کیا۔ دیکھا تو ایک میز کے اوپر آتش دان کے قریب جتنے کپڑے وغیرہ کہ انھوں نے لطیفن کو بھیجے تھے رکھے ہوئے ہیں کوئی چیز کم نہ تھی۔ اُسی کے قریب لطیفن کا سفید سایہ بھی رکھا ہوا تھا۔ اور اسکے اوپر ایک خط رکھا ہوا تھا۔ سرنامہ پر لکھا تھا۔

"بسملاحظہ جناب راجہ اندر بیر سنگھ بہادر برسد" انکو اور بھی اضطراب ہوا خط کھول کے

پڑھا تو یہ عبارت تھی۔

جناب راجہ صاحب۔ کیسے مزاج شریف۔ بندی رخصت ہوتی ہے۔ اب میری زیادہ جستجو نہ کیجیے۔ میں صرف اپنے ساتھ وہ نوٹ جو آپ نے مجھے لفافہ میں کرکے بھیجے تھے لیے جاتی ہوں اور باقی چیزیں آپ کو مبارک رہیں۔ مجھے صرف اُنھیں کی ضرورت تھی۔ میں اپنا سایہ تک آپ تکنے لیے چھوڑے جاتی ہوں۔ آپ بہت اسپر ریجھے ہوئے تھے۔ مگر سایہ ایک دن آپ کو واپس کرنا ہوگا۔ ابھی میں آپ سے پھر ملونگی۔ اور آپ سے یہ راز بتاؤنگی اور یقین ہے کہ اُسوقت بجائے مجھے الزام دینے کے میری اس کارروائی کی داد دیجیے گا۔

تھوڑی دیر تک تو اندر سنگھ تحیر میں رہے۔ کبھی اُس خط کو دیکھتے تھے اور کبھی اُس سفید سایے کو۔ مگر پھر انھیں ہنسی معلوم ہوئی۔ بھئی واللہ کیا چلکہ دیا ہے۔ اس چھوکری نے تو اچھے اچھے اُستادوں کو مات کیا۔ مگر اچھی دل لگی ہوئی۔ پرسوں جب وہ لوگ جمع ہونگے اور ہمیں دعوت دینا پڑے گی تو بڑا مذاق ہوگا اسکا۔

باب بست و سوم

دیدار یار

نا دسمبر کے اخیر میں ایک دن سہ پہر کے وقت ایک صاحب ادھر سے اُدھر چکر لگا رہے تھے۔ اُس جگہ سے قریب جہاں کے بند کٹہروں میں بند تھے یہی حضرت وہی مسٹر عشرت بیگ ہیں جو بعد مدت آج نظر آئے ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اخیر دفعہ ہم نے انھیں مس لطیفن کے ساتھ کھانا کھاتے چھوڑا تھا اور پھر لطیفن وہاں سے بھاگ گئی تھیں۔ ان حضرت کو یہ امید تھی کہ چونکہ لطیفن نے انکی دعوت قبول کرلی تھی اور ہوٹل میں یہ اور وہ تنہا تھے۔ اس لیے نہایت آسانی سے انکی مراد دلی بر آئے گی مگر خوبی قسمت انکی کہ سوا اُس دھاری دار سایہ کے جو لطیفن انکے پاس چھوڑ گئیں انھیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ تھوڑے دنوں کے بعد عشرت بیگ اپنے وطن مالوف موضع کرسی کو واپس آگئے اور اپنے ساتھ وہ سایہ بھی لیتے آئے۔ مگر اپنے گھر کے لوگوں سے اُسے پوشیدہ رکھتے تھے کیونکہ اُنھیں خبر ہوتی تو وہ ضرور انکی لے دے کرتیں کہ یہ شہر سے کون انوکھا تحفہ

لائے - مگر جب سے یہ شہر سے لوٹے تب سے ذرہ سونے کی عادت انکی کم ہوگئی تھی - یہ بات ضرور انہیں شہر مین رہنے سے حاصل ہوئی - کبھی کبھی یہ اُس سایہ کو جہان کہ وہ مخفی طور پر رکھا ہوتا تھا نکال لیتے تھے مگر وہی جب کہ اور کوئی موجود نہین ہوتا ہی اور اسکو بہت پیار کی نظر سے دیکھتے تھے اور لیٹیفن کی یاد مین ٹھنڈی سانسین بھرتے تھے - خاص کر اُس دن عشرت بیگ اور بھی کم سوتے تھے اور انکی زوجہ اُنسے کہا کرتی تھی وہ سُنتے ہو جی واقعی پیرس جانے سے تمھاری عادت مین بڑا فرق آگیا ۔ اب تو سچ مچ تمھین نیند کی عادت کم ہوگئی ہے - دیکھو آخر علاج کیا تو نفع ہوا یا نہین -

ایک روز ماہ ستمبر کے پچھلے دنون مین میان عشرت بیگ کے پاس ایک خط پہونچا مضمون یہ تھا " جناب من - اگر آپ انھی لیٹیفن سے ملنا چاہتے ہین جو سے کہ آپسے پارسال فصل بہار مین ملاقات ہوئی تھی - جب آپ پیرس مین تھے - تو آپ اُس سے اس مہینہ کی چبیس کو پیرس مین پھر مل سکتے ہین - عجائب گھر مین جہان پرندرون کے کٹھرے ہین - دو بجے دن کے وہ آپ کو وہان ملے گی - شرط یہ ہی کہ آپ وہ دھاری دار سایہ جو لیٹیفن آپ کو دے آئی تھین اپنے ساتھ لیتے آوین - "

عشرت بیگ خط کے مضمون کو پڑھکر انتہاے خوشی سے اُچھل پڑے اور دل مین کہنے لگے ارے پھر آخر کو ہماری یاد اُسے آہی گئی - یہ سایہ وایہ کا تو بہانہ ہی - اصل یہ ہی کہ ہم پر جو اُسنے جور و ظلم کیا نہ اب دل مین شرمائی کہ ناحق ایسے عاشق کو ستایا - اب منشا یہ ہی کہ اُسکا صلہ ہمین دیا جاے شاید یہ اشارہ ہی ؎

تجھے زخمی جو کر آئے تھے واں تیغ نگہ سے ہم
لگا دینگے ترے اس زخم پر اب لطف کا مرہم

مین تو ہزار جان سے پھر اُسے دیکھنے کی تمنا رکھتا ہون - ٹھیک وقت پر وہان جہان کا ٹھکانا لکھا ہی پہونچونگا - بی بی سے کہنے لگے - بیگم سُنتی ہو ہمارا جی چاہتا ہی پھر تھوڑے دنون کو پیرس ہو آئین - محمد تسین سے بھی ملنا ہی اور ذرا تبدیل آب ہوا بھی ہو جائیگی - مگر اب کی دفعہ اتنے دن تھوڑے ٹھہرونگا -

عشرت بیگ ٹھیک وقت پر وہین کلیس کو پہونچے اور اپنے اوورکوٹ کی جیب مین وقتاً فوقتاً اُس دھاری دار سایہ کو ٹٹولتے جاتے تھے جو لطیفن کو واپس دینے کیلئے لائے تھے۔
تھوڑی دیر کے بعد عشرت بیگ کو یہ معلوم ہوا کہ ایک صاحب ادھیڑ عمر کے وہین ٹہل رہے ہین۔ بہت ہی فوق الیسٹرک کپڑے پہنے ہوے تھے۔ یہ راے ہرسہاے صاحب تھے انکے پاس بھی ایک چٹھی پہونچی تھی مضمون یہ تھا۔
اگر راے ہرسہاے صاحب اسقدر تکلیف گوارا کرین کہ ۲۵ ستمبر کو قریب دو بجے کے عجائب خانہ مین بندر دن کے کٹھرے کے پاس قدم رنجہ فرمائین تو بی لطیفن وہان حاضر ہو کر اُنسے بتائین کہ اُنھون نے کیون اُنکے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ اگر وہ سیاہ سایہ جو بی لطیفن کا اُنکے پاس ہو اپنے ہمراہ لیتے آوین تو اور بھی عنایت ہوگی۔
راے صاحب فوراً راضی ہو گئے کیونکہ انکے دل مین بھی لطیفن کو پھر دیکھنے کی تمنا باقی تھی یہی خیال ہوا کہ شاید اُسکے دل مین آجاوے اور وہ سات ہزار جو ہم سے اینٹھ لے گئی ہے واپس کردے۔ سایہ کو تہ کرکے اپنے دگلہ کے باہر والی جیب مین بھرا اور فوراً اُسی جگہ پہونچے جہان کا خط مین ذکر تھا۔
تھوڑی دیر کے بعد ایک تیسرے صاحب اور بھی آن موجود ہوے۔ یہ بھی آکر اُسی جگہ اِس سرے سے اُس سرے تک ٹہلنے لگے۔ یہ راجہ اندر بیر سنگھ صاحب تھے۔ انھین بھی اُسی مضمون کا خط پہونچا تھا جیسا کہ راے ہرسہاے صاحب کے نام آیا تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ انھین سفید سایہ کے لانے کی ہدایت تھی۔ مگر خود لانا تو راجہ صاحب کی شان کے خلاف تھا یہ اپنے ساتھ سائیس کے لونڈے کو لیے آئے تھے اور اُسی کی بغل کے نیچے سایہ بھی دبا ہوا تھا اور ہاتھ مین لونڈے کے ایک بکس سگریٹ سے بھرا ہوا تھا۔
یہ حضرات تینون کچھ دیر تک برابر ٹہلتے رہے۔ آخر ہر ایک نے دوسرے کو غور سے دیکھا۔
عشرت بیگ نے دل مین کہا کہ معلوم ہوتا ہے یار یہ دونون کسی عورت سے ملنے یہان آئے ہین۔ راے ہرسہاے صاحب کے دل مین بھی یہی خیال آیا۔ اندر بیر سنگھ بھی سوچے کہ یہ اچھی مشکل ہے کہ یہ دو اور آدمی یہان موجود ہین جہان ہم نے ملاقات کا لطیفن سے بند دیست

کیا ہی - اب ننھی ننھی بوندین گرنے لگین اور جیسے دیکھیے وہان سے گھر کو چلتا ہوا - مگر یہ حضرات ہین کہ وہین ٹہل رہے ہین - یہ تینون وہان سے نہ ٹلے - لونڈا بھی بیچارہ اپنے آقا کے پیچھے پھرتا تھا اب یہ تو معلوم ہوگیا کہ ایک ہی شخص نے ان تینون کو وہان مدعو کیا ہی - ٹہلتے ٹہلتے ایک دوسرے کو دیکھکر ان لوگون سے ہنسی ضبط نہ ہوسکی - ایک دوسرے کا منھ تکنے لگا - سب چلتے چلتے تھک گئے تھے اور سوچتے تھے کہ اگر اُس پری کے دیکھنے کا سہارا نہوتا تو اس پانی مین بھلا کون ٹھہرتا اور بھیگتا - عشرت بیگ کا کئی دفعہ ارادہ ہوا کہ کچھ بات کرین مگر انکو جرات نہین ہوئی - دل مین سوچنے لگے کہ اگر ہم لوگ بات چیت کرتے تو بھی وقت بقدر نہ کھلتا - مگر یہ حضرات ایسا منھ بنائے ہوے ہین کہ انھون سے مناسب نہ سمجھا -

دفعۃً اندر بیر سنگھ کھڑے ہوگئے اور گھڑی نکالی - راے ہر سہاے صاحب نے بھی اپنی گھڑی نکالی اور عشرت بیگ نے بھی دیکھا دیکھی اپنی گھڑی نکالی اور ہاتھ مین گھڑی لیکر ان دونون صاحبون کے پاس آئے اور کہا کہ جناب آپ لوگ ازراہ عنایت مجھے ٹھیک وقت سے اطلاع دین میری گھڑی ذرا تیز معلوم ہوتی ہی - اگر آپ لوگ ٹھیک وقت بتا دینگے تو مجھے بہت تسکین ہوجائے گی - میری گھڑی مین تو دو بجے پر بائیس منٹ ہوے ہین راے صاحب بولے بس میری گھڑی مین بھی یہی وقت ہی - اندر بیر سنگھ نے کہا جی واللہ یہان بھی یہی وقت ہی - ایک منٹ کا تفاوت نہین - بہت کم ایسا ہوتا ہی - گھڑی سازون تک کے یہان یہ دیکھا گیا کہ ایک وقت نہین رہتا صدہا گھڑی مین - جب ایک گھڑی مین گھنٹہ بجنا ختم ہوگیا - دوسری بولنے لگی - پھر اُسکے بعد تیسری مین بجنا شروع ہوگیا -

عشرت بیگ - اجی حضرت کیا کہین دو بجے ایک شخص نے ہمین بلایا تھا - ملنے کو اسی جگہہ -

راے ہر سہاے - جناب ہم بھی اسی پھیر مین آئے ہین -

اندر بیر سنگھ - یہی غرض ہماری بھی ہی -

عشرت بیگ - مگر حضرت عورتین کبھی وقت کی پابند نہین ہوتین -
ہرسہائے - تو باہ کیجیے - ہمکو اس سے کیا غرض -
اندر بیر سنگھ - پابند کیسی جناب انکو انتظار مین ہم لوگون کے مزہ آتا ہی - خوب چمکاتی ہین
مگر کہین ذرا صورت دار ہوئین تو اور بھی آفت ہی -
عشرت بیگ - تو وجہ کیا وہ سمجھتی ہین کہ اس سے نگاہون مین ہماری قدر بڑھتی ہی -
اندر بیر سنگھ - بندہ تو پانچ منٹ اور ٹھہرتا ہی - اگر اس عرصہ مین بی لیتفن نہیں آئین
تو بندہ رخصت ہوتا ہی -
ہرسہائے - یہ آپ نے کسکا نام لیا بی لیتفن -
عشرت بیگ - بھئی واللہ اور بی لیتفن ہی کے تو انتظار مین ہم بھی ہین -
اندر بیر سنگھ - یہ اچھی دل لگی ہوئی - ہان بھی ہم سب ایک ہی کے انتظار مین -
سانولی سانولی سی چھوکری ہی - سڈول جسم ہی - چھوٹے چھوٹے سے ہاتھ ہین -
بڑی پیاری صورت ہی -
ہرسہائے - پورا نقشہ آپ نے اسکا کھینچ دیا بس یہی صورت ہی - ہو بہو -
عشرت بیگ - بس جناب انھین نے ہمین بلانے کا خط بھیجا تھا -
اندر بیر سنگھ - یہ اور بھی دل لگی ہی - یہ دیکھیے ہمارے پاس بھی خط آیا ہی -
ہرسہائے - ہمارے پاس بھی خط آیا ہی -
اندر بیر سنگھ - بھئی واللہ ذرا ملاؤ تو تینون خط ایک ہی شخص کے ہاتھ کے لکھے ہوے ہین -
مگر ہمارے پاس ایک سایہ بھی ہی جو وہ چھوڑ گئی تھین اور اب جو انھون نے ہم سے منگایا ہی
ابے لونڈے ادھر آ اور وہ سایہ جو تیری بغل مین ہی ذرا ان صاحبون کو دکھانا - لونڈا آیا اور
وہ سفید سایہ دکھایا - رائے ہرسہائے اور عشرت بیگ نے بھی وہیں اپنی جیبون سے
سایے نکالے - دونو صاحب بولے یہ دیکھیے ہمارے پاس جو چھوڑ گئین وہ یہ سایہ ہی -
عشرت بیگ نے کہا حضرت ہمارے پاس بھی یہ انکی نشانی موجود ہی -
پھر یہ تینون حضرات اس زور سے قہقہہ مار کر ہنسے کہ کٹہرہ مین نندرا چانک انکی آواز سے

اوپر کو اُمک گئے اور وہاں سے دانت نکال کر قہقہے کرنے لگے - جب خوب ہنس لیے تو اندر سنگھ نے کہا - کیوں جناب آپ لوگ کیا خیال کرتے ہیں - میرا تو خیال ہے کہ اس شوخ اور بدنہسو تر عورت نے ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ ہم لوگوں کو بلا کر بیوقوف بنایا ہے -

ہرسہاے - حضرت اب تو میرے دل میں بھی یہی بات آتی ہے -

عشرت بیگ - جناب اسکو تو دیکھیے کہ بندروں کے کٹہرہ کے پاس جگہ ملاقات کی معقول تجویز کی -

اندر سنگھ - جناب ڈھائی بج گئے ہیں تو رخصت ہوتا ہوں -

عشرت بیگ - ذرا دیر اور ٹھہریے مجھے ایک عورت ادھر آتی معلوم ہوتی ہے - گو ابھی دور ہے مگر ادھر ہی آ رہی ہے -

اندر سنگھ - مگر یہ تو ایک مرد کے ساتھ آ رہی ہے -

عشرت بیگ - تو لطیفن نے بھی یہ کب لکھا تھا کہ اکیلی آؤنگی -

اندر سنگھ - ابھی اچھی طرح اُسکی صورت معلوم نہیں ہوتی مگر جسم سے تو لطیفن نہیں معلوم ہوتی یہ تو بڑا گھیر دار لہنگہ پہنے ہوے ہے -

عشرت بیگ - ہاں سچ کہتے ہو واقعی لہنگہ ہے اور وہ کتنا ڈھیلا ڈھالا تو با ہ -

اندر سنگھ - کسقدر بھدی معلوم ہوتی ہے - کہاں وہ لطیفن - سجیلی چھبیلی تنگ چست کپڑے پہنے ہوے جسم کا کسا وصاف کپڑوں سے نظر آتا تھا - کہاں یہ - مگر ابھی قریب سے تو اُسی کی صورت معلوم ہوتی ہے -

عشرت بیگ - ذرا صبر کیجیے - آیئے ہم شرط ہارتے ہیں لطیفن ہی ہے -

اندر سنگھ - ارے ہاں لطیفن تو ہے ہی - اب اسمیں شک کیا ہے - ہمارے ہی طرف تو آتی ہے اب تو صاف معلوم ہوتا ہے -

---

باب بست و چہارم

آپس کے گلے شکوے سب رفع ہوگئے

دراصل بی لطیفن ہی تشریف لا رہی تھیں - اور تو سب سجاوٹ ٹھیک تھی مگر لہنگہ یہ بالکل بیاہتہ

کا اس دفعہ پہنے ہوے تھین۔ میان محبوب کے ہاتھ مین ہاتھ تھا اور وہ بھی خوب اکڑتے ہوے آرہے تھے لطیفن اور محبوب دونون ساتھ ان حضرات کے قریب آگئے۔ لطیفن نے کہا آپ لوگ معاف کرین مجھے ذرا دیر ہوگئی۔ راستہ مین گھوڑے اڑ گئے۔ مگر پہلے مجھے اپنے خاوند کا تعارف آپ لوگون سے کرنے دیجیے۔

محبوب نے جھک کے ان حضرات کو سلام کیا۔ راجہ اندر بیر سنگھ نے مسکرا کے کہا "بی لطیفن اگر آپ نے اپنے خاوند ہی سے تعارف کرنے کے لیے ہمکو بلایا تو ناحق اتنی تکلیف کی۔ لطیفن نے بات ٹال کر کہا۔ حضرات یہ جگہ مین نے اس لیے تجویز کی کہ یہان لوگون کی آمد و رفت اسقدر نہین رہتی۔ یہان انسان باتین بلا اندیشہ کر سکتا ہے۔ ذرا دور اور بھی اچھا موقع گفتگو کا ہے آپ لوگ وہان چلے آئیے۔

تینون حضرات سر جھکائے ساتھ ہو لیے۔ اور وہان لطیفن کے کہنے سے بنچون پر بیٹھ گئے صرف لونڈا تھوڑی دور پر کھڑا رہا۔

لطیفن نے راجہ اندر بیر سنگھ اور رائے ہرسہائے صاحب سے مخاطب ہو کر کہا "بہت اختصار کے ساتھ مین آپ لوگون سے وجہ بتائے دیتی ہون کہ مین نے آپ کے ساتھ ایسا سلوک کیون کیا۔ پہلے جناب یہ سنیے کہ نہ مین متھرا کی رہنے والی ہون اور نہ مین پوربی کی۔ بارہ بنکی کے ضلع مین میرا مکان ہے۔ میرے والدین بیچارے سیدھے سادے غریب آدمی ہین کھیتی کرکے اپنا پیٹ پالتے ہین۔ مین کریمن اور نصیبن کی حقیقی بہن ہون۔

راجہ اندر بیر سنگھ اور رائے ہرسہائے صاحب کا کریمن اور نصیبن کا نام سنتے ہی رنگ فق ہو گیا اور معلوم ہوتا تھا کہ صورت پر پھٹکار برس رہی ہے۔ مگر عشرت بیگ متحیر ہو کر اپنے جی مین کہنے لگے ہمین اس داستان سے کیا مطلب۔

لطیفن نے کہا سنیے جناب مین اسی بیچاری کریمن کی بہن ہون جو بیچاری افلاس سے تنگ ہو کر تحصیل معاش کے لیے شہر مین آئی تھی کہ جو ملال کی کمائی سے والدین کی مدد کرے اور انھین تکلیف سے بچاوے۔ مگر بد قسمتی سے آپ سے سابقہ اسے ہوا۔ کریمن بیچاری ناک نقشہ سے درست تھی۔ آپ کی طبیعت مین بدی آئی۔ چونکہ بیچاری سیدھی سادی تھی اسنے تمہارے

دم جھانسہ کی باتون پر یقین کیا - اور تم نے اس بیچاری کو بے آبرو کیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بیچاری کو ایک لڑکا پیدا ہوا - پھر تم نے اُس سے رُخ پلٹا - آنا جانا ترک کردیا - جب اُسنے تم سے بچہ کی پرورش کے واسطے اصرار کیا تم نے بالکل ہی قطع تعلق کرلیا - حضرت ایسی سنگدلی آپ نے کی اور وہ ظلم کیا کہ کیا کہون - خیر بیچاری کریمن سے جو تم نے دغا کی وہ کی - مگر جب اپنی اور اُسکی اولاد کی پرورش کے لیے اُسنے بہت منت سماجت کی اور تم نے آنکھ چرائی تو بڑی بے حیائی کا کام کیا -

راے بہار سہاے صاحب نے آنکھین نیچی کرلین اور زبان انکی اُسوقت بند ہوگئی -

پھر راجہ اندر بہر سنگھ کیطرف پھر کر لطیفن نے کہا - "اب مین جناب آپ سے کہتی ہون کہ جیسا ان صاحب نے کریمن بیچاری کے ساتھ سلوک کیا ویسا ہی آپ نے بھی نصیبن کے ساتھ کیا ہے - تمھین خوب معلوم ہے کہ بیچاری نصیبن کیسی نیک بخت اور معصوم تھی - جب تم سے تعلق ہوا اور اُسے حمل رہ گیا تو تم نے بھی اُسے چھوڑ دیا اور یہ سمجھ کے شہر مین نہ رہے کہ یہ تنگ کرے گی تم باہر کو چلے گئے - میری مظلوم بہنین اپنے مان باپ کے پاس ناچار ہوکر چلی آئین - انھون نے اُس غریبی کی حالت مین پرورش کی بجاے انکو شرمندہ کرنے کے بیچارے مان باپ کا جی انھین دیکھکر جلا - اور انھین ہرطرح تسکین دی - کیونکہ ہم غریب لوگ کبھی اپنی اولاد سے نفرت نہین کرتے - جب انپر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو وہ لوگ انپر رحم کرتے ہین -

مین نے جب اپنی بہنون اور بچون کو روتے اور کلپتے دیکھا تو اُسے جی مین کہا کہ "مین بھی پیرس جاؤنگی اور اُن ظالمون سے جنھون نے انھین ستایا ہے بدلا لونگی" - میری عمر بیس برس کی تھی میرے ہاتھ پیرون مین سکت تھا اور مین بڑی آٹیلی مزاج کی تھی - میرے مان باپ مجھے بہت روکا کیے - کریمن کو ان راے صاحب کا پتہ نہین معلوم تھا اور نصیبن بیچاری کو خبر نہین تھی کہ اب راجہ صاحب کہین باہر ہین یا شہر مین ہین - مگر مین نہ رُکی - مین نے کہا کہ اسنے چاہا تو مین ڈھونڈھ نکالونگی - آپ لوگون کو اور میرا دل گواہی دیتا تھا کہ مجھے کامیابی ہوگی - آپ سچ کہیے قسمت نے آپ دونون صاحبون کو کیسا نیچا دکھایا - مان تو گئے ہوگے -

اب جناب راے صاحب سُنیے وہ سات ہزار جو مین نے آپ سے لیے وہ آپ کے لڑکے کے لیے تھے - اُسکے نام سے بنک مین جمع کردیے گئے - اس سے اُسکی حسب حیثیت پرورش ہوگی -

جناب راجہ صاحب مین نے آپ سے دس ہزار لیے اس جہت سے کہ مین جانتی تھی کہ آپ امیر کبیر
ین اور لڑکی کی تعلیم مین لڑکے سے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہی اس روپیہ سے نصیبن بیچاری کی
کی پرورش ہوگی اور بقیہ روپیہ اُسے جہیز مین دیا جائے گا۔
جناب آپ لوگ انصاف سے کہیے کہ جو مین نے کیا وہ لائق نفرین ہی یا قابل توصیف۔ اس روپیہ سے
پ لوگ میری آبرو لیا چاہتے تھے۔ مین نے اسی روپیہ کو اچھے کام مین لگایا۔ آپ کے اولاد کی اس سے
ورش ہوگی۔ آپ اسکو بدکام مین خرچ کرتے تھے اسی روپیہ سے ایک فرض اہم جو آپ کے
اُس سے آپ سبکدوش ہوے اس سے اور کیا بہتر ہو سکتا تھا۔
اندر بیر سنگھ نے کہا ایمان کی قسم اس سے بہتر کام مین تم اُس روپیہ کو نہین لگا سکتی تھین تم نے
واقعی بہت اچھا کیا۔ مجھے اب تم سے کچھ شکایت نہین ہی۔ بی لطیفن مین تمہارا شکریہ ادا کرتا ہون
اور یہ اپنا سایہ بھی لو۔ لونڈے سایہ انکے حوالہ کر۔
راے ہر سہاے صاحب کو اسقدر مسرت یہ سنکر نہین ہوئی۔ مگر انھون نے بھی سوچا کہ اب تو سنگ
مد وسخت آمد۔ اب سواے خاموشی کے اور کیا چارہ ہی۔ ظاہرا بات بنانے کو بولے۔ بی بی واقعی
ین نے تمھین پہلے ایسا نہین جانا تھا۔ تمھاری بہن کرمن سے بیشک مین نے اچھا سلوک نہین کیا
لر تم نے اب تلافی مافات کردی۔ ہم لوگ اپنے دنیا کے کامون مین ایسے مصروف رہتے ہین کہ بعض
قت ہم لوگون سے عمداً نہین بلکہ سہواً ایسے قصور ہو جایا کرتے ہین۔ ہماری طرف سے اپنی بہن کی
ت مین سلام کہدینا۔ اور یہ اپنا سایہ سنبھالو یہ سایہ تمھین سجتا ہی۔
رت بیگ۔ بی لطیفن یہ تو بتاؤ مین نے کیا گناہ کیا مین نے تمھاری کس بہن سے بدسلوکی کی تم نے
میری کیون مٹی پلید کی۔ اور اس جھگڑے مین سانا۔
لطیفن نے ہنس کے جواب دیا سُنیے جناب۔ جب پہلے پہل مجھ سے تم سے ملاقات ہوئی تو مین نے
تمھین سیدھا سادھا آدمی جانا تھا اور چونکہ شہر مین اکیلی تھی تمھارے ساتھ باہر نکلنا غنیمت سمجھا
تب تک مجھے ان دونون صاحبون کا پتہ معلوم نہ تھا۔ میری بہنون نے مجھے بعد کو اطلاع دی۔ میرا
مقصود انھین لوگون کو تلاش کرنے سے تھا اور اس جہت سے تمھارے ساتھ ناچ تماشہ وغیرہ مین
جاتی تھی کہ کہین نہ کہین انسے ضرور مڈھ بھیر ہوگی۔

عشرت بیگ - تو تم نے مجھے اس مطلب سے گانٹھا تھا - کہ ہمین ادھر اُدھر پھرالایا کرین -
لطیفن - خیر اب جو سمجھو - تمھارے عشق کو کون دھیان مین لاتا تھا جب تم جھوٹ بولے اور شادی بیاہ ہوکر مجھ سے اپنے تئین کنوارا ظاہر کیا تو گو مجھے اس سے کچھ غرض نہ تھی کہ تم کنوارے ہو یا بیاہے ہو - تب بھی مین نے اس کا چندان خیال نہ کیا گو دل مین تم سے کھٹکی ضرور - مگر جب تم بہت چل نکلے تو پھر مین نے بھی کنارہ کیا اور اسوقت ایک سایہ زنانا تمھارے پاس چھوڑ گئی تھی لائے ہو کہ نہین -
عشرت بیگ - یہ لو موجود ہے اور میان عشرت بیگ نے مُنھ بنا کے اُس سایہ کو اپنی جیب سے نکال کر لطیفن کے حوالہ کیا - لطیفن نے سایہ لے لیا اور اپنے خاوند کو سونپا - اور پھر اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور تینون صاحبون کی طرف سر جھکا کے کہا - تو اب جناب آپ لوگون کو مجھ سے کچھ محل شکایت کا نہین رہا - اب مین رخصت ہوتی ہون اور آپ لوگون کے حق مین دعاے خیر مانگتی ہون - یہ کہکے جھک کے سلام کیا - اپنے خاوند کا ہاتھ پکڑا اور روانہ ہوئین -
تینون صاحب مُنھ تکتے رہ گئے اور دور تک دیکھا کیے - اندر سنگھ آخر کو بولے - معاذ اللہ اچھا روپ اسنے بدلا - کہان وہ دلربا لباس کہان یہ ڈھیلا ڈھالا لہنگہ - کہین جو اس لباس مین ہم دیکھتے تو دیکھتے یہ حلیہ ہم پر کیسے چلتا -
راے ہر سہاے - آپ بجا فرماتے ہین - ہم یہ کیسا ہی ہوتا ہے شدنی - اسوقت ہم سات ہزار روپیہ کو روتے ہین -
عشرت بیگ - اس تبدیل لباس سے جناب زمین آسمان کا فرق انکی سج دھج مین آگیا واہ لطیفن تم نے ہم سب کو اچھا بنایا -

[illegible] ی بخش

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔

۱۲/۱۰/۴۸

۱/۱۱/۴۸

۲۳/۱۲/۴۸

۲۹/۱۰/۴۹

۲۴/۸/۴۹

[illegible]

۱/۱۱/۵۲

[illegible]

[illegible]

۲۰/۱/۵۳

[illegible]

[illegible] ۵۲

۸۲۳ ی ۔ش

شاہد طراز

۱۲ اوراق ی ۱۱۰ س سطر ۲۰

[illegible]

۵۔ کتابوں پر کچھ [illegible] نشان سیاہی [illegible] ہے

[illegible] ہے

۶۔ [illegible] فقط